الحمد لله و له المنّة که الآن حسب الحکم خاقان ابن الخاقان و سلطان ابن السلطان ابو المنصور ناصر الدّین

سکندرجاه سلطان العالم محمد وحید شاهنشاه اعلی حضرت پادشاه خلّد الله ملکه و سلطنته این دیوان مسمّی به

نتایج الفنون و فضائل الافکار

۱۲۵۰ ۱۲۷۳

که نام آن بجناب اعداد ابجد سنهٔ تصنیف مختبر که در سنه ۱۲۵۰ و نام نتیجه بخشش طبع که هجری است دیگر بسال ۱۲۷۳ مشتهر شد در مطبع

تصنیف سخندان عالی جناب المخاطب مقبول الدوله قبول الملک میرزا محمد مهدی علیخان بهادر ثابت جنگ حلیهٔ طبع پوشید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لب پر کوئی مضمون غلو آ نہین سکتا
شاعر ہی ترِی حمد بجا لا نہین سکتا

جہلّی کو ترِی آگ سی جلوا نہین سکتا
ای گلبدن اسواسطی گل کہا نہین سکتا

ہر چند تڑپتا ہون نکل سکتی نہین روح
لوحی مین فرشتہ بھی ترِی آ نہین سکتا

جب کہتا ہون دل کعبہ ہی توڑ اسکو نہ ای بت
وہ کہتا ہی کیا کعبی کو مین ڈہا نہین سکتا

ہین ہجر مین جسطرح پڑا رہتا ہون بی حس
ایسا تو کسی شخص کو ہوتا نہین سکتا

ناصح تو ہی دیوانہ جو کرتا ہی نصیحت
مین جو دلِ نافہم کو سمجھا نہین سکتا

بلوایا دمِ مرگ جو مجکو تو یہہ ڈورا
بہیجی ملک الموت ہی پر یا نہین سکتا

عاشق ہون تو ہی پہی کا قرآن اُٹہاؤن
پر مصحفِ عارض کی قسم کہا نہین سکتا

مجروح ہون تیرِ نگہِ پردہ نشین کا
جراح کو مین زخم بہی دکہلا نہین سکتا

دیکہو اثرِ ہجر اگر وصل کا لون نام
ملنی کو لب اک دوسرے کے پاس آ نہین سکتا

مین وحشیِ رم خوردۂ گیسوی سیہ ہون
اب باغ مین سنبل مجہی اُلجہا نہین سکتا

کیا گرم ہوا آتشِ سرخیِ حنا سے
پہلا دیا اوس گلبنی تو گل کہا نہین سکتا

مُرجہا ینگی گل دیکہکی مرجائینگی بلبل
ای گل تجہی مین باغ مین لیجا نہین سکتا

وہ سیرِ بہاران کی ہی کہ واعظ تو ہی کیا چیز
رضوان بہی تری کوچی کو چہڑوا نہین سکتا

لکہہ سکتا نہین صاف تری زلف کی اوصاف
طولانی ہی قصہ کوئی سلجہا نہین سکتا

کیا منہہ لبِ شیرین کا اگر لی کوئی بوسہ
حلوا ہی یہہ ایسا کہ کوئی کہا نہین سکتا

سونی مین بہی ڈر رہی ترِی شمشیرِ نگہہ کا
مین خواب مین بہی پاس تری آ نہین سکتا

جاتی ہی کبوتر بہی پہڑک جاتا ہی او سیر
نامی کا کسی طرح جواب آ نہین سکتا

خنجر کی تلی چین سی ہی محوِ نظارہ
سر اپنا قبول اس لیی سرکا نہین سکتا

مری دل کا کبھی ارمان ای ہمدم نہ نکلی گا
وہ جبتک گھر سی کھینچی نیچہ بر ہم نہ نکلی گا

جو اسکو چیر کر پہلو نکال اور دیکھہ ای قاتل
مرا دل صبر مین ایوب سی کچھہ کم نہ نکلی گا

کبھی سیدہی نہین ہوتی ہین خونریز ای بت کجرو
تری تلوار کا گردن سیری خم نہ نکلی گا

نہ چھوڑونگا تری اغوا سی کوئی یار ای واعظ
کبھی جنت سی ای شیطان یہ آدم نہ نکلی گا

لگی ہی تیغ ابرو ساری عالم مین پہرن لو وکیتا
کسی عیسیٰ طرح پاس اس زخم کا مرہم نہ نکلی گا

پلا جام بلورین ساقیا دست حنائی سی
جو دم نکلی گا تو بھی میکدی سی جم نہ نکلی گا

ہوا ہی اتحاد ایسا غم فرقت سے اور دل سے
جو پرزی ہوگا دل تو بھی یہ دل سی غم نہ نکلی گا

اگر درد جگر سی جان کا دینا ہی چاہون گا
دوا کی طرح سی دنیا مین ہرگز سم نہ نکلی گا

نہ ہوگا عاشق نادان کوئی مجھسا ہی عالم مین
جو تجھسا حیلہ جو ای فتنۂ عالم نہ نکلی گا

لہو مجھہ مین کہان زخم امید وصل پر ہون مین
رقیبو ٹکری کر ڈالو گی تو بھی دم نہ نکلی گا

تصور آہ مین باندھا ہی مینی زلف شبگون کا
علم اس شان کا اس حسن کا پرچم نہ نکلی گا

گرون دو تار اگر سیدہی تعبل کرتی ہین دس فوراً
کبھی اس زلف کا ای ترک مجھسی خم نہ نکلی گا

تماشا کی جہان جیتی ہی جی ہی بادشاہون کو
قیامت مین لحد سی جام لیکر جم نہ نکلی گا

جو ہین دیکھا چڑھا یار نظر سی ہر آنکھون مین — کسی افعی مین لفِ یار کا سا سَم نہ نکلی گا

سحر ہوتی لبِ بام آکی گر بیٹھا وہ منہہ کہولی

قبول اسکو سمجھئے تیر اعظم نکلی گا

غلط ہی یہہ کہ ظلم و جور چرخِ پیر سی نکلا — ستم جو کچھ کہ نکلا اوس بتِ بے پیر سی نکلا

پھر آیا گو ہمین صحرا البصحرا جوشِ وحشت نے — قدم لیکن نہ باہر خانۂ زنجیر سے نکلا

رہائی قالبِ خاکی سی پائی لیکن ای قاتل — نہ مرغِ روح دامِ جوہرِ شمشیر سے نکلا

مرا دل ناوکِ مژگان نی چھیدا بیکان ای ترک — طلسمِ تازہ ہی کارستان اس تیر سی نکلا

کبھی چھوٹا نہین ہی صید کوئی دامِ گیسو سی — ہمارا طائرِ دل خوبیِ تقدیر سی نکلا

ذرا ہی ہوش جب آیا لگا انسان غم کھانی — لہو پینی لگا جو طفل قیدِ شیر سی نکلا

عبث آئینی کو سب متہم کرتی ہین دنیا مین — رواجِ حیرت افزائی تری تصویر سی نکلا

تجسس کیمیا سازونکو تیری خاکِ در کا ہے — نہ کام اونکا کوئی ای سیم تن اکسیر سی نکلا

ہم اپنی جان دی بیٹھی یہہ تو نی آکی دکھلاتی — پر ہوا ایک تو کام اس تری تاخیر سی نکلا

رخِ زرد اور داغِ دل لکھا اور درد دوری کا — نہ حرفِ وصل کلکِ کاتبِ تقدیر سی نکلا

ہوا سودا جو کم تو گیسوئے پیچان سے دل اٹکا
پھنسا از لفِ مسلسل مین اگر زنجیر سے نکلا

لگائی تیر پر تیر آتی ہی اوس ترک پرفن نے
غرض کیا خوب کام اس آہِ پرتاثیر سے نکلا

قبول افسوس ہی آخر نہ دیکھا جلوۂ جانان
بڑی حسرت لیئی کوئی بتِ بے پیر سے نکلا

پھنسایا ہی گنہ مجکو صنم پھیلا کی جال اپنا
پڑیگا ایک دن اس زلفِ پیچان پر وبال اپنا

مجھی منہہ اوسنی دکھلایا اڑا رنگِ رخ جلد
ہوا منہہ زرد اوسکا ہوگیا چہرہ بحال اپنا

قمر مین بھی ہی داغ اسکا نہین کچھہ عیب لگنے کا
جو رکھدوگی ہماری گال پر جانان گال اپنا

یہان تک کردیا بیہوش تری عشق نی مجکو
نہ اب تیرا تصور ہی نہ مطلق ہی خیال اپنا

سکھا کر کیا مجھی جلدی کیا مثلِ ہلال اسنی
مہِ عارض نی دو ہی دن مین دکھلایا کمال اپنا

جوان مجھہ پیر کو جو جانتا ہی طفلِ نادان ہی
فقط عصیان کی باعث سیہ ہی بال بال اپنا

گیا ہی آنی کا اقرار اوسنی روح کیا نکلی
قیامت تک ہوا افسوس مرنا ہی محال اپنا

یہہ دنیا بیوفا ہی کب جوانمرد اسکو چاہین گے
عبث بن بن کی دکھلاتی ہی جوبن زال اپنا

گری خورشید تابان آسمان سی خاک پر جل کر
جلال اکدن اگر دکھلائی وہ صاحب جمال اپنا

گلی کو رکہدیا مقتل مین جاکر تیغِ قاتل پر
مبارک ہو ہُوا آخر یہہ قصۂ انفصال اپنا

نکل آیا ہی مِل کر اشک کی قطرہ مین لختِ دل
لب و دندان کی الفت مین وہ رہی ہی دیدۂ لال اپنا

اگر ہمکو نظر آتی نہین اور اشک جاری ہین
ہماری آنکھہ مین تمنی ٹکڑ ڈالا یہہ بال اپنا

ہماری طائرِ جان نی نہ دیکھی صبح فرقت کی
عروجِ مہرِ تابان سی ہوا پہلی زوال اپنا

وہ آیا ہی مگر بوسہ لبونکا پاؤن مین کیونکر
زبان گویا نہین حیرت سے لب پی ہی سوال اپنا

لیا دل پاس تیری دلربا پر یہہ مجھے غم ہی
وہ گھر ہی کونسا جسمین کہو ہین رنج و ملال اپنا

ہوی ہین مست بوئے زلفِ جانان ہا سکین کیونکر
یہہ وہ کوچہ ہی جس سی دشت بہولی ہین غزال اپنا

ضعیفی مین قبول اپنی دُرِ دندان گئی پہلی
سفر سی پیشتر لوٹا گیا افسوس مال اپنا

تمہاری ہجر مین سینہ ہوا ہی داغدار اپنا
شگفتہ ہو گیا فصلِ خزان مین لالہ زار اپنا

یہہ عشق ایسا نہین جسکی حرارت دور ہو دل ہی
رہینگی نہ جبتک ہم نہ اُتریگا بخار اپنا

وفاداری مین ہم ثابت قدم ہین بعدِ مردن ہی
بنی گا آہ پر تُو تیری کوچی مین مزار اپنا

غرورِ حسن سی کیون نظر کرتا نہین ظالم
پریشان تو سن جانان کی پیچھی ہی غبار اپنا

ملی سب دوست دشمن ہمکو بوی انس سی خالی — نہ گل اپنا ہوا گلزار عالم مین نہ خار اپنا

وفاداری مری کب اس جفا کاری کی لایق تھی — مری محبوب تونے آپ کہو یا اعتبار اپنا

خزانہ دل ہی حوض چشم کا آنسو کین کیونکر — اسی صورت سے اب جاری رہیگا آبشار اپنا

مژہ کی تیر سی یا تیغ ابرو سی مجھی مارو — کرو اس عاشق جانباز پر کوئی تو وار اپنا

زیادہ جان سی تو ہی عزیز ای یوسف دوران — تصدق ہی جگر بھی اور دل بھی ہی نثار اپنا

مجھی حیرت ہی مین آئینہ رو کیونکر کہون اسکو — سکندر کو جو سمجھی ناز سی آئینہ دار اپنا

مری سرگشتگی زیر زمین بھی ساتھ ہی میری — پھریگا آسیا کی طرح سی سنگ مزار اپنا

اسیر دام گیسو ہون نہ آزردہ مجھے کیجو — نہ جانی دیجیو تو ہاتھ سی اپنی شکار اپنا

قبول افسوس ہی سبکی نظر سی گر گئی اب ہم
حسینون کی محبت مین گیا سارا وقار اپنا

میری الفت کا عیان کچھ کچھ اثر ہونی لگا — رفتہ رفتہ اوس پری کی دل مین گھر ہونی لگا

مرچلی ہم دیکھکر پوشاک دھانی یار کی — غم کی شدت سے محرم مین سفر ہونی لگا

نشتر مژگان کہان پہنچا ہی سینہ چھید کر — میری آنکھون سی روان خون جگر ہونی لگا

تاج زر کا بوجھ اٹھاؤن خاک مین نازک دماغ
سایۂ بالِ ہما سی دردِ سر ہونی لگا

لاکھ چاہا تار اشکو نکا نہ ٹوٹا ہجر مین
آستین سوکھی اگر داماں تر ہونی لگا

باغِ رضوا نکی طرف ای حور اب جاتی ہین ہم
تیری کوچی مین رقیبون کا گذر ہونی لگا

وصفِ لب لکھنی لگا تیری جو ای شیرین دہن
میری خامی سی خجل کیا نیشکر ہونی لگا

صبحِ فرقت کیا قریب آئی جو دل مین درد ہی
رنگ فق چہری کا کیون مثلِ سحر ہونی لگا

لب تک اشکونکی عوض ای عشق رلوائیگا خون
بہہ چکا دل اب روان خونِ جگر ہونی لگا

ہی قتول اپنا سفر شاید سو ملکِ عدم
دل مین پیدا آج کل عشقِ کمر ہونی لگا

عشق دلکا ٹھنڈی سانسون نی ہویدا کر دیا
بوی گل کو چارسو صرصر نی رسوا کر دیا

تجھین گردون نی جو پایا چاند سی وہ چندِ نور
ماہ کو تیری رخِ انور کا ہالا کر دیا

دل گرفتہ گلشنِ عالم مین تھا تصویر وار
بلبلِ تصویر کو اوس گل نی گویا کر دیا

سب حسینانِ جہان عاشق نظر آئی تری
یوسفون کو حسن نی تیری زلیخا کر دیا

چشمِ بد دور اسقدر پر نور ہی اوس بت کی آنکھ
اِک نظر سی ذرّونکو عقدِ ثریا کر دیا

تیری سینی مین ہی لیکن دم بدم پہرتا ہی ترا
سچ بتا جانان فسون دلبری کیا کر دیا

دل ہوا ہی عشق کی دولت چرا تی ہی اسیر
حسن کی سلطان نی اپنا چور پیدا کر دیا

گلنی چہری سی تری دعوی جو سرخی کا کیا
سیلیون سی اوسکا منہہ صرصر نی نیلا کر دیا

سب طرف ڈہونڈہا مگر اوسکا پتا پایا نہین
عشق نی اب طائر دل کو بہی عنقا کر دیا

غیر سی اپنونکو دیتی ہین سوا ایذا حسین
ہجر مین یعقوب کو یوسف نی اندہا کر دیا

مہر سی او حسن خوبی نی مجہی دیکہا قبول
ذرّی کو خورشید اور قطری کو دریا کر دیا

ساتہہ لائی جو رقیبون کو تو آنا کیا تہا
تمکو ناحق کا یہہ احسان جتانا کیا تہا

نہ وفا ہی نہ مروت نہ حمیّت تجہمین
مجہسی مجہہ وحشی کو پہر دل کا لگانا کیا تہا

خود وہ دل سوختہ تہی عشق مین ای آتش گل
آشیان بلبل شیدا کا جلانا کیا تہا

نہ تو چوکا ترا ناوک نہ ہٹا مین ہرگز
تیر تو تہا ہی پڑا ای ترک نشانا کیا تہا

گوری گوری اک انگلی تہی تری خنجر صاف
خون بہانی مین یہہ مہندی کا بہانا کیا تہا

تیرا ای گل ستمگر کوئی کیا کر سکتا
خون اگر میرا کیا تہا تو چہپانا کیا تہا

تو رقیبوں سی ملا چھوٹا کیونکر نہ تجھے
بیوفا یہہ تو بتادی سبب مجھے جانا کیا تہا

صاف زلفونکو کیا دل کو مگر الجہایا
مجہہ پریشان کا دشمن تہا یہہ شانا کیا تہا

آگیا ہی تیر نگہہ ناز بڑا سینے پر
جان لینا تہا صنم آنکہہ ملانا کیا تہا

دل کی لینی پہ بہی تونی نہ دیا چین کبہی
بیوفا جان بہی ہم دیتی تو پانا کیا تہا

تیر احسان ہوا گو ہوی محنت ہمکو
تجہسی دینا تہا ترِی پاؤن دبانا کیا تہا

صید ہونیکو ہم ای ترک بہت چلائی
تیر تو مارتا کسکو یہہ نشانا کیا تہا

اٹہہ گیا حیف وہ شرما کی مری رونی پر
روبرو اوسکی مجہی اشک بہانا کیا تہا

لال جوڑی نی سوا آتشِ دل بہڑکائی
مین تو جلتا تہا مجہی اور جلانا کیا تہا

مرضِ عشق بہی جاتا ہی بجز شربتِ وصل
ای طبیبو مجہے تبرید پلانا کیا تہا

غمکی مہمانی مین یا اشک تہے یا لختِ جگر
پانی کہاری تہا مری گہر مین تو کہانا کیا تہا

بیوفائی سی ترِی کوچ کیا دنیا سے
بیٹہی بٹہلائی صنم در سے اٹہانا کیا تہا

لبِ شیرین سی مجہی تمنی کہی تلخ سخن
شہد مین میری لیی زہر ملانا کیا تہا

سارے محفل مین مجہی چور بنایا تمنی
بیٹہہ جاتا کہین مین آنکہہ چرانا کیا تہا

تیغ ابرو سی اگر قتل ہی کرنا تہا مجہے
جنبش لب سی ہر اک جان جلانا کیا تہا

اوسکو الفت ہی ہی آگ تمہاری نہ بجہی
ای رقیبو مری جانب سی لگانا کیا تہا

مجہہ بغیر آگی تمہین چین نہ تہا ایک گہڑی
ہای کیسی تہی وہ دن اور وہ زمانا کیا تہا

سنتی ہی ہجر کی صدمون سی گئی جان **مقبول**
ایک نادان سی کیا عشق وہ دانا کیا تہا

مجہہ پاس ترا چاہنی والا نہین رہتا
دل سینی مین ہرچند سنبہالا نہین رہتا

سلکِ دُرِ دندان کا صفائی سی یہ ہی عکس
یہہ موتیونکا سینی پہ مالا نہین رہتا

شاید کہ پہنسی طائرِ تیر نگہہِ یار
ہی جال مری آنکہون مین جالا نہین رہتا

کانٹونکا بڑا دشت نوردی مین ہی احسان
کوئی بہی مری پانونمین چہالا نہین رہتا

تو کیجیو پاس اسکا یہہ آتا ہی تری پاس
مینی دلِ نالان کو سنبہالا نہین رہتا

مین داغ دل اپنی جو دکہا دیتا ہون آکر
تو شرم سی گلزار مین لالا نہین رہتا

زیور کو بہی الفت مین تری رشک ہی ایجان
بجلی جو پڑی کان مین بالا نہین رہتا

مین چومنی پاتا نہین اسکو لب دل سی
سینی مین کوئی دم ترا بہالا نہین رہتا

جب اپنا لہو مین اسی پلواتا ہون قاتل
تلوار کی لب پر کوئی چھالا نہین رہتا

ہوتا ہی نظارہ قدِ جانان کا مُیسّر
اب سینی مین یہہ دل تہہ و بالا نہین رہتا

پہلو سی ترِی پاس گیا دل نہ اُٹھا غم
اندوہ مین آغوش کا پالا نہین رہتا

دشمن ہون جمیل اوسکا محبت نہین جسکو
بیداغ مِری باغ مین لالا نہین رہتا

جسنی ایجان تجہی ایک نظر دیکہہ لیا
ٹکڑی شمشیرِ محبت سی جگر دیکہہ لیا

شبِ فرقت نی کیا تنگ جو مجہہ مجنون کو
دستِ وحشت مین گریبان سحر دیکہہ لیا

گھر مرِی آئی ہو تم دور کی بیتابی سی
ابتو تنی مِری نالون کا اثر دیکہہ لیا

دوست دشمن ہمین دونون نظر آئی یکسان
فائدہ کچہہ نہوا سب سی ضرر دیکہہ لیا

بال بال اپنا گنہگار ہی جو چاہی وہ کر
ابتو آنکہون سی ترا موی کمر دیکہہ لیا

ہی شبِ وصل نہ غل کیجیو مرغانِ چمن
جان مین دونگا جو سامانِ سحر دیکہہ لیا

روز و شب میری ہی دل مین جو رہا کرتا ہی
تونی ای درد فقط ایک یہہ گھر دیکہہ لیا

جز گلِ داغ نہ الفت مین ہوا کچہہ حاصل
خوب اس نخلِ محبت کا ثمر دیکہہ لیا

غرق ہوتا ہی جہان مفت گرداب حرم اپر
تیرا طوفان بس ای دیدۂ تر دیکھ لیا

عشق اوس چاند سی صورت کا پہچی کا نہ قبول
ساری دنیا نی ترا داغ جگر دیکھ لیا

عشق مین جوشِ جنون دیکھہ تو جانان میرا
پہونچا دامان تلک چاک گریبان میرا

دل کی الفت مین پہنسا ہون نہین چہٹتا اگرم
دشت مین بہی مِری ہمراہ ہی زندان میرا

منہہ کو کہاتی ہی کہی محو مرِی داغِ جگر
کر دیا یار نی برباد گلستان میرا

ہڈیان ہنسنکنی لگین دل نی جو آہین کہینچین
جل گیا شیر کی نعرون سی نیستان میرا

ایک شب ساتہہ نہ سویا کہ نکلتی حسرت
داغِ دل کہو نہ سکا وہ مہِ تابان میرا

حسرتین سیکڑون مقتول ہوئی ہین دل مین
خوب آباد ہوا گنجِ شہیدان میرا

غیر گل خار یہان ایک نہین ای مجنون
کیون نہ کہٹکی ترِی آنکہون مین بیابان میرا

میری زخمون پہ رکہیو کہین مرہم جراح
سیر کر لی نہ مٹا تا چمنستان میرا

یار آغوش مین آیا تو اونہین تنگ ہوا
ساتہہ اب چہوڑ گئی حسرت و حرمان میرا

بعد مردن تنِ محرور ہی یہہ لقمۂ گرم
دہنِ گور ہی ہوتا نہین خواہان میرا

تیرہ بختی تو مری دیکھہ کہ ای جانِ جہان | قید خانہ ہی تری زلف پریشان میرا

کوئی سودائی زمانی مین نہین مجھسا ضعیف | روزنِ مور سی ہی تنگ بیابان میرا

زخم کاری مری تن پر لبِ خندان ہوجائین | ہنسنکی دیکھی جو مجھی وہ گلِ خندان میرا

قتل کرنی کا اجورہ وہ طلب کرتا ہی | حشر کو پکڑا ہی قاتل نی گریبان میرا

ہجر کی صدمن سی جو ہو کی یہہ بہنی کو ہی | دل کوئی دم کا ہی اس سینی مین مہمان میرا

نہین معلوم کہ مین کون سی ملت مین ہون | منہہ نہین دیکھتی ہین گبر و مسلمان میرا

اونکی نالی مری شعرون سی جو ہی ناموزون | سامنا کر نہ سکی مرغ خوش الحان میرا

سبزی نی دل کو نکالا ہی فرقت پر آکر | خضر نی چھین لیا چشمۂ حیوان میرا

دفترِ تن پہ مری مُہر ہوئی داغون کی | ملکِ سودا مین سدا کیون نہ ہو فرمان میرا

اپنی میدانِ جنون کی اسی دکھلادون سیر | دی سکی ساتھہ اگر گنبدِ گردان میرا

اوسنی اتنا کہا سنکر خبرِ مرگِ قبول
اُٹھہ گیا آج صد افسوس غزلخوان میرا

فراقِ یار مین تا حشر مین جیا تو کیا | خضر کی طرح سی آبِ بقا پیا تو کیا

کہاں کا نشہ مرا حلق بہی نہ تر ہو گا
جو ایک جام ترے ہاتہہ سے پیا تو کیا

یقین دلکو ہی اک روز خاک ہونگی ہم
بنائی ہمنی جو دو روز کیمیا تو کیا

نہ چہوڑیو کبہی تو ڈر کی ای دل دامن
جو ایک بوسہ لب یار کا لیا تو کیا

جگر کا چاک بدستور رہگیا ناصح
جو تو نی اک گریبان مرا سیا تو کیا

ہزاروں ملک اجاڑی ہین ای فلک تو نی
ہماری دل کو بہی ویران کر دیا تو کیا

جو دل کی چاک کو تم سیتی تو نہ مرتا مین
لحد پہ چاک گریبان اگر کیا تو کیا

فلک ملا کہین اوس گل سی باغ عالم مین
جو اوسکی بدلی مجہی داغ دل دیا تو کیا

قبول فکر عبث ہی زوال ہی درپیش
کمال شعر کا حاصل اگر کیا تو کیا

جال پہیلایا ہی اوس زلف دوتا نی اپنا
سر اٹہایا ہی یہان آہ رسانی اپنا

عدل کا روز ہی خورشید قریب آیا ہی
قبر سی ہم بہی اٹہین داغ دکہانی اپنا

تیغ ابرو تو ہی کہینچی کبہی پلک ہے سیدہی
چشم خونریز بہی نیزہ کوئی تانی اپنا

بیوفائی نی نہ کی ترک رفاقت اوسکی
ساتہہ چہوڑا نہ کسی وقت وفانی اپنا

نہ تو

نہ تو موت آتی ہی ایجان نہ تو آتا ہے — منھہ چھپایا تری صورت سے قضا نی اپنا

دل نہین کہین ہین قابو مین ہو دلبر کیونکر — غیر کیا مانی کہ جب دل ہی نہ مانی اپنا

ناز آمدہی مین جان اپنی فدا کی ہمنے — آنی ہو کسکو تم انداز دکھانی اپنا

درد دل دور ہوا ہو سطی کہایا تہا زہر — نہ کہایا اثر اس اپنی دوائے اپنا

رخ ترے سمت ہے اوس ترک کا اید الو شوخ چوک — منھہ سو تیر کر اب جلد نشانی اپنا

نہ جگہ اوس سے چہپایا نہ دل اپنا مینے — دے دیا مال سب اوس شہ کو گدائی اپنا

دے مجھے تلخیی دشنام سے اوس نے شفا — کہو دیا درد دل اس نے ہر جفائی اپنا

یا تو خون عشق کی ہی یا اسی لیجائی وہ شوخ — دل کسی سنگدل سی لگجای ٹہکانی اپنا

عشق سی مجھی ہو انور رخ اوسکا افزون — دی دیا داغ مجھی ماہ لقائی اپنا

تیغ کہینچی ہوئی ہی سیل کی صوت ہی وان — شاید آتا ہی وہ گل خون بہانی اپنا

سجدہ ہی کر کر کی تہکا کعبی مین پر وہ نملا — دیر مین جاتا ہون اب داغ مٹانی اپنا

بزبان ہم مین اوسی حسن کا اپنی ہی غرور — ہای کسطور سی پھر درد وہ جانی اپنا

وصل اوس بت سے ہو اشکر بجالاؤ قبول

بعد مدت کے کیا فضل خدا نے اپنا

تیری کوچے مین نہ غیرونکو سنبھلتے دیکھا
آنکھہ جب ہمنے ملائی اونہین ٹلتی دیکھا

سبکا دل ہی تری آغوش کی حسرت مین لہو
طفل کو شیر کی جا خون اُگلتی دیکھا

عشق ہی مست حنائی کا تری عالم کو
جسکو دیکھا کفِ افسوس ہی ملتی دیکھا

میری آغوش سی ای جان گیا تو افسوس
روح کو تن سی نہ کیون مینی نکلتی دیکھا

صبح تک جان فنا کی مری دل سوزی مین
رات بھر دل جو مرا شمع نی جلتی دیکھا

ہوگیا نقشِ قدم ایک قدم چل نہ سکا
وو قدم ناز سی جسنی کبھی چلتی دیکھا

قوتِ عشق یہہ ہی فصد جو فسادنی لی
لہو ہاتھون ہی مری رگ سی اُچھلتی دیکھا

مین ہون دل خستہ وہ گُل ہون ملیگا مجکو
شمع کی نخل کو کب پہولتی پہلتی دیکھا

ہمسی اک پل مین پہر اجسی تھی ای ہو چشم
کبھی طوطی کو نہ یون آنکھہ بدلتی دیکھا

جس طرح شمع بہی عشق مین تری جل کر
دل کو بہی ہمنی اوس طرح پگہلتی دیکھا

ای سمندر ہمین معجون سی ڈراتا ہی کیا
ہمنی ان آنکھون سی طوفان اُبلتی دیکھا

شعلہ رو نہ خم تری عشق کا اچھا نہ ہوا
کبھی جلتی ہوئی پایا کبھی گلتی دیکھا

مرض عشق زیادہ ہی ہوا روز بروز — دلِ ناداں نہ کسی طرح سنبھلتی دیکھا

دمِ آخر بھی نہ سر آکی رکھا زانو پر — تو نی مکارِ مری گردن کا نہ ڈھلتی دیکھا

کیوں نہ گر جائیں حسینوں کی نظر سے ہم بھی — حسن پر ہمنی بہت دل کو پھسلتی دیکھا

باغ بھی دشت ہے دریا بھی یہہ بہت جہان آیا — تیری کوچی کی سوا دل نہ بہلتی دیکھا

کیا کسی افعیٔ گیسو کی محبت ہے قبول — خوب ہے آج تجھی زہر اگلتی دیکھا

یہہ عشق اخیر کو کام آگیا حسینوں کا — لحد میں شمع بنا داغ مہ جبینوں کا

کریں تری لبِ رنگیں سی سامنا کیونکر — کہ خون خشک ہی یاقوت کی نگینوں کا

ہزاروں سال تری ہجر میں گئی ای ماہ — شمار وصل کی شب ہے عبث مہینوں کا

طلب ہی اوسکی تو پہلی ملوں رقیبوں سے — بجبر دوست بنوں اوسکی ہم نشینوں کا

برائی دل کو دکھا کر گناہ کرتی ہیں — سیاہ قلب نہ کیوں کر ہو نکتہ چینوں کا

کیا بلند انہیں ایسا ہی فکر نی میرے — فلک زمین ہی اشعار کی زمینوں کا

وہاں وہ دل سی لٹاتا ہوں سکۂ مضمون — سخی ہوں کھولا ہی منہہ میں نی ان خزینوں کا

وصال مین نہیں ہے سوجھا جھی وہ غیرت مہر
فراق لیگیا سب نور دوربینون کا

خط اوسکا آہی گیا عاشقون کی کچھ نہ چلی
بہت محال ہی جو خط مٹی جبینون کا

کبھی تو لگی لیی روہی دلربا کو کبھی
غرض نہ درد گیا عاشقون کی سینون کا

ہوا مرا یہہ گھڑی بہر کی ہجر مین عالم
کہ جس طرح کوئی بیمار ہو مہینون کا

مری نصیب وہ کیا دیکھتی کہ خود ہی ہنسی
نہ گیسوؤن سی چلا زور شانہ بینون کا

بہایا دست حنائی نی خون دل میرا
لگیگا سینون کو شق عشق آستینون کا

ملمع لوگ ہین جو حرف حق مٹاتی ہین
سیاہ منہہ نہو کیون ایسی نکتہ چینون کا

کیا ہی عشق نی ایسا ہی مجکو نازک دل
کہ ناز اٹھہ نہین سکتا ہی نازنینون کا

کمی نہین ہی مضمون کی کس سی شک کرون
حسد یہان نہین یہہ کام ہی کمینون کا

زمین شور سی کیا نکلی سنبل مضمون
قبول چہوڑ خیال ایسی تو زمینون کا

چمن مین جا کی تری یاد رخ سی تنگ آیا
نظر ہر اک گل احمر سیاہ رنگ آیا

جو بیٹھا سایۂ گلبن مین ترا دیوانا
گرا جو سر پہ کوئی گل تو سمجھا سنگ آیا

خدا بچای تو بچ جاؤن تیغ ابرو سے
کہ مجھہ سی آنکہہ لڑائی وہ خانہ جنگ آیا

نظر مین سبزۂ بیگانہ ہو گئی سب گل
نظر جو باغ مین مجکو وہ سبزہ رنگ آیا

بڑہائی مینی جو تقریر اوسی کیا گویا
دہن سخن سی جو ثابت ہوا تو تنگ آیا

لٹینگی قدسی تری بحرِ حسن پر مگر
چمن مین پشت پر آرہ دہری نہنگ آیا

تمہاری چہرۂ روشن پہ جہائیان کب ہین
پڑی یہہ عکس کہ اس آئینہ پہ زنگ آیا

ہوا یہہ حسنِ صبیحِ شہِ بتان کا شور
کہ آپ بہرِ تماشا شہِ فرنگ آیا

تمہارا تیرِ نگہہ یون پڑا ہی سینی پر
کہ جیسی تودی پر زور سی خدنگ آیا

فروغ حسن نی پریون کی پر جلائی ہین
گرا لگن مین اگر شمع پر پتنگ آیا

قریب چہرۂ جانان جو آئینہ ہو بجا
تو مین یہہ سمجہا مری آئینی پہ زنگ آیا

بڑہا کلام جو مُردون کی زندہ کرنی مین
مری مسیح سی آخر مسیح تنگ آیا

قبول شعر کی سُنی کو گوشِ گل ہمہ سی وا
ہزار شکر تجہی شاعری کا رنگ آیا

تیغ نگہہ سی بخت ہمارا پلٹ گیا
جالی کی بدلی تار نظر او کٹ گیا

اوس گل کا رُخ جو دیکہا تو گل زرد ہوگیئی
سرو چمن ہر اک قد موزون سی گٹ گیا

تلوار مُڑگیئی جو لہو چاٹ کر مرا
دل تیری تیغ تیز سی قاتل اُچٹ گیا

آنکہوں سی خون بہتا ہی اب ہجر یار مین
رونا جو بڑہگیا تو لہو تن سی گہٹ گیا

چاہِ ذقن وہن کی طرح سی ہُوا ہی گُم
دل اسقدر گری کہ یہہ آخر کو پٹ گیا

اُلہیرا جو اوس پری کو تو بولا وہ ناز سے
تو کیون بلا کی طرح سی مجکو چمٹ گیا

مُوئی میان یار نی اندہا کیا ہے مجھے
تار نگاہ اوسکے کمر مین لپٹ گیا

دل لیگیا وہ غمزی مرا کہا لیا جگر
جو کچہہ کہ مال پاس مری تہا وہ بٹ گیا

اک بات مجہسی یار نی کی اک رقیب سے
دل جس طرح بڑہا تہا اوسی طرح گہٹ گیا

اب کیون نہ ہمکو نقطۂ شک کا یقین ہو
مِسّی سی اور بہی دہن اوس کا سمٹ گیا

مین لی چکا تہا یار سی وعدہ وصال کا
اقرار مجہہ سی کرتی ہی فوراً پلٹ گیا

عید آئی جب تو چاہا کہ اوسکی گلی لگون
آگی جو مین بڑہا تو وہ پیچہی کو ہٹ گیا

تا صبح مین اوسکی یاد نہ بہولونگا حشر تک
پر مجکو کیا ملا جو مرا دہیان بٹ گیا

مین ہجر یار مین جو گیا سیر باغ کو
ہر نخل آہ گرم سی جل جل کی چہٹ گیا

وہ بولا دور سی جو ہین دیکھا قتول کو
کہہ اندنون یہہ زلف کی الفت مین لٹ گیا

موبمو ایسا یہہ کار ای پری رو ہو گیا
نامۂ اعمال میرا تیرا گیسو ہو گیا

تندی می سی کسی مین ہضم کی طاقت نہین
ڈاک مجکو لگ گئی شیشی کو اُچھو ہو گیا

تیری کوچی کا خس و خاشاک زینت بخش ہی
ہم جو تڑپی رخت عریانی پہ اُگ گو گیا

عاشق چشم صنم جانا جو صحرا مین مجہی
خون دل پینی کو مجہہ پر شیر آہو ہو گیا

جب سی دل تجکو دیا ای جان بی قابو ہوئے
چھوڑدینگی دل کو ہم دل پر جو قابو ہو گیا

چاہا جب مضمون تیری پہلو نشینی کا لکہون
شعر کا ایک ایک رکن ایک ایک پہلو ہو گیا

عین وقت مین قد دلجو ترا آیا جو یاد
نالۂ موزون مرا سرو لب جو ہو گیا

جبسی عشق اوس آنکہہ کا ہی نیند آتی ہی نہین
رفتہ رفتہ کرکی وحشت خواب آہو ہو گیا

ناز سی وہ غنچہ لب لایا جو اپنی لب تلک
ساغر گل سی زیادہ جام خوشبو ہو گیا

باغ مین سیّار اوس گلگون قبا کو دیکھہ کر
گل ہر اک جامی سی باہر صورت بو ہو گیا

عشق وندان نی رلا کر اسقدر لاغر کیا
برج گوہر میری محبوسی کو آنسو ہو گیا

یا تو دل آتا ہی یا دلدار کرتا ہی کرم — خود بخود کچھ آج میرا گرم پہلو ہو گیا

لاکھ دل ہمنی دئی تیری کلام طعن پر — ای پری ہر حرف پہلو دار پہلو ہو گیا

دل گیا آخر تری پاس ای پری چھوڑ آ مجھے — چار سو رسوائی جس سی تہی وہ یکسو ہو گیا

عین وقت مین نظر الصاف سی دونون پہ کے — دُر تِرے دندان کی آگی صاف آنسو ہو گیا

عکس وئی صاف غازہ ہی ہر اک محبوب کے — رو برو تو ہو گیا جسکی وہ خوشرو ہو گیا

حشر تک مذبوح تیرا کیون نماری ہاتہہ پاؤن — ذبح کرنی سی ترا قاتل حیف بازو ہو گیا

عشق تہا قاتل جو تیری تیغ جوہر دار کا — سر قلم ہوتی ہی مرغ روح جگنو ہو گیا

رُت سی نے لفِ سیہ تاثیر مین کچھہ کم نہین — پہول جو چوٹی مین گوندہا اوسنی شبّو ہو گیا

موج ہی شمشیر مجہہ محروم قسمت کو ہوی — ساغرِ خالی لہو سی میرے مملو ہو گیا

اوسکے بازو پر جو رکہا سر تو دردِ سر گیا — مجھکو خود تعویذِ دردِ سر وہ بازو ہو گیا

موٹہہ اوسپر پڑ گئی تیری نظر جس پر پڑے — تیرا ہر دین پر یروعین جادو ہو گیا

حُسن کی نشہ مین جو ڈنجو دہی پوچھی یار گیا
ای **مقبول** اتنا بتا دیوانہ کیون تو ہو گیا

مریض ہجر کی تب کی دوا ہوئی تو کیا
کبھی وصال نہو گا شفا ہوئی تو کیا

خزان ہمیشہ ہی جامی سی گل نہ باہر ہون
اگر بہار کی دو دن ہوا ہوئی تو کیا

نہ کچھہ جواب ملیگا نہ تو پہری گی ادہر
جو تجھسی نامہ بری ای صبا ہوئی تو کیا

لحد مین جان سی ملنی کو جسم تڑپی گا
جو روح قید بدن سی رہا ہوئی تو کیا

ادا ای یار نظر آئی تھا یہہ فرض العین
اگر نماز ہماری قضا ہوئی تو کیا

نہ دیکھا گل نی مری آنکھہ اٹھا کی محفل مین
جو شمع جل کی سحر تک فنا ہوئی تو کیا

دل بشر سی کسی طرح کم نہو گی حرص
اگر جہان کی حشمت سوا ہوئی تو کیا

جو التفات ہے مجھہ پر وہی رقیب پہ ہے
پھر ایسی اوسمین جو مجھہ پر وفا ہوئی تو کیا

ہوا نہ سامنی جس شکل مین وہ آئینہ رو
پھر آنکھہ وا ہوئی تو کیا نہ وا ہوئی تو کیا

نیاز مند ہون مرتا ہون ناز دیکھہ تو لون
قضا کی بعد تمہاری ادا ہوئی تو کیا

اور کو ستری دل مین میرا دہیان نہین
پھر ای صنم تری محفل مین جا ہوئی تو کیا

جو دل مین داغ ہی اون مین پڑ گیا ناسور
محبت اوسکی جو مجھکو سوا ہوئی تو کیا

جو چاہی ملتہہ مین مل قاتل ایکسا ہی رنگ
مرا لہو ہوا تو کیا حنا ہوئی تو کیا

یہہ حال غمسی مرا ہی کہ خود وہ کہتا ہے
اب اس مریض کی اوپر جفا ہوئی تو کیا

وہی علاج ہی تو شکوہ کسی سی مجکو کیا
جو مجہہ مریض کی دشمن قضا ہوئی تو کیا

چہپائی چہرہ ہمین سی دکہائی غیرون کو
ہماری یار مین ایسی حیا ہوئی تو کیا

دل اوس سی صاف کیا تو بہی منہہ نہ دکہلایا
اس آئینی مین ہماری جلا ہوئی تو کیا

وصال بہی نہوا تہا ہوا جو شادی مرگ
جو دور ہجر پری کی بلا ہوئی تو کیا

قبول عارض جانان پہ دسترس ہوا
جو میری ہاتہہ مین زلف رسا ہوئی تو کیا

چشم امید سی جبدم سوی زندان دیکہا
ہمنی سلطان و گدا دونونکو یکسان دیکہا

بی نقاب آج تمہارا رخ تابان دیکہا
غش ہوا طور کی شعلی کو جو عریان دیکہا

شق زمین ہوگئی مردی نکل آئی جی کر
اوسنی جبدم طرف گور غریبان دیکہا

جتنی تہی اشک کی قطری وہ بہی عکس سی در
سینی حسرت سے جو رو کر سوی دندان دیکہا

کون گریان نہین فرقت مین تری ای گلرو
گل کو بہی ہمنی نہ گلزار مین خندان دیکہا

عشق دندان مین تری سبکو ہوئی ہی حسرت
جسکو دیکہا اوسی انگشت بدندان دیکہا

رہگیا تارِ نظر بنکی تری زلف کا تار
دُور ہونیکو سوزِ زلفِ پریشان دیکھا

جام ساقی نہین دیتا یہہ نیا دیکھا دگر
بزم حیران ہی مطرب کو بہی نالان دیکھا

نخل سودا کو دیا سنگ لگا کر پانی
تیغ کی طرح سی جسنی جہی عریان دیکھا

غُنچہ جو ہو کی ترِی گوہرِ دندان کا گرا
خاک پر حشر تلک پہر وہی غلطان دیکھا

صبر نی دیتی امید کو جب کُور کیا
روزنِ مو مین سب ملکِ سلیمان دیکھا

جامہ ہی بہ تری جبسی ہُوا مجکو جنُون
نہ تو دامن نظر آیا نہ گریبان دیکھا

یار سی بگڑی جو ہم جان سی دہو بیٹھی ہاتہہ
جنگ قاتل سی جو کی گنجِ شہیدان دیکھا

اُٹھہ گیا پاس سی وہ جانِ جہان جبکہ قبول
روح کو تن مین کوئی آن کا مہمان دیکھا

شمعِ رُو کی آگی پروانہ فقط کیا جل گیا
حُسن کی گرمی سی جو نزدیک آیا جل گیا

کِسکی تم عاشق ہوئی آتش لگی کیا ہُوئی
یا ان کا کہا نا گیا ستی گنی کا جل گیا

حُسن کی سوزش ادہر اس سمت میری آہِ گرم
بیچمین حائل جو تہا آخر وہ پردا جل گیا

عکسِ رُخ سی حبابِ جو پہپہولا بن گیا
اف رے گرمی اوسکی منہہ دہو تو دریا جل گیا

ابتدا کا درد آخر کو دکہاتا ہی فروغ — معجزہ ہاتہہ آگیا گو دستِ موسا جل گیا

وہ سراپا شعلہ ہی کس قسم کا حیران ہون — پیرہن بالِ سمندر کا جو پہنا جل گیا

روشنیٔ طبع میری ہو گئی مجکو بلا — مثلِ ققنس آگ مین اپنی سراپا جل گیا

شمع روشن شعلۂ تصویر سی ہی مو قلم — مو قلم سی صورتِ قندیل خاکا جل گیا

دیکہنا غواصی اوسکے شعلۂ رخسار کی — پشتِ آئینہ کی قلعی اور پارا جل گیا

اخگرِ سوزندہ گلِ برقِ تبسم سی بنے — تجہسی پہل اور پہول سی ای برق تپا جل گیا

بی وجودِ محض تک جل جل گئی اللہ ری نور — تیرا سایہ کیا نظر آئی کہ سایا جل گیا

لب مِری ملتی نہین وصفِ لبِ دلچسپ مین — آتشِ یاقوت سے ہر ہونٹ گویا جل گیا

گرمیٔ سودا سی تہا ہر آبلہ رشکِ چراغ — نکلا مین آتش قدم جس سمت صحرا جل گیا

فلکِ سعد و نحس سی چہوٹا الٰہی شکر ہی — آہ کی گرمی سی طالع کا ستارا جل گیا

منہہ کہانی لاش کو آیا جو وہ ہندو پسر — روی آتش رنگ کی پرتو سی مردا جل گیا

جوشِ سودائی لہو اسا مرا کہولا دیا — شمع سا فصّاد کا نشتر بہی سارا جل گیا

مینی سلگایا فتیلہ آہ کا ہڑکا رقیب — اوس پری پیکر کی اوپر تہا جو سایا جل گیا

خاکی

خاک آخر ہو گیا اپنا دل سوزان قبول
اگر میان ایسی تعب نی کین کہ کعبا جل گیا

بتون کی حُسن کا دور اکبھی تمام نہ ہو گا
یہہ قصّہ عشق کا تا حشر اختتام نہ ہو گا

یہہ وعظ و پند فقط مومنونکو چاہیی واعظ
شراب رند کو پینا کبھی حرام نہ ہو گا

الٰہی عیب مین قاصد حسن کی کہین آجای
زبان کو ہو گی جو لکنت ادا پیام نہ ہو گا

جو بوسہ لونگا تو پہر حل نہو گا وصل کا مطلب
دہن دہن سی ملی گا تو کچھہ کلام نہ ہو گا

لب اپنی خشک رہینگی مُدام آہِ شرربار
ہر ایک آنکھہ کا اشکون سی خالی جام نہ ہو گا

سحر کو چلنا ہی زادِ سفر مگر نہین افسوس
سرای دہر مین تا حشر کچھہ قیام نہ ہو گا

خیال رُخ کا نہ اب ہی نہ زلف کا ہی تصوّر
تری گلی مین گزر اپنا صبح و شام نہ ہو گا

تمام ہو گی جو سب عمر لکھتی لکھتی ہماری
یقین ہی کہ خطِ شوق یہہ تمام نہ ہو گا

قلم نہ زلفونکو کرواؤ تا کہ صید ہون عاشق
شکار کھیلو گی کس طرح تم جو دام نہ ہو گا

نکوی کرلی کہ شہرہ ہی جہان مین ہر سُو
نشان ہی آگی چلی گا تو اس سی نام نہ ہو گا

کہان قبول کہان طوفِ کعبہ ای بتِ ترسا

الہی تو کو لسابندی پر انتقام نہ ہوگا

ابی گل کی لئی گلشن مین جو نالا کھینچا ۔ مینی سینی سی دلِ بلبلِ شیدا کھینچا
صفحۂ دل پہ جو اوس ماہ کا نقشا کھینچا ۔ زلف جب کھینچ چکا زلف نی ہالا کھینچا
کبھی گوشی مین نہ آیا وہ کمان ابرو حیف ۔ مینی تنہائی مین گو بیٹھکی چلا کھینچا
بی حجاب آیا مری گھر جو وہ مدت کی بعد ۔ حیرتِ عشق نی آکر وہین پردا کھینچا
بی تکلف رخِ جانان کا کیا سامنا کیون ۔ تو نی خمیازہ بہی کچہہ ای گلِ رعنا کھینچا
وای تقدیر لشانی کا جو جہلا پہنا ۔ ناتوانی نی مری دوش سی شانا کھینچا
رسنِ زلف مین باندہی مجہی وہ ہر جائی ۔ پہرون ساتہہ اوس بت نی لیی پیر کی کھینچا کھینچا
گو کہ بیہوش تہا مجنون مگر اللہ ری جذب ۔ ابی صحرا کی طرف ناقۂ لیلا کھینچا
عین وقت مین تصور تری تصویر کا ہی ۔ شہر پر مینی کبھی بھرِ تماشا کھینچا
مچھلیان روئین لہو دل صدفون کی ہوی چاک ۔ نعرۂ آہ جو مینی لبِ دریا کھینچا
بادشاہون سی فقیر مین بہی مطلب نہ رکہا ۔ پاؤن پہیلا لیی جب دستِ تمنا کھینچا
چار ہی گھونٹ تو مینی بہی خمِ می خالی کیی ۔ منتِ شیشہ نہ احسان سبو کا کھینچا

تازیانہ تری چوٹی نے جگر پر مارا
دل پہ موباف کی جنبانی نے اثر کھینچا

کھنچ گیا ای یوسف تری دامن کی طرف
کھینچکر شکل جو ہین دستِ زلیخا کھینچا

دل ہی وحدتِ محبوبِ حقیقی پہ بہت بات
اپنی جانب جسی کھینچا اوسی تنہا کھینچا

ہر بنِ مو نی کیا طعن سی سب جسم فگار
ایک ہی مینی اگر خار کفِ پا کھینچا

دردِ دل خوب ہی منت کشِ درماں سی
تادمِ مرگ نہ احسانِ مسیحا کھینچا

میکدی مین جو قبول آج گیا مدت بعد
خم تو اک سمتِ مئے ناب کا دریا کھینچا

مرضِ غم سی افاقہ مجھی اک دم نہ ہوا
روح کم ہو گئی پر دردِ جگر کم نہ ہوا

کسکو آفاق مین مرنی کا مری غم نہ ہوا
کونسا گھر تہا کہ جو خانۂ ماتم نہ ہوا

بار ور فضل سی جو ہی وہی جھکتا ہی بشر
سروِ آزاد کی مانند ہی جو خم نہ ہوا

کرتی محتاج اوسی ہی فقرا کی کثرت
رہ گئی شرم جو اِس دور مین حاتم نہ ہوا

کس مہینی مین موی گریہ و زاری موقوف
کونسا ماہ جہی ماہِ محرم نہ ہوا

مینی تنہائی مین دی جان تڑپ کر اپنی
شکر ہی کوئی مری عشق سی محرم نہ ہوا

ہون وہ مجنون نہوا ساتہہ بجز سایہ کوئی
ہون وہ محزون کہ بجز غم کوئی ہمدم نہوا

فرقتِ یار مین جب بادہ کشی مینی کی
لوٹتا جام مئے ناب تہا جو سنم نہ ہوا

قوّتِ جاذبہ کر دیتی ہم آغوش مجہے
یار خورشید ہی افسوس مین شبنم نہ ہوا

حلق پر میرے چہری کہینچتی ہی پہیر دے
جُرم ثابت مگر اے فتنۂ عالم نہ ہوا

اُس جگر سوختہ کی مجہسی نہ تسکین ہوے
لوٹتا زخم تہا جس زخم کا مرہم نہ ہوا

ایک اِک جام مین ایک ایک نئی کی سیرِ جہان
لُون میخوار تہا میخانی مین جو جم نہ ہوا

کم ہوئی قدر مری خلق مین ذلّت کہینچی
حسنِ صبا حبیب کا مری عشق سی کچہہ کم نہ ہوا

بسکہ جلنا مری تقدیر مین لکہا تہا قبول
کوکبِ بخت بجز نیّرِ اعظم نہ ہوا

موت کیونکر آئی دشمن کو کہ جانا نا ہوا
خون دل پینا ہوا لختِ جگر کہانا ہوا

پڑ گیا تیری لب عارض کا جو دونو نپہ عکس
بن گیا ساقی مسیحا مہر پیمانا ہوا

واہ کیا طالع کی پستی ہی کہ جب آیا گیا
لقمۂ قارون مری تقدیر کا دانا ہوا

سلطنت کو لات ماری بادیہ پیما ہوئی
گنج جب کہویا تو حاصل ہمکو ویرانا ہوا

دیکہکر

دیکھکر موسا کفِ پر نور کو غش کر گئے
سامری کو آنکھہ دکھلائی وہ دیوانا ہوا

آگی بل کرتی تہی گیسو ہی فقط محبوب کے
سبزۂ رخسار بھی اب ہمسی بیگانا ہوا

کیا ملا چورنگ کرتی ہین تجہی ای نازنین
بی کلی میری گئی بی کل ترا شانا ہوا

نقدِ جان قیمت ہے بوسی کی اگر راضی ہوی
لیجلی ہو دل جو تم میرا بیہہ بیعانا ہوا

وصفِ عارض مین مثالِ شمع جب مصرع ڈہلا
مہر فانوسِ فلک سے آکی پروانا ہوا

طائرِ معنی ہی میری مصرعِ روشن گیر
جب جلایا شمع کو موجود پروانا ہوا

ابتو فرصت خوابِ غفلت سی کبہی ملتی نہین
موعظہ گویا مجہی واعظ کا افسانا ہوا

فرقتِ دلبر مین دل سی ہی ملی ہی فرقت مجہے
وصل مین وہ پوچہو نگا کدہر آنا ہوا

کیا اثر ہی جب کیا زلفِ سیہ مین یار نی
عاج کا شانہ جو تہا وہ شاخ کا شانا ہوا

شیشۂ دل سی انا الحق کی آتی ہی صدا
کیون نہ چہلکی خوب ہی معمور پیمانا ہوا

گالیان دینی لگا بوسہ بہی اب دیگا ضرور
بی حجابی اٹہہ گئی موقوف شرمانا ہوا

واعظا کیون کہینچتا ہی جانبِ مسجد مجہے
چہٹ گیا تکلیف سی جو شخص دیوانا ہوا

دمبدم کہلتا گیا جب سے ہوا عشقِ دہن
عاقبت موی میانِ یار سی مانا ہوا

زور کم ہوتا ہی بیشک مردمِ بیمار مین
تیرِ مژگان جو کبھی مارا وہ پر خانا ہوا

دردِ محرومی اسکندر سی مین مرجاؤنگا
چشمۂ حیوان تلک میرا اگر جانا ہوا

شہر سی صحرا مین جا بیٹھا جو وہ عالم فریب
ہوگیا ویرانہ شہر اور شہر ویرانا ہوا

اور کو تیرِ نگہہ سی اوسنی بسمل کردیا
میری مُرغِ دل کا جب منظور پھڑکانا ہوا

نالہ موزون سی میری وجد مین سب آگئی
اہلِ محفل کی لیی رُونا مرا گانا ہوا

مین ہی تُودا تیرِ مژگان کا بنونگا ای قبول
جتنی عاشق اوسکی ہین سب مین معین پہچانا ہوا

اُٹھہ تڑپنی سی تری ای دلِ مضطر نہ مِلا
یار کیسا کہ گلی سی مری خنجر نہ مِلا

سرِ شوریدہ کی افسوس نہ حسرت نکلی
طاقت آئی مری ہاتہون مین تیغ پتہر نہ ملا

دوش کو میری ہوا ہی یہی اک بوجھہ وبال
سر ملا شکر کی جا ہی جبھی افسر نہ ملا

مثلِ گل چاک جگر کرتی زمانی کی ہوا
مفسلو شکر کرو تم جو تمہین زر نہ ملا

خاک ہو ہمسی ضعیفونکو ہوس بوسہ کی
لب ہٹا یار بس اب شیر مین شکر نہ ملا

مین ترا عاشقِ صادق ہون خدا واقف ہی
بوالہوس جتنی ہین جبھی اون مین ستمگر نہ ملا

خونِ دل گاہ بہایا تو کبھی لختِ جگر
چین اس عشق کی ہاتھون مجھے دم بھر نہ ملا

ہجر مین ایسا گھُلا ہون جو قضا نے ڈھونڈا
مثلِ مُوئے کمر اوسکو تنِ لاغر نہ ملا

واعظا خون ہین اپنے نہ پہسونگا مین تو
پہر کہان جان جو دم بھر مجھے ساغر نہ ملا

خاک ہو جاتا ہے مالک جو رہے ملک تو کیا
لاکھ آئینے نظر آئے سکندر نہ ملا

نہ ہو اکسیر کا جویا نہ طلب لال کی کر
خاک پتھر کی ہوس کیا نہ ملا گر نہ ملا

ٹوٹتا شیشۂ مے سر سے اوسی کی جا کر
محتسب حیف ہے قاضی کا مجھے گھر نہ ملا

ذبح ہر صبح ہوا کرتی ہین لاکھون دم مین
رحم کر ینکا تری تیغ کو جوہر نہ ملا

جان بلب کوچۂ دلدار سے آتا ہے قبول
بوسۂ لعل لب یار مقدر نہ ملا

ہمنے دیکھے دُرِ دندان تو عدن یاد آیا
لبِ رنگین نظر آئے تو یمن یاد آیا

چاہِ کنعان کو جو جھانکا تو بہت رویا مین
اپنے یوسف کا مجھے چاہِ ذقن یاد آیا

ہون وہ وحشی کہ موے پر بھی ہوا مین عریان
دفن سب کر چکے مجکو تو کفن یاد آیا

آنکھین نرگس ہین تعجب رخسار ہین گل خط سبزا
تیری چہرے کو جو دیکھا تو چمن یاد آیا

شمع سے خون کسی کا ہی مگر مدِ نظر
دیکھکر آئینہ رخ کو حلب بہول گیا
دہنِ یار کا مضمون نہ نکلا منہہ سے
یاد آئی جو کمر بہولی دہن کا مضمون
آہ کی تیر چلی تو وہ گردون کی طرف

وجہہ کیا آج جو محفل مین لگن یاد آیا
عنبرین زلف جو دیکہی نہ ختن یاد آیا
شعر خوانی مین مجھی وِردِ سخن یاد آیا
بہولی مضمون کمر ہم جو دہن یاد آیا
مجکو اسوقت جو وہ تیر فگن یاد آیا

پھر سخن کوئی زبان سے ہی نکلا نہ قبول
باتون باتون مین جو وہ غنچہ دہن یاد آیا

کچھہ نہ نکلا منہہ سے اوسکا سامنا جب ہوگیا
برق تابان ہوگئین معہ جبین رخ پر نور سے
واہ کیا درگاہ ہی تیری کریم کارساز
شکر ہم کرنی نپائی ساقیٔ گلفام کا
سر جل جلکر بنی سر چراغان رشک سے
شب کو ہنسی مین جو اوسکی دانت دکھلائی دئے

محو رخ ایسا ہوا مین فوت مطلب ہوگیا
جو حباب بحر تہا پرتو سی کوکب ہوگیا
آج جسکو دور دیکہا کل مقرب ہوگیا
حیف جامِ عمر ہی اپنا لبا لب ہوگیا
سامنا گلشن مین قدِ یار کا جب ہوگیا
اُڑ رنگِ شب تا سبا ہر ایک کوکب ہوگیا

زیر

زیر خنجر مین رہا ایسا ہی محو رخ ترا
جسم حیران ہی کہ سر مجھسی جدا کب ہو گیا

دو جہان روشن کیی ای آفتاب اوج حسن
تیری آگی ماہ کامل ماہ نخشب ہو گیا

مین وہ سرگردان وحشت ہون کہ پہرنی کو مری
لامکان روز ازل سی میرا منصب ہو گیا

مین ہون عاشق میری گستاخی پہ غصہ کیا ضرور
آنکہہ کہلائی مجہی تو نی تا ادب ہو گیا

ہو گیا معراج اپنا بعد قتل ای شہسوار
سر جو اترا زینت فتراک مرکب ہو گیا

خط سی او سروی کتابی کی سوا رونق ہوے
حسن روز افزون ہوا قرآن معرب ہو گیا

غم نہ دیکہا صبح فرقت کا مقام شکر ہی
کوچ دنیا سی ہمارا وصل کی شب ہو گیا

سایہ ہی آویزہ گوش صنم پر زلف کا
یا سیہ ای دل مری طالع کا کوکب ہو گیا

جب سی جلوہ دل مین محبوب خدا کا ہی قبول
جو صنم خانہ ہمارا تہا وہ یثرب ہو گیا

ہر طرح وصف خط یار رقم ہو جاتا
ہاتہہ اس جرم پہ کٹتا تو قلم ہو جاتا

ہجر مین تہا ملک الموت جو آتا عیسا
خضر بہی پانی پلاتا تو وہ سم ہو جاتا

دیکہی آئینہ رخسار تو بال آئی نظر
صاف آئینی سی کیونکر وہ صنم ہو جاتا

حلقئ زنجیر کی قدموں سی جدا ہو جاتی
نہ اگر پاؤں پہ صحرا مین ورم ہو جاتا

تیری عارض کی چمک دیکھکی ای کج ابرو
بدر مانند ہلال آتی ہی خم ہو جاتا

ملتی دولت جو قناعت کی تو پہر کیا غم تہا
فراغ افلاس ہی مفلس کو درم ہو جاتا

منقلب ہی مری تقدیر عجب کیا اسکا
کہ سرور آتا مری دل مین تو غم ہو جاتا

کمر یار کو موہوم ہی ٹھہرا نہ سکا
وہم بہی جادۂ صحرای عدم ہو جاتا

طوق کیا چاہیی تہا عشق جہکاتا ایسا
طوق کی طرح سی مین آپ ہی خم ہو جاتا

صید فربہ وہ مجہی جان کی بسمل کرتا
مین تو پہولا نہ سماتا جو ورم ہو جاتا

دیکہا اوس گل کی جسی بہرہ دکہائی نہ دیا
گر نظر وشت پہ پڑتی تو ارم ہو جاتا

زر کوئی ہاتہہ مین دیتا تو وہ بن جاتا داغ
رحم کرتا کوئی مجہپر تو ستم ہو جاتا

حسب دلخواہ کہلاتا مجہی غم چرخ دنی
ایک ہی بار کہین سیر شکم ہو جاتا

مجکو سودا ہی ہا سیکڑوں نشتر توڑی
دم نکلتا تو مرا خون بہی کم ہو جاتا

مین گنہگار ہوں لوسدجہ مگر بیکس ہوں
غضب اللہ کا آتا تو کرم ہو جاتا

حال خون دنی کا لکہتا تو نہ جاتا مکتوب
نامہ ہی خون کبوتر سی قم ہو جاتا

نور گھٹنی سی اودہر نار سوا ہو جاتی | داغ یہان بڑہتی اودہر حسن کم ہو جاتا

نہ جگر سی مجھی مطلب ہے نہ کچھہ دل سی قبول
عشق کا درد مری سینی سی کم ہو جاتا

جسمِ خاکی جب غبارِ کوئی جانان ہوگیا | ذرّہ ذرّہ خاک کا مہرِ درخشان ہوگیا

بام پر سی بہی نظر آیا نہ چاند اوس ماہ کو | دیکھکر ابرو ہلالِ عید پنہان ہوگیا

سنبلِ پیچان ہوا زنجیر پا ای سروِ قد | باغ مین پہونچی جو ہم وحشی تو زندان ہوگیا

نالہ بلبل سُنین کیا خاک ہم شوریدہ سر | نکہتِ گل سی دماغ اپنا پریشان ہوگیا

جس سی پی لی اوسکو دیکہا وہ زلیخا بن گئی | جس خرابی مین وہ گزرا مصر عنوان ہوگیا

خاک بہی جسمِ سوختہ کی تر نہ اوس سی ہو سکی | پانی پانی شرم سی آ آ کی باران ہوگیا

اشک بہنی سی بہت ہنسنی مین ثابت ہوا | جو بہت خندان ہوا آخر وہ گریان ہوگیا

پہینکی کپڑی تن کی پہونچی ایامِ بہا | اندنون مین نخل بہی ہر ایک عریان ہوگیا

طالبِ درمان ہوا جب دل تو پایا اور درد | جب خوشی چاہی تو غم سینی مین مہمان ہوگیا

دوست ہم سمجھی جسی اپنا وہی دشمن ہوا | دل ہی آخر سینۂ سوزان کو پیکان ہوگیا

اسقدر چہرہ کا نمک اوسنے ہمارے زخم پر
بھر گیا ناسورِ دل خالی نمکدان ہوگیا

کیون نہ بھٹکی قافلہ آگے ہون مین گم گشتہ راہ
دم بخود نالی مری سنکر حدی خوان ہوگیا

ذرہ ذرہ عکس روی یار سی روشن ہوا
قبر پر جس رات وہ آیا چراغان ہوگیا

یادِ دندان مین بہی ذراتِ صحرا رشکِ دُر
عشقِ لب مین سنگریزہ لعلِ بدخشان ہوگیا

آنسوؤن سی غسل وہ دیتا ہی دامن سی کفن
سر جدا جب ہوگیا تن سی تو سامان ہوگیا

سر سی جو تنکا اُتاری اوسکا ہی احسان ہی
سر اُتارا تن سی کیا قاتل کا احسان ہوگیا

آمدِ فصلِ بہاری کا اثر دیکھا اے جنون
ٹکڑی ٹکڑی خود بخود میرا گریبان ہوگیا

چاند سی چہرہ پہ آیا اوسنے جبکہ زلفین کھول دین
اوسکی زلفون سی زیادہ مین پریشان ہوگیا

دشتِ غربت کی ہی چل کر سیر کرلو اے **قبول**
اب بہت باغِ وطن مین دل پریشان ہوگیا

لاشے پہ صدقے آن کی جانا نہ ہوگیا
جب شمع گل ہوی تو وہ پروانہ ہوگیا

وہ شمعین میری یار کی ہین پانچون انگلیان
چھلا ہی پور پور کا پروانہ ہوگیا

بہ ہی اشک ہجر مین تو آب مل گیا
لب تک جو پہنچا لختِ جگر دانہ ہوگیا

ساغر ہی ٹوٹی اُڑ گئی ہر اک بطِ شراب
بربادِ میری اُٹھتی ہی میخانہ ہوگیا

وحشت ہی آئی ہجر مین اسد جب آئی پری
مجکو طبیب دیکھکی دیوانہ ہوگیا

آئینہ چاک چاک ہوا تار تار سے
جب اوسمین عکسِ زلف پریشانہ ہوگیا

گردش ہماری ستی طالع کی کب مٹے
جب اُڑ کی پہونچی چرخ پہ تہخانہ ہوگیا

بیہوش کردیا ہی مجھی ساقی نی دیکھ کر
جامِ نگاہِ مست سے پیمانہ ہوگیا

ہم جس جگہہ سی اُٹھ گئی سمجھی اوسی سرا
جا بیٹھی جس زمین پہ کاشانہ ہوگیا

زنجیرون مین کیا مجھی محبوس یار نی
آزادِ قیدِ غم سی یہہ دیوانہ ہوگیا

شبنم کی ساتھ گر گئی پرواز گل تمام
ہم باغ مین جو آئی تو ویرانہ ہوگیا

کیون کر نہ خونِ دل سی ہو لبریز جامِ چشم
وہ شیشہ بنگیا ہی یہہ پیمانہ ہوگیا

شکل اوس صنم کی چار طرف جلوہ گر ہوئی
کعبہ مری پہونچتی ہی بتخانہ ہوگیا

حسرت مجھی بہت لبِ معشوق کی رہی
کم زور تیر جسم مین پرخانہ ہوگیا

انگورون پر نگاہ جو اوس مست کی پڑی
شیشہ شراب کا وہین ہر دانہ ہوگیا

کب بالخورہ ابروِ قاتل مین ہی عیان
اس تیغ مین نمود یہہ دندانہ ہوگیا

کب ہی مہا سہ آئینہ روی صاف پر | عکس سرشکِ گرم پڑا دانہ ہوگیا

بیدردی اوسکی دیکھو کہ نیند آگئی وہین
دردِ دلِ قتول اوسی افسانہ ہوگیا

آزار عشق سلب مین گرفتار کردیا | مجکو مرے مسیح نی بیمار کردیا
ضعفِ بصر نی تالغ دیدار کردیا | آخر غبارِ چشم کو دیوار کردیا
اندہا ترے جمال نی ای یار کردیا | خورشید نی نظر مین جہان تار کردیا
ایسا رُلا رُلا کی اب ہا مجہی زار کردیا | ساری بدن کو آنسوونکا تار کردیا
داغِ فراق وصل سی اوسنی مٹا دئی | ویران ایک گل نی یہہ گلزار کردیا
دیکہو طلسمِ تیرِ نگہہ اے کمان کشو | دل پر لگا تو صورتِ سوفار کردیا
تمنی نہ ہم مریضون کو دیکہا تو کیا ہوا | ہمنی تمہاری آنکہہ کو بیمار کردیا
تیزاب سی بہی اشک کی تیزی گذر گئی | الٹ قطرہ جس جگہہ پہ گرا غار کردیا
دل ڈوبنی سی عشق کی دریا مین بچ گیا | بیڑا مرے خدا نی مرا پار کردیا
تو باغ مین جو آیا تو قمری کی واسطے | سروونکو عشق قد نی ترے دار کردیا

اُس شعر گو کو سانپ کی کاٹی کی لہر تھے
جسنے کہ گیسوؤنکو ترے مار کر دیا

اُسکی نظر پڑی یہہ نہیں جانتا مگر
نیزہ اُسینے دل سے مرے پار کر دیا

اللہ رے تیرگی جو کھلی کاکلِ سیاہ
محشر کا روز رشکِ شبِ تار کر دیا

جس شب کو وصل خواب میں اوس سے ہوا نصیب
اگر مجھے رقیب نے بیدار کر دیا

دُنیا میں نخلبند حقیقی کی فیض سے
گُل اوسکو کر دیا تو مجھے خار کر دیا

بھولی ہوئی تھی جو وہ ہمیں یاد آگیا
جامِ شرابِ ناب نے ہشیار کر دیا

نیند ایسی اُڑ گئی ہے کہ سویا اگر کبھے
آواز پای مُور نے بیدار کر دیا

تیر ایسے مارے بات کی فرصت نہ اوسنے دی
میری لبوں کو بھی لبِ سوفار کر دیا

جھانکی نہ تا رقیب اوسے میں اس لیئے
تیلی سے بند روزنِ دیوار کر دیا

تقسیم نور و نار جو اوس سمت سے ہوئے
نور اوسکو کر دیا تو مجھے نار کر دیا

تیر اتنے کھائے ہیں کہ نہیں چوکتے ہو تم
میں نے تمہارے ہاتھہ کو طیّار کر دیا

اب سر ہا ہے جسم کی اوپر نہ سر میں درد
قاتل نے مجکو خوب سبکبار کر دیا

پگھلی نگاہِ گرم سے والی عقیق کے
تسبیح کو بھی آپنے زنّار کر دیا

اب اپنی مرگ و زیست بقول اوسکی ہاتھہ ہے
جانان کو مینے جان کا مختار کر دیا

جو کچھہ مانگا ترے سے ہی ای فرخی کرم پایا
خوشی چاہی خوشی پائی الم چاہا الم پایا

لگاوٹ مین بہت سرگرم پہلی ای صنم پایا
مرا اب تیر لگا جب دم نکلنے صاف دم پایا

روان رفتار کی وصفون مین خامہ ای صنم پایا
زبانِ کلک کو توصیفِ ابرو مین قلم پایا

عزیز ای یوسف ایسا ہی محبت کا ترے سودا
ملا جب داغ سینے کو تو ہم سمجھے درم پایا

اگر چشمِ زلیخا سے ہی دیکھا ہی حسینون نے
ترے آگے نہایت حسن مین یوسف کو کم پایا

زمانیکی نظر آنے لگی سیر ایک ساغر مین
گیا میخانے مین جب مین تو مینے جامِ جم پایا

قدح باناں ضعیفی مین زیادہ کیون نہ قاتل ہو
غضب ہی سیف نے تیغِ صفاہانی کا خم پایا

نہین معلوم کافر ہی مرا دل یا مسلمان ہے
چراغِ دیر دیکھا ذرّہ خاکِ حرم پایا

سرور ایسا ہوا مجکو نہین پہولا سماتا ہون
ملا بوسہ دہن کا یا گلِ باغِ ارم پایا

قلم سر ہو گیا لیکن نہ سر کا پاؤن آگے سے
وفاداری مین مجکو یار نے ثابت قدم پایا

تواضع اہلِ دنیا کی بشر کو قتل کرتی ہی
مثالِ تیغ دیکھا ہمنے اوسکو جسکو خم پایا

دہان

دہانِ تنگ کا لیتی ہی بوسہ ہم ہوی آخر
اثر مین نوشدارو کی لبِ جانان کو سم پایا

لگا دیکھی جو مین تیری خوشی سی دم ہوا راہی
بیکار ہی روح ہمنی جادۂ ملکِ عدم پایا

جب اپنی دلکو دیکھا عشق مین مجنون سی افزون تہا
وفا مین جب تجہی تو لاہت لیلی سی کم پایا

قبول اب کیون نہ لکہی وصف خط و خال جانان کی
ہر اک زلفِ سیہ سی اوسی لکہنی کو قلم پایا

جب کہا مینی وہ مطلب مری دل کا نہ ہوا
مجہسی شرما کی کہا کیا نہ ہوا کیا نہ ہوا

بوسۂ لب کا تصور مجہی کیا کیا نہ ہوا
حیف بہرِ طلبِ بوسہ وہ دہن وا نہ ہوا

واعظا اوسکی گلی خلد ہی کیا خلد سی کام
سایۂ قد ہی اگر سایۂ طوبا نہ ہوا

مثلِ بلبل مری اوپر کیی نالی سب نی
مجکو اوس گل سی ملال ای کوئی ایسا نہ ہوا

کجیٔ بخت سی عیسیٰ ہوی ہی اپنی قاتل
مین شہیدِ لبِ جانبخش ہوا یا نہ ہوا

ای پری مانی و بہزاد پٹکتی رہی سر
روی یوسف پہ تصویر کا گردانہ ہوا

چہالا راہِ طلبِ یار کا تلوی مین جو ہی
نور مین سامنی اوسکی یدِ بیضا نہ ہوا

بوسہ مانگا نہ گیا خوف سی دیکہا جو دہن
دہنِ تنگ کہلا قفلِ دہن وا نہ ہوا

پہلیاں جب تری الیکی نظر آئین مجھی — کب مری رخ پہ روان اشک کا دریا نہ ہوا

حورین گھیری ہوئی ہین مجکو مگر دل ہی وا اوس — خلد مین وہیان یہی ہی ترا کوچا نہ ہوا

خواب عشاق کو آجاتا ہی سنتی سنتی — لیا ہی دل چسپ مری عشق کا افسانہ ہوا

خاک جل جل کی ہوا کی نہ مگر اُف مینی — شکر ہی زمرۂ عشاق مین رسوا نہ ہوا

ہو گیا مجکو جنون آہ اسی حسرت مین — اوس پریکا مری سر پہ کبھی سایا نہ ہوا

مجھسا پتنبہ دہن ابتک نہ ہوا خلق کوئی — تجھسا غنچہ دہن ای گل کوئی پیدا نہ ہوا

سنگ سن اپنی پرائی ہوی مجھہ مجنون پہ — تو جو اپنا نہ ہوا پھر کوئی اپنا نہ ہوا

تجکو دیوانی نی دیکہا تو اوسی ہوش آئی — مجکو ہشیار نی دیکہا تو وہ دیوانہ ہوا

رخ پر نور سی جانان نی اوٹہائی نہ نقاب — جبتلک آنسوونکا سامنی پردانہ ہوا

لب ہر اک نکہہ تری ہجر مین قلزم نہ ہوی — لب ہر اک قطرہ تری یاد مین دریا نہ ہوا

ای پریرو مری نقصان سی ترا نکلا کام — چاک آئینۂ دل ہو کی تراشا نہ ہوا

جز و جہرکا ہوا اب نہین ہونیکا جدا — خال شمع رخ پر نور کا پروانہ ہوا

حیف مین عہد جوانی سی ہوا ایسا خم — عمر بہر بار غم عشق سی سیدھا نہ ہوا

سبزئی سبزۂ گوش آنکھون مین گو تیر گئے
سبزِ خط پر تری سرسبز یہہ سبزا نہ ہوا

نہ پڑا جام پہ شاید تری آنکھونکا عکس
ساقیا آج بھی مجھی نشۂ صہبا نہ ہوا

لب جگر خون ہوا عشق مین ای غیرتِ گل
دل مرا داغون سی کب لالۂ حمرا نہ ہوا

باتون باتون مین بسر ہو گئی شب وصل کی
صورتین لاکھہ بندھین وصل کا نقشا نہ ہوا

مینی جو کوچۂ محبوب کے دیکھی ہی فضا
شرم سی میری لئی خلد کا در وا نہ ہوا

عارفو پیشِ نظر وحدت و کثرت ہی ایک
گو لبا اشک مری آنکھہ مین دریا نہ ہوا

جب درِ خلد کھلا مینی یہہ افسوس کیا
درِ جانان درِ جنت کے طرح وا نہ ہوا

نظم کے جلد بھبت مینے ہر ایک بیت قبول
ریختہ پختگی نظم مین اچھا نہ ہوا

کوچۂ قاتل کبھی ای راہزن ملجائی گا
بعد مردن بلبلِ جان کو چمن ملجائی گا

کیا عجب گر باغ مین دیکھون دہان و لب تری
برگ گل سی ہونٹھہ غنچی کو دہن ملجائی گا

وحشتی عریان ہون پر آئی اگر موت اوس جگہہ
خاکِ کوئی یار سی مجکو کفن ملجائی گا

سیرِ گلشن کو اگر وہ ترک جا نکلا کبھی
خاک مین سروِ چمن کا بانکپن ملجائی گا

دشت مین بہی تری آنکہونکا تصور ساتہہ ہی
دونی وحشت ہوگی گر کوئی ہرن ملجائیگا

طی نہین ہوسکتا مجہسی وادئی اُلفت ترا
خضر سمجہونگا اوسی گر راہزن ملجائیگا

آکی وہ آہین جو نکہین ہوگیا دو نا مرض
سمجہی ہتی ہم بوسۂ سیبِ ذقن ملجائیگا

مجکو جان بخشی کا پروانہ ملی عاشق ہون مین
گیا جلادینی سی شمع انجمن ملجائیگا

وصل مین کہتا ہی وہ دل دل سی ملنا ہی محال
لب سی لب سینی سی سینہ تن سی تن ملجائیگا

سونگہتی ہی جان دونگا نکہتِ گُل کی طرح
اپنی یوسف کا جو مجکو پیرہن ملجائیگا

پھر نہ اُٹہونگا وہان سی عمر بہر مین ای قبول
عشقِ گیسو مین اگر دشتِ خُتن ملجائیگا

چمن کو مقتل ای سروِ خرامان پھر کیا ہوتا
ہزارون ذبح ہوتی عزمِ بستان ہی کیا ہوتا

جنون کی قید سی چہٹنی کا سامان پہر کیا ہوتا
اُلمندون مین اسیرای لفِ پیچان پھر کیا ہوتا

نہ ہتکڑیون مین ہی ہاتہہ تو فصل بہاری مین
گریبان چاک ہمنی تا بدامان پہر کیا ہوتا

گئی دوری کہی لیکن ہا محرم مین گریان
مری جانب کو رُخ ای جامِ خندان پہیر کیا ہوتا

وہ جوشِ وحشت اکی سال ہی وحشی حذر کرتی
جو ہمنی اجنغوبن عزمِ بیابان پہر کیا ہوتا

جوہوکر

جو ہو کر تنگ نالو نسی نہ سینی سی نکل جاتا — غم دلدار کو تو دل مین مہمان پہر کیا ہوتا

وہ پہلی کس لیی خوش تہا خفا اب کیون ہوا ای دل — صفائی اوس سی ہو جاتی وہ سامان پہر کیا ہوتا

اگر جوشِ جنون صحرا کی جانب تو نہ لیجاتا — تو ہمنی ای پری آباد زندان پہر کیا ہوتا

لبِ معشوق سی افزون مژہ کی پیکان مین لذت ہی — رخ اپنا سوی دل ای تیرِ مژگان پہر کیا ہوتا

جو مٹتا داغ فرقت نام روشن اور بہی ہوتا — منور دل مرا ای ماہ تابان پہر کیا ہوتا

مجہی بوسہ پری دو دوسری بہی گال کا دیتا — اگر تم تہی سخی احسان پر احسان پہر کیا ہوتا

حسینانِ وفادار اب بہی ملجاتی تو ای واعظ — دلِ صد چاک داغون سی گلستان پہر کیا ہوتا

جو وہ سرو روان طوقِ گلوگیر اب نہ پہناتا — تجہی خاموش تا ای مرغِ خوش الحان پہر کیا ہوتا

بہگا کر ابر کو ہر دم اشارہ چشمِ تر کا ہی — ہمارا سامنا ای ابر باران پہر کیا ہوتا

جلا ای دیتی ہی نارِ فراق اب خانہ دل کو — علاجِ داغِ ہجر ای وصلِ جانان پہر کیا ہوتا

رقیب آیا ہی اوس کوچی مین ای دل ڈر کی مر جاتا — اُٹھی نعرہ تو ای شیرِ نیستان پہر کیا ہوتا

ہوا ای بیوفائی گر گلون کی بہول جاتی ہم — تو فصلِ گل مین عزمِ سیرِ بستان پہر کیا ہوتا

نہ لیتی بت اگر کی بار مینی سیر حلقہ لب کی — مجہی خوش بوسہ دیکر لعلِ خندان پہر کیا ہوتا

مری محبوب کو مہر و وفا پہلی عطا کرتا
جھی پیدا جہان مین نئی دان پہر کیا ہوتا

مری کاندہی پہ دہر کرہا تہہ اٹھتا ای پیکیر
مری ہر مونڈہی کو تخت سلیمان پہر کیا ہوتا

جو بہولی تہی تری گیسو تعو خال اپنی کہا جاتا
مجھی تلقین کفر ای نا مسلمان پہر کیا ہوتا

بہارِ داغہای سینہ ابتک یاد ہی مجکو
مرادل ای فلک رشک گلستان پہر کیا ہوتا

قبول اس ضعف مین سیر گل و سنبل جو چاہی ہی
خیال چہرۂ خط حسینان پہر کیا ہوتا

ای ضعف دل یہہ حسرت و ارمان مین رہگیا
دستِ جنون الجھکی گریبان مین رہگیا

رکہتا نہ ایکجا لب و دندانِ یار نی
مین گہہ عدن مین گاہ بدخشان مین رہگیا

اُس لاغری مین چہوٹا کہ چہوٹا مرا رفیق
گردن کا طوق خانۂ زندان مین رہگیا

کوچی مین اوسکی لاشہ ہی قاتل کی پاس دل
دہبا لہو کا خنجرِ بُرّان مین رہگیا

سب ہین وفای بلبل جانباز کی مقر
ذکرِ جفای گل چمنستان مین رہگیا

لایا چہڑکنی وہ تو یہہ ابہرا ہمارا زخم
آخر ملانِ زخم نمکدان مین رہگیا

موسون ہی ایسی آہ کہ کہینچی جو باغ مین
نالہ گلوی مرغ خوش الحان مین رہگیا

سلطان

سُلطان مصر حسن خداداد سی ہوئی
یوسف کا نوکر خواب سا کنعان مین رہگیا

دُرِّ نجف مین بال ہی نکلی گا کس طرح
ڈورا خلال کا تری دندان مین رہگیا

شکوہ بہت لکھا ہی رقیبونکا ای پری
دیوونکا تذکرہ مری دیوان مین رہگیا

دل پسلیون مین خاک ہوا آہ گرم سی
آخر یہہ شیر جل کی نیستان مین رہگیا

بی نور کیون نہ دیدۂ نرگس ہو باغبان
نورِ نگاہ نرگسِ جانان مین رہگیا

ہم کس سی پوچھین وہ دہن مین پہنسا ہے دل
اپنا خضر تو چشمۂ حیوان مین رہگیا

اُٹھا شبِ فراق مین اکشب جو دود آہ
دنبالہ وہ آج تک مہِ تابان مین رہگیا

نکلا نہ اپنا دل ذقن یار سی کبہی
یوسف ہمارا چاہِ زنخدان مین رہگیا

جز حرفِ عشق طفلِ حسین یاد کچہہ نہین
مجموعہ اپنی دل کا دبستان مین رہگیا

سر لیگیا وہ کاٹ کی خنجر سی ای قبول
لاشہ تڑپ کے گنج شہیدان مین رہگیا

رقم ہو وصف کس سی آفتابِ روی تابانکا
ستارا بنگیا ذرّہ ہر اک ماتہی کی افشان کا

خطِ ریحان جانان مین جو ہین خالِ سیہ دیکھی
مریضِ عشق کو دینا ہوا اشک تخمِ ریحان کا

جنون جب سے ہوا ہی مجکو تیری جانبِ پر
رفو کرنی نہ پایا تار بہی کوئی گریبان کا

اڑا لی آنکہہ سے موتی دُرِ دندانِ جانان نی
کیا منہہ زرد لعلِ یار نی لعلِ بدخشان کا

رُخِ گلرنگ پر مرتی ہین ساری گل گلستان مین
ہوا ہی سنبلِ پیچان کو سودا زلفِ پیچان کا

کہول مین نہ تہا کیا عشقِ جانان سی ہوی خلوت
غذا کیسی مین بہی تو ہوا ہم سی نہ مہمان کا

اُچک جانا ہی آسان سینہ کا دینا ہی ممکن ہے
کیا کیون باغبان نی بند دروازہ گلستان کا

پہرا محروم اسکندر تو بس مطلب ہے ہاتہ آیا
کہ پیچا پہر انسان ہی تجسس آبِ حیوان کا

زمین پر پاون کہکر کیون نہین چلتا ہی او ظالم
ادب کرتا ہی بعد از قتل کیا خاکِ شہیدان کا

تری آنکہونکی صدقی کسقدر محوِ حیرت ہین
ہوا آئینہ بہی حیران تری چشمِ حیران کا

سکہایا عشقِ سنبل نی ہماری نخلِ قامت کو
دکہایا کاکلِ پیچان نی نقشہ عشقِ پیچان کا

قضا پہرتی نہین اور بی قضا قاتل نہین آتا
عبث دروازی پر آی منعور کہنا ہی مربان کا

اُڑی بجلی تمام آنسو بنی آتش کی پرکالی
تصور آگیا رونی مین جسدم لعلِ خندان کا

روان ہین تیر سینی لی بہت مشکل ہی ضبط انکا
پہٹا سینہ اگر عیسی نی ہو ٹونکو مری ٹانکا

اگر کہولی ہوی گیسو وہ نکلا سیر گلشن کو
خزان ہو جائیگا فی الفور عالم سنبلستان کا

کوئی یوسف گرا ہی شیفتہ ہو کر ضرور اسمین | کہ جلوہ ہی تری چاہِ ذقن مین چاہ کنعان کا

قبول آخر نکل کر روح پہونچی باغ جنت مین
نہ کہولا ظلم سی ظالم نی گو در اپنی زندان کا

وہ صنم مہندی لگی ہاتہون سی کیا لیجائیگا | دل چُرا کر دیکہنا دزدِ حنا لیجائیگا

آئیگا قاتل تو مجہہ گریان سی کیا لیجائیگا | آبِ اشکِ گرم مین خنجر بجہا لیجائیگا

سو کہہ کر تنکا ہوا اب کوی جانان مین مجہے | یا ہوا لیجائیگی یا کہربا لیجائیگا

کشتیٔ دل عشق کی دریا مین طوفانی ہوئے | ناخدا کیا ہی کناری پر خدا لیجائیگا

عشق پریونکا شِستِ اپنی دکہا دیگا اگر | دیو آکر قاف مین مجہکو اُٹہا لیجائیگا

دیکہنا ہو جائینگی طالع اگر میری رسا | میری گہر سی آپ وہ مجہکو بلا لیجائیگا

روح پہڑکی جاتی ہی ہر ہر کٹوری دیکہکر | بازِ دل انگیا کی چڑیا کو اُڑا لیجائیگا

جی اُٹہا گر حکمِ خالق سی تو مقتل مین مجہے | لاکہہ بار اوس تیغِ بُرّان کا مزا لیجائیگا

قبر کیسی بعد مُردن بہی جو رونا ہی یہی | میرا لاشہ اشک کا دریا بہا لیجائیگا

ای سگِ جانان پہونچ ورنہ سعادت جانکہ | ہڈیان میری کوئی دم مین ہما لیجائیگا

آئیگا تو گل کریگا شمع کو وہ ماہ رو
پہول ساری آرسی تب سی اُٹھا لیجائیگا

عشق تیرا پرا سی جب دے چکی گا ای پری
حسن تیرا طائرِ دل کو اُڑا لیجائیگا

جز دُرِ مضمون دُر و یاقوت پاس اپنی کہان
چور گہر مین آئیگا میری تو کیا لیجائیگا

خالی ہوویگا نہین ہرگز خزانہ طبع کا
دُرِ معنی گو دُرِ مضمون چرا لیجائیگا

دل کا سودا کب بنا اوس سی گران یہہ جنس ہے
پہیر دیگا گاہ گہہ وہ بی وفا لیجائیگا

زیر ابرو لائیگا اکدن ضرور آنکہوں کا عشق
تیغ کی نیچی مجہی آہو لگا لیجائیگا

جیتی جی جو صاف رکہیگا دل اپنا خلق سے
آئینی کی شکل ساتہہ اپنی صفا لیجائیگا

سر کٹا پر کوی مٹتی ہی مری سر رشتگی
اب کوئی بہرِ فلاخن سر اُٹہا لیجائیگا

قتل کرنی کو جو پکڑی گا رقیب روسیاہ
دیو سی مجکو پری پیکر چُہڑا لیجائیگا

ہی وہ داغِ آتشین اپنا کہ جس سی حشر مین
آفتاب آکر چراغ اپنا جلا لیجائیگا

عاشق جانباز ہون مین لاکہہ بار ہی جاؤنگا
اُبتلک وہ اپنی کوچی سی نکالی جائیگا

صاف سن ناصح یہہ منت ہی کسیکی عشق کی
طوقِ گردن اب وہی آکر بڑہا لیجائیگا

مرگ آپہنچی مگر ممکن نہین تدبیرِ وصل
گور مین بیمار دردِ لا دوا لیجائیگا

مرگ کی پنجی سی چہوٹا چشمِ جانان دیکہہ کر ‏ ‏ اُب یقین تہا شیر سی آہو چہڑا لیجایگا

جان کی ڈر سی نہین جاتا ہی قاصد ای قبول
میرا نامہ یار تک پیکِ صبا لیجایگا

شعبان تک نہ ٹوٹی کہین دورِ جام کا ‏ ‏ شہرہ ہی آمد آمدِ ماہِ صیام کا

وہ صیدِ ناتوان ہون کہ منقار گہس گئی ‏ ‏ پہندا کہلا نہ ایک بہی گیسو کی دام کا

بی شک یہہ خالِ عارضِ تابان کا عکس ہی ‏ ‏ دہبا کبہی نہ جایگا ماہِ تمام کا

ایجان ٹہیک ٹہیک یہہ چلتا ہی تیری چال ‏ ‏ انداز کبک نی بہی اُڑایا خرام کا

خالِ سیاہ خط نی کیا خلق کو شہید ‏ ‏ چنگیز خان سی بڑہ کی یہہ حاکم ہی شام کا

عاشق کی کس طرح سی سائی ہو وسن چکہہ ‏ ‏ زینہ برنگِ عرش نہین اونکی بام کا

مین تو اسیرِ زلف ہون رخ سی غرض نہین ‏ ‏ کیا کام مجکو صبح سی قیدی ہون شام کا

پیری مین روح کیون نہ کری جسم سی سفر ‏ ‏ جب صبح ہو گئی تو محل کیا مقام کا

ایجان اپنی کوچی مین تو رکہہ قبول کو
اِک روز کام آیگا عاشق ہی کام کا

کلام صدق کا مسکن کبہی دہن مین نہ تہا
وفا کا حرف کوئی یار کی سخن مین نہ تہا

مآل مین گو برابر ہی وسعت و تنگی
یہہ خوش قفس مین ہون گویا کبہی چمن مین نہ تہا

کمال جلکی گئی منکر و نکیر ای جان
بغیر آتشِ عشق اور کچہہ کفن مین نہ تہا

وہ آیا فاتحہ کو پہونچا کوی یار مین مین
کفن تو تہا مگر افسوس مین کفن مین نہ تہا

طریق عشق سی بہکا کی کبہی پہونچا یا
دلِ خضر مین جو ہی پہیر راہزن مین نہ تہا

نگہہ سی مارکی زندہ نہ کرنا تہا منظور
وگرنہ آبحیات آپکی دہن مین نہ تہا

تمہین حنا کی بہار اپنی رونگی دیکہے
وہ کون دانت تہا آئینہ جو دہن مین نہ تہا

حسین ہو چکی ہین آگی سب تری مفتون
بہلا وہ کونسا یوسف چہِ ذقن مین نہ تہا

ہمیشہ چہرہ روشن کی پیچہی زلف رہے
یہہ چاند وہ ہی کہ ہرگز کبہی گہن مین نہ تہا

تمہاری آنکہہ کی کیا یہہ بہی ہو گئی مفتون
کہ ایسا عالمِ وحشت کسی ہرن مین نہ تہا

تمہاری زلف کی بو پر سب آہو آئی ہین
اٹہا نکا مشک ہرن بہی کوئی ختن مین نہ تہا

نہ پوچہا حیف ہی جہوٹہون بہی تو علی ای ساقی
مگر قبول ہی اک تیری انجمن مین نہ تہا

سحر ہی آنکھونپہ ہونا ابرو خمدار کا — پھول سی نرگس کی پہل پیدا ہوا تلوار کا

عشق ہی ناوان و داناکو اوسی دلدار کا — سلسلہ کچھہ ایک سا ہی سبحہ و زنار کا

بکہری زلفون مین عجب جلوہ ہی چشمِ یار کا — سنبلستان مین مگر آہو پہنسا تاتار کا

اُڑتی ہین سر سبز چوب خشک کو جانباز عشق — کسقدر منصور سی ٹھہرا ہوا ہی دار کا

قرب سی بد پاک طینت کو نہین ہوتی گزند — دامنِ گل نی کبھی صدمہ نہ دیکھا خار کا

میری آنکھون سی صنم طوفان دریا کا نہ جوڑ — پاٹ جیحون کا ہی پردہ چشم دریا بار کا

یادِ رفتارِ صنم مین آتشِ غم ہی غذا — دل مرا اپنی رو ہوا ہی مرغِ آتش خوار کا

ٹپکیں سر عالم اچھا ہوگا مین مجنونِ عشق — ای پری مجھپر ہوا سایہ تری دیوار کا

چال تیری سی نہین آتی تو جلتا ہی مدام — آگ کا کہانا بجا ہی مرغِ آتش خوار کا

دی سکندر آئینہ و کہلا کی اور ونکو فریب — دیکھنی والا ہون مین آئینہ رخسار کا

وحشی عریان کو سیری اچھی زخمونسی کہان — تن ہی ای سفاک طالب زخمِ دامن دار کا

تیری سی وی سرخ پرسودا جو ہو گلزار مین — پاس ہی بہر گِل بھی ہی نشتر خار کا

حسن ہی یون سی زیادہ ہی بتانِ ہند مین — طائرِ دل صید ہوگا رشتۂ زنار کا

نیشِ غم مدت سے کھائی ہین الم اک کیا قبول
مثلِ ماہی جامۂ تن ہی ازل سے خار کا

ذرا صدمہ ہوا تو آنکھ سی دل کا لہو نکلا
شکستہ تھا مکان بس ایک ہی چھینٹے مین جو نکلا

بہت نازان تھا اپنی نور پر دھبا لگا او سمین
چمک کر ماہِ کامل جبکہ تیری روبرو نکلا

گریبان پھاڑ کر میرا جنون کیا تیری ہاتھ آیا
بہت پیوند نکلی اور ان مین بھی رفو نکلا

وہ مینکش ہون کیا جب محتسب نی چاک سینی کو
لہو کی بدلی می نکلی عوض دل کی سبو نکلا

نہ اب بھی رحم تو کھائی تو یہہ دور از مروت ہے
عوض نالی کی سینی سی دلِ پر آرزو نکلا

دل دیوانہ اپنی جان کا دشمن ہوا آخر
محب سمجھی تھی جسکو ہم وہی اپنا عدو نکلا

نکل لاشہ اوٹھانی اب تو کھٹکا مٹ گیا تیرا
بدن سی جان نکلی پر نہ اپنی گھر سی تو نکلا

گرہ زلفِ سیہ کی کھولتی ہی شب ہوئے ظاہر
سحر ہونی لگی جب گھر سی وہ خورشید رو نکلا

ہزارون صدمے کھینچی پر نہ کچھہ مطلب ہوا حاصل
تری کوچی سی ہین ای جان جان پر آرزو نکلا

یہہ معنی دل مین گھر کرنیکی ہین اللہ ری لحسیبی
مرا دل سینی سی نکلا مگر دل سی نہ تو نکلا

ہوا نقصان میری جان کا اور تو رہا پیاسا
مسیح ای قتل تبا کتنا مری دل مین لہو نکلا

جسے سمجھا تھا میخانہ نظر آئی مجھے مسجد
جسے ابریقِ مے جانا تھا وہ ظرفِ وضو نکلا

صفائی گوہرِ دندان کی دکھلائی تبسم سے
قبول اوسکی نظر مین شکر ہے با آبرو نکلا

تری مژگان کی زخمونکا اٹھانا ہو نہین سکتا
دلِ پُرداغ تیرونکا نشانا ہو نہین سکتا

ترا دیوانہ ہون مین اے پری لیکن وہ عاقل ہون
مقابل ایکدم بہلول دانا ہو نہین سکتا

نظر قطرے پہ کی تونے تو ایسی آبرو بخشے
کہ اوسکی سامنے موتی کا دانا ہو نہین سکتا

خطِ شوقیہ لکھتے لکھتے آخر پڑ گیا ایسا
کہ ماری بوجھ کی قاصد روانا ہو نہین سکتا

پریشان اس لیے چہرے پہ رہتی ہین تری زلفین
کہ نازک ہاتھ مین اے جان شانا ہو نہین سکتا

وفا دکھلاؤن تمکو عشقِ صادق تم پہ روشن ہو
مگر افسوس ہستی آزمانا ہو نہین سکتا

کہان تک عشق کی تعلیم دون فرہاد و مجنون کو
کہ مجھسے عمر بھر لڑکی پڑھانا ہو نہین سکتا

کہو نگا حشر کو مین محضرِ خون تمکو دکھلا کر
کہ میری خون کا اب کچھ بہانا ہو نہین سکتا

لگین تیر و سنان لاکھون کرون اُف بھی نہین لیکن
تری مژگان دلکش کا نشانا ہو نہین سکتا

قبول اوس بت کے دل مین رفتہ رفتہ ہو چلا تھا گھر

مگر اب ضعف سی اوس در پہ جانا ہو نہین سکتا

دل آتشِ فراق نی اخگر بنا دیا | سینی کو دل کی واسطی مجمر بنا دیا
عارض کو بدر خال کو اختر بنا دیا | اوسنی بہرِ حُسن کو زیور بنا دیا
مُنہہ اپنا آئینے کو دکھایا جو یار نے | میری طرح سی اوسکو بہی ششدر بنا دیا
رشتہ ہے تن مرا گہرِ اشک کے لیے | ایسا فراقِ یار نے لاغر بنا دیا
دہویا جو اپنی گیسوِ خوشبو کو یار نی | چشمی کو رشکِ چشمۂ عنبر بنا دیا
میرا تنزل اوسکے ترقی کا ہی سبب | دل دیکی مینی یار کو دلبر بنا دیا
اوس بُت کی لبکو کہتی ہین شاعر کہ لعل ہی | مضمون نہ ہاتہہ آیا تو پتّہر بنا دیا
وصفِ دہن مین شعر جو لکّہی ہوی کتاب | طبعِ روان نی نقطی کو دفتر بنا دیا
اوس شعلہ رُو کی وصل سی ہی زندگی مری | سوزِ جگر نی مجکو سمندر بنا دیا
دو آئینی ہین پاس تری اور وہان تہا ایک | گالون نی تجکو رشکِ سکندر بنا دیا
میخوار کون آتا ہی گلشن مین ای نسیم | غنچونکو تو نی آکی جو ساغر بنا دیا
سُلطانِ مُلکِ عشق ہون کیا احتیاجِ تاج | گردون نی آفتاب کو افسر بنا دیا

خود

خود اُڑ کی پہونچا کاغذِ بادی کی رنگ سے ‏ ‏ نامیکو شوقِ دل نی کبوتر بنا دیا
آتش رُخون نی سنگ کو آئینہ کر دیا ‏ ‏ دل تھا جو آئینہ اوسے پتھر بنا دیا

غوّاصِ بحرِ فکر ہوی جب ہم ای قبول
مضمون جو مِلا اوسی گوہر بنا دیا

سرِ بالین جو دمِ نزع وہ قاتل ٹھرا ‏ ‏ جان سی آگئی سینی مین مِرا دل ٹھرا
قاتلا صبر ہر اِک طرح سی مشکل ٹھرا ‏ ‏ روح تڑپی وہین مرکر جو بیہہ بسمل ٹھرا
عکسِ ابرو نی فلک پر مہِ نو دکھلایا ‏ ‏ عارضِ یار کا پرتو مہِ کامل ٹھرا
مِری اشکون سی کہین نوح کا طوفان نہ آئی ‏ ‏ اپنی کشتی کو ذرا تو لبِ ساحل ٹھرا
ساتہہ ناقی کی ہی نالان دلِ پرشور بہنا ‏ ‏ جرسِ قافلۂ یار مِرا دل ٹھرا
خون تھکوایا ہی عشقِ بتِ سنگین دل نی ‏ ‏ سُو وہ نزدیکِ اطبّا مرضِ سِل ٹھرا
جام مئی دون تجہی مین نشہ مین تو بوسی دی ‏ ‏ ای پری رو کبھی ایسی کو نی محفل ٹھرا
خطِ سنبل کو کیا باغ مین زلفون نی غلط ‏ ‏ قدترا سرو کی حق مین خطِ باطل ٹھرا
دونون انکھین تری آہوی ختن ہین ای ترک ‏ ‏ مشکِ نافہ تری انکہون کا ہر اِک تل ٹھرا

سرِ شام آکی وہ گُل باغ سی راہی جو ہُوا
صبح تک پہر نہ ذرا شورِ عنادل ٹہرا

بیوفا گل نظر آئی ہمین بلبل نالان
سیرِ گلشن سی ملا رنج یہہ حاصل ٹہرا

پڑ گئی آنکھون مین پری وہ دکھائی نہ دیا
عشق لی آیا اوسی عشق ہی حائل ٹہرا

حشر کی روز بہی اوس گل نی کسیکی نہ سُنی
نالۂ محشر یان شورِ عنادل ٹہرا

ونونکو دینِ انصاف سے دیکھا جو قبول
روبرو یار کی ناقص بہ کامل ٹہرا

سرِ تن سی عاشقون مین سبہونکا اُتر گیا
باری ہماری آئی تو غصّا اُتر گیا

رُک رُک کی اشک بہنی لگی تیری خوف سے
چینِ جبین کی موج سی دریا اُتر گیا

اب شکلِ نعش دکہانہ دکہا غم نہین ہمین
تیرا بیاضِ چشم مین نقشا اُتر گیا

ہم مر گئی نثار تری ہو کی ای پری
ساری بلائین رو ہوئین صدقا اُتر گیا

بی جام می نگاہ نی سرشار کر دیا
چہڑکی سی تیری نشۂ صہبا اُتر گیا

پہینکا گلی کی ہار کو اوس گل نی توڑ کر
تربت پہ پہول چڑھ گئی چہرا اُتر گیا

سب سمجھی آفتاب نکل آیا ابر سے
جب میری داغِ گرم سی پہاہا اُتر گیا

قد دیکھا

قد دیکھا باغ مین جو ہین اُس خوش خصال کا
حورین گرین نگاہ سی طوبا اُتر گیا

جلتا رہیگا خرمن جان اپنا ہر طرح
بجلی پڑی جو کان سی بالا اُتر گیا

ایک آہ سی رقیب کو ہمنی جلا دیا
سر سی پری کی دیو کا سایا اُتر گیا

ساقی مرا خمار نہ ٹوٹا کسی طرح
خُم گر گئی نگاہ سی مینا اُتر گیا

قربان اُس کمان کی اُس شست پر فدا
کیا صاف دل مین تیر تمہارا اُتر گیا

آنسو جو کم ہہی تو وہ کہتا ہی طعن سی
ابتو مِری نگاہ سے دریا اُتر گیا

گلشن مین آ کی آنکھہ دکھا دی ہی یار نی
اب نشہ تیرا نرگسِ شہلا اُتر گیا

کُچھہ تو کلام کر کہ دہن کا پتا ملی
میری خیال سی یہہ معمّا اُتر گیا

بوسی لیی تو ہو گئی رخسارِ یار سُرخ
چُوسی جو ہونٹھہ پان کا لاکھا اُتر گیا

رہتا بہت نہ تیغ گلی مین اُتر سکی
میری گلی سی تیغ کا ڈورا اُتر گیا

لب پر جو آتی ہین دُرِ مضمون ہزارہا
کیا سینی مین عدن کا جزیرا اُتر گیا

دو دن کی ہجر مین یہہ ہوی بیخودی مجھی
تیرا بہی اب خیال سی نقشا اُتر گیا

صحرا مین ہم جو ڈوبی تو دریا وہین چڑھی
دریا پر آہ کہینچی تو دریا اُتر گیا

معشوق بیوفا ہین تو عاشق ہین بوالہوس
ہر اک قبول دل سی سراپا اتر گیا

ہزارون بار وعدہ وصل کا جھوٹا ہی صنم ٹھہرا
تری فرقت مین دم آخر ہوا اقرار دم ٹھہرا

وہ توصیف تیری اس قدر دلچسپ پائی ہے
گھسی پائی قلم لیکن نہ چلنی سی قلم ٹھہرا

رہی ہم شب کے سب جہان گویا بزم عالم مین
برنگ شمع کوچ اپنا جہان سے صبحدم ٹھہرا

ہمیشہ ہی ترو تازہ نگر آنکھو سنی غایب ہے
گل داغ جگر اپنا گل باغ ارم ٹھہرا

اڑا سیماب کے مانند جب وہ شعلہ رو آیا
دل بیتاب سینے مین نہ اپنی ایکدم ٹھہرا

لیا اقرار وصل اکر تو شادی مرگ کر ڈالا
قسم کھانا تراحق مین مری ای جان ستم ٹھہرا

خوشی سی ربط جب دل نی کیا یہہ بیوفا نکلی
غم جانکاہ الفت مین بہت ثابت قدم ٹھہرا

سر بالین جو آیا ہی تو بیتابی نہ کر اتنی
ٹھہر جا درد دل کہدون گا گر سینی مین دم ٹھہرا

مسلمانون مین آمیزش نہ ملت کفر مین میری
نہ ٹھہرا دیر کی لایق نہ مقبول حرم ٹھہرا

نظر الفت کی غیرون پر ہے جھبر قہر کی چتون
وفاداری مین مین ای جان کیا اورون سی کم ٹھہرا

دکھایا حسن آئینہ تجھی ٹھہرا وہ اسکندر
پلایا جام می حسن تجھی وہ رشک جم ٹھہرا

رُخ گلگون سی تری چھپ گئی گل برگ کی نیچے
نہ سنبل کا کبھی زلفون کی آگی پیچ و خم ٹھہرا

مکین لامکان جو نور ہی عاشق ہون مین اوسکا
مرا اوس سمت سی ہر جادۂ ملکِ عدم ٹھہرا

فروغِ ذرّہ بین مہر کچھ بھی ہی اے یوسف
ترے چہرے کی آگی مہر بھی ذرّے سی کم ٹھہرا

زمین کا ذرّہ ذرّہ کر دیا رفتار سی روشن
مقابل پنجۂ خورشید کے نقشِ قدم ٹھہرا

دوا معدے مین کیا ٹھہرے کہ تیرے ہجر مین اے جان
پیا زہرِ ہلاہل تو نہ وہ بھی ایکدم ٹھہرا

ہوئی سب قتل مین تڑپا کیا شوقِ شہادت مین
ترحّم تیرا اے قاتل مرے حق مین ستم ٹھہرا

قبول اب دیکھیے آسان ہو کیونکر مری مشکل
لبون پر اشتیاقِ بوسۂ جانان مین دم ٹھہرا

گوش زد ہر دم مری پریونکا افسانا کیا
دوستون نی دیدہ و دانستہ دیوانا کیا

دل مین تو آیا بسا عالم تمام اے ماہ رو
ایک پل مین کس قدر معمور ویرانا کیا

دل مرا پھنستا گیا کاکل کی ایک اک تار مین
جس قدر اوسنی ادا و ناز سی شانا کیا

دوست بنکر وہ عداوت کی کہ اب جاتی ہی جان
دشمنِ جانی ہی دل ترک اس سی یارانا کیا

میکدی مین لا کی مسجد سی شیخ دی مجکو شراب
خوب اے پیمان شکن معمور پیمانا کیا

ناز کی سی نشہ اوسکے ایک شیشی کا ہوا
ایک ہی نوش اوسنی جب آنکہوں کا دانا کیا

جب نصیحت کی زیادہ عشق نی بہڑکائی آگ
ناصحون نی اور مجہہ وحشی کو دیوانا کیا

ایک ہے اوسنی نہ مانی بات میری حیف ہے
یارنی جو کچہہ کہا مجہسے وہ مین مانا کیا

گہر مین آنا ترک مدت سے کیا تہا اے قبول
خانۂ دل مین بہی اوسنی ترک اب آنا کیا

بجا کٹنی سی گر اک ہاتہہ بہی مجہہ نیم بسمل کا
گریبان گیر ہوگا حشر کی دن اپنی قاتل کا

گذر گہر مین می اس شب ہی کسِ ہر شمائل کا
گُلِ خورشید سی پُرنور ہی گُل شمع محفل کا

شراب خونِ دل چلتی ہی تیری دور مین ساقی
تری محفل مین ہر سو ہو رہا ہی رقص بسمل کا

صبا نی بہی رقابت مجہسی کی ای وای بدبختی
نہ بہولی سی کبہی پردا اڑایا اوسکی محمل کا

عجب بیرحم ہین گُل ہمتو نکلین باغ سی باہر
بہر آتا ہی دل سُنتی ہین جب نالا عنادل کا

ملی کیونکر وہ مجکو گہر تک اوسکی کس طرح پہونچون
مسیحا ہی چرخ چارمین نام اوسکی منزل کا

اوسسے ہاتہہ باندہ ہوا اپنی بہر دیکہو ہو شرمندہ
خدا کا ہاتہہ ہی ای منعمو یہہ ہاتہہ سائل کا

پڑی کیا کیا نہ صدمے اور گری کیا کیا نہ کوہِ غم
کسی صورت سے بہی ہرگز نہ ٹوٹا آبلہ دل کا

علاقہ عشق سی دل کو ابارہ عشق کا دلبر
عمل بیٹہا ہماری سرزمین پر خوب عادل کا

یہہ شعلہ اب نہین بجہنی کا محشر تک جلین گی ہم
چراغ دل مین روغن عارضِ جاناںکی ہی تِل کا

مہِ کامل رخِ انور سی شرمندہ ہوا تیری
خجل دیکہا ہوا ہی جہائیو لسنی ماہِ کامل کا

وہ مجنون ہون کہ جسدم مر انکلی گا صحرا مین
بنی گا حلقہ ماتم ہر اک حلقہ سلاسِل کا

لہو برسون ہی تہو کا وہ جو آیا کچہہ نہ تہا گویا
مسیحائی مری اک آن مین کہویا مرضِ سِل کا

شکست اسکو نہ ہوویگی کسطرح اوس بت کی جلوی سی
ہمیشہ سامنا پتہر سی ہی آئینہ دِل کا

قبول ان وزون مجکو اس لیئی مشق غزل کم ہی
بلاشک شغل ہی بی فائدہ تحصیلِ حاصل کا

میکدی سی جو پہرا ساقی گلفام الٹا
شیشہ خون روی گرا خاک پہ ہر جام الٹا

بات بہی کر نہ پایا کہ ہوئی صبح نمود
اپنی رخ سی جو نقاب اوسنی سرِ شام الٹا

تیری پہلو سی جو بین اٹہکی چلا گہر کی طرف
پہر گیا دل سی تری سمت کو آرام الٹا

نہ کبہی سیدہا لیا نام لبِ رنگین سی
کہد گیا تیری نگینی پہ مرا نام الٹا

لاکہہ بار آکی پکارا نہ دیا خود ہی جواب
آپ مالک ہین مجہی دیجیئی الزام الٹا

نامو ہونیکو عشق اوس سی کیا تہا مینی
پر کیا ہی مجہی ہرجائی نی بدنام الٹا

دل تو پہنسا ہے پہنساتی نہین خمِ زلفِ سیاہ
نظر آیا ہمین صیاد ترا دام الٹا

جبتک اوسکو نہین پانیکا پہرونگا مین ہی
لب تلک دیکہون پہری چرخ سیہ فام الٹا

بوسہ سیبِ ذقن لینی ہم آئی ہتی صنم
لیگئی پہیر کی گہر کو طمعِ خام الٹا

روتی دیکہا جو اوسی نیند نہ آئی تا صبح
ہوا مجہپر اثرِ روغنِ بادام الٹا

عشقِ زلف و رخ دلدار سی جان بر ہوے
مر گئی صبح کو ہم دم جو سرِ شام الٹا

جان جاتی ہی جواب ایسا وہ لیکر آیا
نامہ بر مجہسی طلب کرتا ہی انعام الٹا

نہ تو ہندو مین مروت نہ مسلمان مین وفا
کفر الٹا نظر آیا ہمین اسلام الٹا

چرخ برگشتہ مِری تاک مین جب سے ہی قبول
لاکہہ سیدہا کرون ہو جاتا ہی ہر کام الٹا

اوسکی قدمونپہ جو دم مینی تڑپ کر توڑا
ایسا قاتل کو ہوا رنج کہ خنجر توڑا

دل مِری سینی مین سو ٹکری ہوا الفت سے
نظر آیا جو تری سینی کی اوپر توڑا

سونگہی زلف کی بو آئی ہمین سب آہو
مشک کا ملکِ ختن مین نہو کیونکر توڑا

آبرو مین حسنین ایک جو تھی پیشِ خدا
پر سی جبریل نی گوہر کو برابر توڑا

کیا ہوا بند جو دربان نی کیا تھا ای بت
نام حیدر جو لیا ہمنے ترا در توڑا

کیا غضب ہے خطِ شوقیہ جو اوسکو بھیجا
نامی کو پھاڑا کبوتر کا ہر اک پر توڑا

لاشہ کوچی مین پڑا تھا تری ای شاہ سوار
سمِ توسن سی سرِ لاشہ بی سر توڑا

دونونکو نور ملا ہاتھ مین جب لے بندوق
بدر بندوق کا پیالا ہوا اختر توڑا

کبھی اوپچی ہوی عشق وہن مین گردن
حقۂ لعلِ لبِ یار نے چنبر توڑا

رحم دل ایسا ہون گل کا تو بڑا رتبہ ہی
مینی کانٹا بھی نہ گلزار مین جا کر توڑا

قاصد است رو کا تری ہوتا جو نہ خوف
ڈالتا پاؤن مین سولی کا مقرر توڑا

دُرِ دندان جو چھوٹی ہمنی تو کیا کی تقصیر
ہمنی دل سا صدفِ سینہ کا گوہر توڑا

زور مین عہدِ جوانی سی سوا ہی پیری
اسنی ہر ایک مری دانت کو آکر توڑا

اوسمین عالم کا نظر آیا کیا عیب و صواب
ایسی آئینی کو پھر کیون نہ سکندر توڑا

عشق کا کوہ تو فرہاد سی توڑا نہ گیا
کیا ہوا کوہ کا ہر ایک جو پتھر توڑا

اپنی جینی کا جو غم ہی تو یہی غم ہی قبول

سخت جانی نی مری یار کا خنجر توڑا

یار کی چہری کا ہمسی کبہی پردا نہ گیا
اولٹی چہری سی نقاب اوسنی تو دیکہا نہ گیا

رونا کیا جانی مرا تو ترا کوچہ ہی بلند
بہکر اوس سمت مری اشکون کا دریا نہ گیا

نگہِ مست سے ساقی نی جو ہمکو دیکہا
ایسی بیہوش ہوئی ہوش مین آیا نہ گیا

سوچتی ہم داغ لگی گا تجہی بدنامی کا
تیری چہلّی کا گُل اسواسطی کہایا نہ گیا

دیکہکر مہر کو آیا تری عارض کا دہیان
حشر کی دن بہی خیالِ رُخِ زیبا نہ گیا

تیری قامت کے قسم خُلد مین جب مین پہونچا
یادِ قد مین طرفِ سایۂ طُوبیٰ نہ گیا

رحم شاید اوسی آتا پہ بُرا ضعف کا ہو
حیف ہے کان تلک یار کی نالا نہ گیا

کس طرح دل سی مری ہجر کا غم زائل ہو
مجہسی اکدن بُتِ بی باک کا غمزا نہ گیا

مین کہان جاؤنگا کہلا کی تمہارا عاشق
مجہپہ طوفان نہ لُو مین کہین آیا نہ گیا

قبر پر آکی مری تیوری چڑہائی تمنی
ہنسکی ای جان کوئی پہول چڑہایا نہ گیا

دونی وحشت ہُوئی گلشن مین جو سنبل دیکہا
دل سی ای شوخ ترِی زلف کا سودا نہ گیا

یون ٹہتی کہ وہ سفاک پہڑکنی لگتا
ادبِ عشق سی پر خاک پہ تڑپا نہ گیا

خون

خوف آیا مرضِ عشق نہ لگجائی کہین | تیری بیمار کی بالین پہ مسیحا نہ گیا

ٹل گئی لوگ جو ہین ہونی لگا قتل قبول
ظلم قاتل کا رقیبون سی بہی دیکہا نہ گیا

ساقی دیا نہ جام مجہی گو بہڑک گیا | پیمانہ میری عمر کا آخر چہلک گیا

موتی جو کان کا تری رخسار پر ہلا | پہلو مین ماہتاب کے تارا چمک گیا

لپٹا جو تجہسی گردنِ مینا کو توڑ کر | ساقی معاف کیجو مجہی مین بہک گیا

جب قتل کر کی گھر کو چلا وہ تو اوسکی ساتہہ | بی سر ہمارا لاشہ بہت دُور تک گیا

یہہ رقص بسملون مین کسیکو کہان نصیب | یون تڑپی ہم کہ دیکہہ کی قاتل ٹہر گیا

ناصح خدا کی واسطی موقوف کر یہہ پند | اب کیا کریگا تو کہ کلیجا تو پک گیا

زلفون سی دل نکل کی نہ آیا ہزار حیف | نادان کالی رات مین رستا بہٹک گیا

مردم کو اوسپہ شمع کی لو کا ہوا یقین | جو قطرہ اشک گرم کا تر کان تلک گیا

غنچی تمام یار کی آتی ہی کہل گئے | جامی کی بو سی سارا گلستان مہک گیا

ایسا ہوا حقیر کہ پہونچا اوسی بہی رنج | مین خار بنکی آنکہہ مین اوسکی کہٹک گیا

اب ای طبیب جا نہیں تو علاج اپنا کر کی تہک
ناصح تو پاس آ کی مری غرب بک گیا

مجہہ نوجوان کا وی نہ سکا ساتہہ ای قبول
آخر کو چرخ پیر بہی پہر پہر کے تہک گیا

عشقِ جانان مین جدا سب سے ہی انداز اپنا
مر ہی جائین تو نہ افشا ہو کبہی راز اپنا

زالِ دنیا کا خریدار نہین ہوتا مین
مجہہ کسو سطی پہر کرتی ہی یہہ ناز اپنا

خود بخود آتا ہی مجہہ پاس بتِ سنگین دل
کام ہو جاتا ہی ہر روز خدا ساز اپنا

آدمی کیا کہ جسی ضبط نہو الفت مین
کبہی غماز کی او پر نہ کہلا راز اپنا

غازہ آئینۂ عارض پہ جو سب مجہسے ملوا
جوہر ایجان دکہا دی یہہ جلاساز اپنا

ہجر کی شب ہے کہین اٹہکی شہبِ اجل
گر پہ ٹہکی طائرِ جان سینی سی پرواز اپنا

بندگی عشق کی آخر کو خداوندی ہے
کیون نہ بندہ کری محمود کو آیاز اپنا

ای صنم عشق جگرسوز کا کیون کر کہین حال
اف بہی کرنی نہین دیتا ہمین غماز اپنا

سر گڑ جاتا ہی خجلت سی زمین مین فورًا
قد جو دکہلاتا ہی وہ سروِ سرافراز اپنا

جا پڑا اسکو نظر آیا جہان طائرِ حسن
لا کہہ رو کا نہ تہا صید سی دل باز اپنا

طنز مجہہ عاشق بیدل پہ کیا کرتا ہے
مُنہہ تو آئینی مین دیکھی بُتِ طنّاز اپنا

حیف کے جاہی بہار آئے جو ہین گلشن مین
آگی صیّاد نی توڑا پرِ پرواز اپنا

مر گئی تیر نگہہ سی نہ جئین گی اب ہم
لبِ جان بخش دکھایا کرین اعجاز اپنا

اسمِ اعظم جو کری دم تو اوسی دم سمجھون
ہمدمو کیا کرون معشوق ہی ہمراز اپنا

ایکدم ساز کسی سی نہین فرقت مین مجہے
آہ مونس ہی فقط نالہ ہی دمساز اپنا

سامنی قتل ہوئی سب ہمین حسرت ہی ہے
تمسی شکوہ ہی کہ تم سمجھی نہ جانباز اپنا

ساز وار ابتو ہوگی یہہ نصیحت ناصح
پھر کبھی آتا مزاج آج ہی ناساز اپنا

آج کل بلبلِ خامہ ہی مرا نغمہ کنان
اِس طرح کہولی دہن بلبلِ شیراز اپنا

مرثیہ گو بھی ہون شاعر بھی مورّخ بھی ہون
چاہون کیون کر نہ سخندانون سی اعزاز اپنا

ہر پری رو مین پڑی آنکھہ نہ کیون اوسپہ قبول
الله الحمد کہ محبوب ہی ممتاز اپنا

اٹھون کیونکر کرون گا مین تجہی تدبیر سی پیدا
ہوا کب سہو کلکِ کاتبِ تقدیر سی پیدا

ہبلی جنگی کو قیدی کر کی تپنی کر دیا مجنون
ہوا ہی نخلِ سودا دانۂ زنجیر سی پیدا

لگو نکی راست بازون سی بہلا تقلید کیونکر ہو
کمان کا خم نہین ہو نیکا ہرگز تیر سی پیدا

بہت فرہاد سان ہاری ہین اس شیرین دہن تو لی
ہوئی ہی جوئی خون تیری دم شمشیر سے پیدا

خداوندی سی پہلی ہی سبب سے رزق دیتا ہین
کبہی ہوتا نہین ہی طفل پہلی شیر سی پیدا

ہوئی جب خاک ہم کوچی مین اسکی تب وہ ہاتہہ آیا
کیا اوس سیمتن کو ہمنی اس اکسیر سی پیدا

تری تیر نگہ نی کیا طلسم نو دکہایا ہے
ہوئی پیکان عوض مو کی تن نخچیر سی پیدا

زمین مدفن کی خاطر ڈہونڈہی ور کر لی سینہ اوسکو
کجی اسواسطی ہوتی ہی پشت پیر سی پیدا

مشقت سے ہوا فرہاد کب شیر و شکر اوس سے
بہت چاہا ہوئی شیرین جوئی شیر سی پیدا

فریب دوستی مین دشمنی کرتا ہی کیون ظالم
بدی ہی صاف تیری خوبی تقدیر سی پیدا

تری تقریر سی جہڑتی ہین پہول ای گل گلستان مین
جو کچہہ لکہی تو بلبل ہو تری تحریر سی پیدا

کہون عالم کی آگی یا حسینون سی کہون جاکر
مرا یوسف نہو گا خواب کی تعبیر سی پیدا

نہ آیا صبح کو وہ محشر وش وعدہ تہا گو جہسی
اثر الٹا ہوا اس نالہ شبگیر سی پیدا

ہوا باران نم مژگان سی ہری خلق عالم مین
ہوئی ہی برق میری آہ کی تنویر سی پیدا

خط ریحان نی چمکایا تری روئی کتابی کو
زیادہ حسن مصحف نے کیا تفسیر سے پیدا

طلاسی

طلا سی بہی سوا زردی رُخِ عاشق کو ملتی ہی
نہین اس زر سے کچھہ عشق کی جاگیر سی پیدا

زمین و آسمان ای یوسفِ دل مجھسی روشن ہین
ہُوا ہی نور دنیا مین تری تصویر سی پیدا

فروغِ عاشقانِ سوختہ ہی تیغِ قاتل سی
زیادہ نور شمعون نی کیا گلگیر سی پیدا

ہمین وحشتِ جنون کا راستہ دکھلا دیا سیدہا
ہوئین آنکھین ہماری حلقۂ زنجیر سی پیدا

جو آتا ہی تصور آ چہپواتی مجکو خاک بر سون سی
قیامت ہو گی آخر اس تری تاخیر سی پیدا

سگِ ناپاک ہین پاکیزگی ہین شک جو کرتی ہین
طہارت آل کی ہی آیۂ تطہیر سی پیدا

عیان ہی طور تیرا آنکھہ مین شیخ و برہمن کی
تری حُب سے ہی دلِ طفل و جوان و پیر سی پیدا

وہ بیکس ہون کہ وقتِ ذبح آنسو کی عوض ہر دم
ہُوا ہی خون چشمِ جوہرِ شمشیر سی پیدا

مری دل سی سخن نکلا نہ کوئی تلخ جز شیرین
مزا حنظل کا کیونکر ہو بہلا انجیر سی پیدا

قبول اب تختۂ کاغذ پہ جیسی گل کہلاتا ہی
نہ ہون گی پہول ایسی تختۂ کشمیر سی پیدا

یہہ دم نہ دی کہ محبت کا سلسلا لایا
تری نہ آنی کی امید تہی خدا لایا

رقیب میری بلانی کو لایا زہر کا جام
جو مجھسی پوچھو مرض کی مری دوا لایا

ہم اوسکی راہ مین گو خاک ہو گیی لیکن | طریق مہر نہ وہ ماہرو بجا لا یا
نیا عدو تری کوچی مین بعد مرگ ملا | بہولا خاک مری دشت مین اُڑا لا یا
ہوا بدن سی جدا ہی روح فرط شادی سی | پیام وصل جو مین قاصد صبا لایا
اُٹہانکی شمع مری ہڈیان جلانی کو | لحد پہ ساتہہ رقیبون کو بیوفا لا یا
چمن مین پہرتے ہین دیوانہ وار سر کی گرد | ہماری جان پہ قد آپ کا بلا لا یا
خیال چشم نی پہونچایا پاس مرنیکی | ہرن یہہ نیزی کی زد پر مجہی لگا لا یا
دعا جو کعبی مین کی ہمنی مستجاب ہوئی | نہ آتا تو مگر ای بت تجہی خدا لا یا
اک آفتاب ہے عارض تو دوسرا مہتاب | تہین جمال دکہا کر بڑا جلال آیا
فلک کے جور سی کو نہ تہا رشتۂ امید | تمہاری زلف تلک طالع رسا لا یا
لیا جو ہجر مین گلزار کو تو کیا حاصل | مین اپنا آتش گل سی جگر جلا لا یا
چُرا تو آنکہہ عبث مجہسی کس لیی ای ترک | دیا ہی دل تجہی یا کچہہ ترا چُرا لا یا
بس ایکدم دل پرداغ مین جگہہ دی کر | مین اپنی باغ کی بہی سیر وسی دکہا لا یا
وہ ناتوان ہون کہ گلشن کی سیر جب جاہے | نسیم صبح کا جہونکا مجہی اُڑا لا یا

تری

تری گلی سی پہر الیکی داغ دل ای ماہ
قبول پہول یہہ گلزار عشق کا لایا

حسین اُس سنگدل سی مین آنکھہ کیا لیا نہ دیکھا تہا
مگر تجھسا کوئی ای بُت نہ دیکھا تہا نہ دیکھا تہا

سخن بہی کوئی سُن لیتی تو کچھہ ہمکو نہ شک رہتا
دہانِ تنگ دیکھا تہا مگر گویا نہ دیکھا تہا

کشادہ ہوگیا دل ای جنون احسان ہے تیرا
چمن دیکھی ہتی لیکن اب تلک صحرا نہ دیکھا تہا

پس دیوار بہی ہمکو کہڑا رہنی نہین دیتی
تمہارا اِس قدر گاڑہا کبہی پردا نہ دیکھا تہا

مری اشکونکو جاری دیکھکر وہ ہنسکی کہتا ہی
کبہی اس زور سی بہتی ہوئی دریا نہ دیکھا تہا

یہہ دوری قتل کو رکہی ہین تیغین پر نگاہونکی
تری آنکھون مین آگی نشۂ صہبا نہ دیکھا تہا

تری انگیا کی چڑیا دیکھکر یہہ دی صدا دل نے
نظر آج آگیا ہی اب تلک عنقا نہ دیکھا تہا

یہہ دل جیسا قدِ موزون پہ تیری ہوگیا مفتون
کبہی قمری کو بہی یون سرو پر شیدا نہ دیکھا تہا

نہین معلوم کیا دیکھا جو تجھپر ہوگئی عاشق
وگرنہ ہمنی اس دنیا مین آکر کیا نہ دیکھا تہا

سلائی ہاتہہ مین اب تک دن ہی ورنہ آگی تو
لگانا کیا کہ تمنی آنکھہ سی سرما نہ دیکھا تہا

ہمین محفل سی اُٹہوا کر رقیبونکو جگہہ دی ہی
ستم لاکہون تری دیکھی ہتی پر ایسا نہ دیکھا تہا

یہہ حیرت ہی رقیب اکدم جدا ہوتا نہیں تجھسے
پری پر آج تک ہمنے کبھی سایا ندیکھا تہا

دہن دیکھا تمہارا یا ہمین عنقا نظر آیا
سُنا تہا کان سی پر آنکہہ سی حاشا ندیکھا تہا

تری عاشق ہُوی ہین ابتدا ہی حُسن سی لاکھون
مگر تو ہی بتا مجہسا کوئی دیوانہ دیکھا تہا

تری ڈر سی کا ہی آنکہہ مین طوفان اشکون کا
وگرنہ بند کوزی مین کبھی دریا ندیکھا تہا

وہ سودائی ہون جسکو دیکھا کہتی ہین سب عاقل
کہ ہمنی آجتک ایسا کوئی دانا ندیکھا تہا

روان یہہ جسم بحس اشک کے دریا مین ہی جیسے
کبھی دریا مین یون بہتی ہُوی مُردا ندیکھا تہا

خیال اپنا تو کیسا یاد وہ بھی اب نہین آتا
کسیکو ایسی بیہوشی کا ہی سودا ندیکھا تہا

کبھی گوشی سی اب ہلتا نہین ہین انکی کمان ابرو
کسی عارف کو بہی یون کہینچتی چلا ندیکھا تہا

ادہر نکلا وہین سی اور ادہر وہ بیوفا آیا
اُسیکا ہمنی پُرتاثیر یہہ نالا ندیکھا تہا

نہ آینگا کیا اُوس حیلہ جُو نی عذر کیا اچہا
بہٹک کر پہر گیا گہر کا تری رستا ندیکھا تہا

درخشان پاس ہی عارض کی کیسا کان کا موتی
چمکتا پہلوی خورشید مین تارا ندیکھا تہا

قبول اب ہی تقیہ روز میخانون مین جاتا ہی
کبھی یون خرقہ زیر اسی شیدا ندیکھا تہا

ای جنون ایسی بیابان مین ہو جانا میرا
ڈہونڈہی عنقا بہی تو پائی نہ ٹہکانا میرا

حال کچہہ بہی تجہی معلوم ہی جانا میرا
تو جو ہی دوست تو دشمن ہی زمانا میرا

سامنی سی تری ای ترک نہین ٹلنی کا
تیر طلبگار ہی تو دل ہی نشانا میرا

نکلی حسرت مری قاتل تری پاؤن ہون سرخ
لہو قدمون کی طرف اپنی بہانا میرا

قبر پر آکی گذر جاتی ہو مانند صبا
بعد مرنی کی بہی چہوڑا نہ ستانا میرا

سکۂ نقد سخن ہین یہہ مضامین ای یار
دل نہین سینی مین ہی جمع خزانا میرا

عشق دندان مین لہو ہو کی بہا دل افسوس
گہل گیا موتی سی یاقوت کا دانا میرا

رات دن عشق کمر مین جو گہلاؤ گی مجہی
ہو گا ممکن نہ تمہین بہی نظر آنا میرا

غیر آہون کی رضارونکی کیون کر دیتا
اوسنی چاہا نہ کبہی آگ بجہانا میرا

سرکشی کر لی سمجہہ لون گا کسی دن ای چرخ
بہولنا خاک مین یہہ تو نہ ملانا میرا

دل صد چاک لئی ہاتہہ مین بیٹہا ہون مین
زلف سلجہاؤ تو موجود ہی شانا میرا

اگر آیا ہی تو چپ بیٹہیو پہر اُٹہہ جانا
دیکہہ ناصح کہین تو سر نہ پہرانا میرا

گو می جانان کا تصور رہی ہر اک مصرع پر
اس زمین مین ہی بجا خاک اڑانا میرا

بہاگی اغیار مری جامۂ عریانی سی
بانکپن وحشتِ دل ہی تو یہہ بانا میرا

ساقِ سیمین صنم یاد دلاتی ہی مجھے
شمعِ تربت کو ہی منظور جلانا میرا

غم غذا اپنی ہی پر خوان یہہ ایسا ہی وسیع
کہائی سب خلق تو کم ہو نہ یہہ کہانا میرا

منتون پر بہی کبہی بات نہ کی مجہہ سی قبول
اِک سخن بہی نہ مری یار رسینے مانا میرا

دل جو اوس طرہ لطف کا ادہر آیا ہوتا
شبِ فرقت نی مجہی منہہ نہ دکہایا ہوتا

وعدۂ وصل سی تسکین نہ دیتا جو وہ شوخ
چیر کر پہلو کو تو دل نکل آیا ہوتا

عشقِ ابرو مین خمیدہ جو نہو جاتی ہم
تیغِ قاتل کی تلی سر نہ جہکایا ہوتا

ایک تلوار مین مشکل مری آسان ہوتی
ہاتہہ اُٹہا بیٹہنی سی ہاتہہ اُٹہایا ہوتا

ای پری بیٹہکی در پر جو تری ہم مرتی
حورون نی آکی جنازی کو اُٹہایا ہوتا

میری لاشی کو تری کوچی مین ملتی جو جگہہ
ای پری قبر پہ دیوار کا سایا ہوتا

ایک شب خواب ہی مین شکل دکہا جاتی تم
بختِ خوابیدۂ عاشق کو جگایا ہوتا

تہا جو منظور کہ رندونکی کری مہمانی
ریش کو اور بہی قاضی نی بڑہایا ہوتا

اپنی محفل مین بلاتا وہ ملک خو جو مجھے
تو مرا عرش سی برتر کہین پایا ہوتا

منخسف شرم سی ہوتا وہ فلک پر فوراً
داغِ دل ماہ کو ہمنی جو دکہایا ہوتا

بوسہای لبِ ساغر سی جو ترسانا تہا
ساقیا تونی مجھے منہہ نہ لگایا ہوتا

پہر تو مین قبر مین پہولا نہ سماتا ای گل
میری تربت پہ جو اک پہول چڑہایا ہوتا

غمِ فرقت جو نہ کہا جاتا مجہی جلد قبول
کس مزی سی غمِ دلچسپ کو کہایا ہوتا

مرتی ہم نہ مگر کوچۂ جانان چہوٹا
شمع پروانی سی بلبل سی گلستان چہوٹا

جامہ کس دن تنِ سودائی نی ثابت رکہا
لب مری بخیۂ وحشت سے گریبان چہوٹا

دل شگفتہ نہوا ہم ہوئی آزاد تو کیا
باغ مین پہنچی تو یہہ غم ہے کہ زندان چہوٹا

روح جنت سی تری کوچی مین آئی صد شکر
در ترا مجکو ملا روضۂ رضوان چہوٹا

غم نہین مجکو گریبان تو مرا ہی موجود
ہاتہہ سی میری اگر یار کا دامان چہوٹا

دل کو بہلائی چلو گلشنِ جنت مین قبول
جیتی جی ہمسی اگر کوچۂ جانان چہوٹا

اوس نو جوان سی جامِ شرابِ کہن ملا
صد شکر ہمسی ساقیِ پیمان شکن ملا

میّت کا غسل جا بنہا یا جو بحر مین
پہنا نیا لباس تو سمجہا کفن ملا

جس ملک سی ہم آئی تہی پہونچا دیا وہین
ہم خضر سمجہی وحشت مین جب راہزن ملا

راہی ہوا تہا دل طرفِ چشمۂ دہن
رستی مین ڈوب مرنیکو چاہِ ذقن ملا

پامالِ ناز ہوتا ہے رفتار سی چمن
اب خاک مین گلون کو نہ ای گلبدن ملا

گیا چرخ میری واسطی کرتا ہی انقلاب
عیش و سرور چاہا تو رنج و محن ملا

تہوکا لہو تو بوسۂ لب یار نی دیا
جب سلِ مع ہی تو مجکو عقیقِ یمن ملا

شیرین سی سرخرو تجہی ہونا ہی عشق مین
خون اپنا جوی شیر مین ای کوہکن ملا

بوسہ ہمین وہ دیتی ہی دشنام کی عوض
ڈہونڈا بہت مگر نہ ہمین کو دہن ملا

بو لی چلی ہی بادِ صبا زلفِ یار کی
افسوس آج خاک مین مشکِ ختن ملا

عارض سی ہلی آنکہہ لبِ یار پر پڑے
ملکِ حلب کی راہ مین شہرِ یمن ملا

گیا ہی مقابلی سی ہوا باغبان خجل
عارض سی یار سیکے نہ گل یا سمن ملا

جنگل مین وحشیون سی بہی بہلا نہ میرا دل
آنکہہ اوسکی یاد آئی جو کوئی ہرن ملا

آیا جو وہ مسیح مرض دور ہو گیا
قوّت ملی جو بوسۂ سیبِ ذقن ملا

پہلی ہی لیگئی یہہ تبرّک مرا ملک
نبّاش پھر گیا نہ لحد مین کفن ملا

ملکِ عدم مین آئی ہوا باغ باغ دل
مدّت کے بعد پھر ہمین اپنا وطن ملا

تیری جفا عیان ہوی اسکی وفا کہلے
گل ملگیا جو خاک مین کیا ای دمن ملا

حاصل نہ کچھہ غزل کی کہی سی ہوا قبول
مدّاح ہے حسین ع سے نامِ حسن ع ملا

اِک دم کو قتلگہہ مین وہ بی پیر ہو گیا
زین ہر ایک کشتۂ شمشیر ہو گیا

کُندن سا ہو گیا ہی بدن داغ مٹ گئے
تیرا غبارِ در ہے مجھے اکسیر ہو گیا

تصویر اپنی یار کی کہنچواؤن کس سی مین
بہزاد آپ دیکھہ کی تصویر ہو گیا

مجنون وہ ہون کہ قیس بہی آ کر ہوا مرید
حلقہ بگوش حلقۂ زنجیر ہو گیا

باندہی جو شست اوسنی نشانی پہ ناز سے
محوِ جمال دینۂ زہ گیر ہو گیا

سہہ سہہ کی اوسکی ظلم ہوا اسقدر ضعیف
الذر انتہا شتاب کہ مین پیر ہو گیا

اوسکی نگاہ جس قدر انداز پر پڑے
تیرِ نگہ کی سامنی نخچیر ہو گیا

گیا میری خاک کو روندتا پھرتا ہی سیمتن
مرنا گلی مین یار کے اکسیر ہوگیا
دیکھا جو اسنی طائر جان ہوگیا شکار
مدِ نگاہِ ناز سے جیسے تیر ہوگیا
میری کسو اسکو وہ اب دیکھتا نہین
لیا دودِ آہ سرمۂ تسخیر ہوگیا

جو اسکو چرخ دیتا ہی وہ سر پہ ہے قبول
برگشتہ مجھسی گو فلکِ پیر ہوگیا

یقین ہی کہ مجھکو زنخ درد دل نہ چھوڑیگا
اگر اس درد نی چھوڑا ابھی تو قاتل نہ چھوڑیگا
اگر دل لیکی پرزی پرزی کر ڈالیگا تو اسکو
ترا دیوانہ ای دلدار ہرگز دل نہ چھوڑیگا
تڑپتا بیچ ہی بیچ جسم بسمل ہوگا اے قاتل
ترا پیچھا تری گھر تک تو یہہ بسمل نہ چھوڑیگا
اگر دامن پکڑ لی پڑہ میری ہاتھہ کاٹیگا
لہو ہاتھون کا میری دامنِ قاتل نہ چھوڑیگا
رہا یون ہی جو عشق خط و خالِ دلربا مجھکو
دلِ پر داغ کو داغ وسنی اک تل نہ چھوڑیگا
نہین عشاق سی وقتِ سواری کچھہ حجاب اوسکو
ہمارا یار ہرگز پردۂ محمل نہ چھوڑیگا
مجھی بیوفا چھوڑیگا آخر دیکی داغ اتنی
کہ میرا دل کسی معشوق کی قابل نہ چھوڑیگا
ہوا گو آتشِ فرقت سے ویران جلکی یہہ میہان
علاقہ دل سی لیکن عشق کا عامل نہ چھوڑیگا

دکھادو

دکھاوی گی جو اک شب وی روشن بی حجاب اوسکو — تو پھر ہالی کی صورت سی مہ کامل نہ چھوڑیگا

گمر گو خم کری عشق میان نازک جانان — مگر یہہ بوجہ درد و رنج کا حامل نہ چھوڑیگا

دہن کو تیری لب ہین پڑیان یاقوت کی گویا — لب گویا کبہی وصف لب ساحل نہ چھوڑیگا

فقیر بانوا ہون رحم کر جان آئی ہی لب پر — سوال اپنا بجز بوسہ لیی سائل نہ چھوڑیگا

سُلاتا جائیگا بیدار بختون کو سحر ہوتی — تڑپتا مجکو صبح ہجر مین قاتل نہ چھوڑیگا

رقیب ایسا ہون غفلت مین دوست انداز ہوتی تجہسے — ترا دیوانہ دم بہر بہی تجہی غافل نہ چھوڑیگا

تری دیوانی عاقل ہین جو عاقل ہین وہ دیوانے — تجہی دیوانہ چہوڑیگا مگر عاقل نہ چھوڑیگا

کبہی تو انتہا ہوگی اس صحرا نوردی کی — دل گم گشتہ ہرگز عشق کی منزل نہ چھوڑیگا

جسی دیکھا وہ تیر عشق مین بیدل نظر آیا — تو ای دلبر زبانی مین کسی کا دل نہ چھوڑیگا

شہادت کی سعادت سی مجہی محروم کہی گا — کہ مجہہ پر ہاتہہ کوئی تیغ کا قاتل نہ چھوڑیگا

قبول اب صبر کر گو مشکلون مین صبر مشکل ہی
علی مشکلکشا تیری کوئی مشکل نہ چھوڑیگا

تیرا در فیض جو وا ہو گیا — ور کا گدا عقدہ کشا ہو گیا

بستہ مین ای زلفِ رسا ہوگیا
پیچ ترا مجکو بلا ہوگیا

تجہپہ جو سلطان نی بہی کی نگاہ
حسن کا تیری وہ گدا ہوگیا

مہر بنا خسروِ زرّین کلاہ
تاج پہ تیری جو فدا ہوگیا

سبزۂ رُخ یاد جو آیا ترا
دل کا ہر اک زخم ہرا ہوگیا

جب شبِ فرقت مین اُٹہا دودِ آہ
بدرِ جہان تاب توا ہوگیا

جان گئی غم سی رہائی ملے
درد ہی آخر کو دوا ہوگیا

نالۂ بلبل نی دکھایا اثر
باغ سے صبا وہ ہوا ہوگیا

دل مین جو مہمان وہ مسیحا ہُوا
دردِ جگر اور سوا ہوگیا

ناز جو دیکہا تو کیا جی نیاز
سے تمنے ادا کی مین ادا ہوگیا

باغ مین آیا جو مرا جامہ زیب
گل کا گریبان قبا ہوگیا

خط کا نہ پہونچایا جواب تک جواب
کیا اب تجہے ای بادِ صبا ہوگیا

آنکہہ تری دل کو ہوئی جامِ زہر
خال مگر حبِّ شفا ہوگیا

پِس چُکی گندم صفت ای چرخ ہم
مطلبِ دل ابتو روا ہوگیا

ریتغ

تیغ سی تیری بہہ گیا سر ائے انس
جسم سے آخر کو جدا ہو گیا

تیری رضا میری قضا میں جو یہ ہے
وِردِ رضینا بالقضا ہو گیا

زلف سی ملنی لگی تشبیہ اوسے
سنبل پیچیدہ رسا ہو گیا

دشت میں اوڑ اوڑ کی چہبیں کیوں نہ خار
جذب سے میں کاہربا ہو گیا

ہنسکی مری اشک کو دیکہا جو ہیں
رشکِ دُرِ بیش بہا ہو گیا

کیوں نہ ولی عہد ہوا قبال مند
شیفتۂ آل عبا ہو گیا

تو نی وہ کی مہر کہ تیرا قبول
تجہپہ دل و جان سی فدا ہو گیا

افشان کا ذرہ چہٹکی جو ای مہرباں گرا
محفل میں غل اوٹہا یہہ ستارا کہاں گرا

چاہی جو تو کہ پہر نہ اوٹہائی کبہی مجہے
تو آستانِ یار پر ای آسماں گرا

اشکوں نی زیر بارِ توجہ مجہی کیا
آخر اہنیں کی موجوں سی مجہپر مکان گرا

کیا عجب خوشقدی ہی جب آیا وہ شاہ حسن
بالای خاک سروِ چمن کا نشان گرا

یوسف کو دیکہتی ہی سب اسیرِ عشق
نکلا جو وہ تو چاہ میں خود کاروان گرا

وہ رحم دل معین ہین کہ مری دل مین دفعتاً — درد اُٹھہ کھڑا ہوا جو کوئی ناتوان گرا

اللہ ری چشم مست کہ دیکھا جو یار نی — بالائی خاک جھوم کی پیرِ مُغان گرا

گالی کا ہی یقین جو بوسی کا ہو سوال — رتبی سی میری مجکو نہ توای زبان گرا

بھر خدا بہار مین کر عام سیرِ باغ — دیوار بیلچی سی اب ای باغبان گرا

ای تُرک چشم الحذر ای مردم الامان — تیرِ مژہ سی خاک پہ کیا کیا جوان گرا

الفت کا اعتبار نہو جان بھی جو دون — اُس بدگمان پر یہہ دلِ بدگمان گرا

بیہوش عشق سی ہین پر اتنی حواس ہین — قدمون پہ تیری سر کی بہل ایجانِ جان گرا

رونی مین اوس سی پوچھا جو امیدِ رحم پر — لختِ جگر گراؤن تو بولا کہ ہان گرا

نرگس کو ہوگیا یرقان دیکھکر تجھی — کاسی مین اوسکی رنگِ رخِ زعفران گرا

چشم مریض کا ہوا عاشق دلِ قوی — اُس ناتوان سی یہہ مرا پہلوان گرا

رخسار اوسکی دیکھکی کیون کر رہا ثبات — پھر نہ قطبِ سر کی بہل ای قمر قدان گرا

ای چشم تیری عشق مین بسمل ہین سیکڑون — کیا کیا تو ہی زمین پر ای ناتوان گرا

اوس ماہِ جاذیب پہ جب دم نگاہ کی — ماہ آسمان سی ہٹکی برنگِ کتان گرا

جب تک

جبتک روان ہون وادئی الفت مین زندہ ہون
محشر مین بہی نہ اٹھونگا تہک کر جہان گرا

چکہا ہمائی اوسکو سعادت سمجہہ کی یار
منہہ سی جو تیری سگ کی مرا استخوان گرا

لیجو خبر مری دلِ آگاہ کی کوئی
غل ہی فرقت مین آج کوئی غیب دان گرا

اوچہی سی اپنی اب بہی نکلوا نہ تو مجہی
اٹہنا محال ہی جو ترا ناتوان گرا

میرا دلِ برشتہ غمِ یار کہا گیا
کیا ہی کبابِ سوختہ پر میہمان گرا

رونی پہ ٹلیو ہنسی یہہ میرا سوال ہے
دل تو زمین پر نہین ای مردمان گرا

پہلو سی میری جب وہ بتِ سنگدل اٹہا
دل پر غمِ فراق کا کوہِ گران گرا

حورون نی دیکہا جب مری خوش قد کو باغ مین
سبکی نظر سی طوبیٰ باغِ جنان گرا

عارض سی دل نکل کی ذقن مین ہوا اسیر
آیا تہا کس جگہہ سی یہہ وحشی کہان گرا

قامت پہ اک نگاہِ موذن جو پڑ گئی
قد قام کہکی سجدی کو وقتِ اذان گرا

اوس گل سی چہوٹنا مجہی یاد آیا ای قبول
جسوقت شاخ سی کوئی برگِ خزان گرا

کب حسن مین تو ای بتِ بدخو نہین اچہا
سب عضو ترے خوب مگر خو نہین اچہا

ہین غنچہ ہیون غنچہ مین بُتِ مہرو نہین اچّھا
کہتا ہی وہ بد ذات مجھی تو نہین اچّھا

خود چاند ہی داغ اپنا مگر مجکو دیا ہے
اسواسطی کہتا ہون وہ مہرو نہین اچّھا

وہ آپ لرزتا ہی تو تہرّاتا ہی سایہ
قامت سے تری سروِ لبِ جو نہین اچّھا

لو صاف سنو کہتی ہین ہم ہوس کے مکدّر
آئینی سے آئینۂ زانو نہین اچّھا

ہو جلد بدل خطِ سپیدِ سحری سے
کالا ہی شبِ ہجر کا گیسو نہین اچّھا

وہ زیر نظر ہی یہہ تہِ سر نہین ای جان
رُخ خوب ہے تیرا ہمین زانو نہین اچّھا

قمری نی لبِ نہر اوسی دیکھا تو صدا دی
اب سروِ چمن کا قدِ دلجو نہین اچّھا

دیکھا جو تجھی پہر نظر آئی نہ کوئی شے
ای چشمِ فسون ساز یہہ جادو نہین اچّھا

ای رنگِ گل اوسکی رخِ رنگین سی نہ ملنا
اوس بُو کا کبھی سامنا ای بُو نہین اچّھا

عشقِ کمرِ یار کا جبدن سی مرض ہے
دردِ دلِ مضطر کسی پہلو نہین اچّھا

مین نالہ کنان ہون وہ نہین گاتا ہی یہہ گویا
کہتی ہین برا حلق ہی تالو نہین اچّھا

کہنی لگی ٹہو کر وہ دمِ نزع لگا کر
آواز بری آتی ہی گہنگرو نہین اچّھا

رُخ سی تری ہرگز نہین اچھی سحرِ عید
گیسو سی شبِ عید کا گیسو نہین اچّھا

فرہاد تلک کوہ پہ شیرین کو چڑہا دیے
اُولٹا تِرا بہنا کبہی ای جُو نہین اچہا

برباد کیی جانہ مِری رُوح بدن سے
ای نکہتِ گیسوی سمن بُو نہین اچہا

وہ اُوٹہہ کی چلا تو نہ اوسی روک سکی ہم
اتنا بہی نہو دل پہ جو قابو نہین اچہا

فردوس مین ہین جمع یا انہین اکدن تو دکہا آنکہہ
وحشت جسکی ایسی ہو وہ آہو نہین اچہا

رندون پہ بہی ہا ای شیخ سمجہہ فیض اوسی کا
جسکی ہی صفت رحم وہ یکسو نہین اچہا

تم آئینہ دیکہو مجہی ہو نی ہو زیارت
یہہ جلوہ دوئی کا کبہی یکسو نہین اچہا

خالی تو نہ کہہ جام قبول اب کہ ہون گریان
ہر ساغرِ چشم اشک سے مملو نہین اچہا

مشہور وامق اُلفتِ عذرا سی ہو گیا
مجنون کا شہرہ خلق مین لیلی سی ہو گیا

تیرا کیا تو غرق رہا عاشق ای صنم
ڈوبا تو یار عشق کی دریا سی ہو گیا

شبنم کو گل پر آبلہ پا کیا خیال
میرا گذر جو باغ مین صحرا سی ہو گیا

برحق ہوی ہی خلقتِ الفت بشر کی ساتہہ
آدم کو عشق حضرتِ حوّا سی ہو گیا

وحشی ترا جو چاک لگا کرنی ضعف مین
دامن دراز دامنِ صحرا سی ہو گیا

مجکو نہ آج وعدۂ فرداسی رنج دی
غافل اگر تو صدمۂ فرداسی ہوگیا

اوس مہ کی منہہ چڑہا تو گرا سر کی بہل رقیب
تحت الثرا وہ آپ ثریا سی ہو گیا

رُخ جام می سی اور ہوا سُرخ یار کا
سینای سُرخ سونی پہ صہبا سی ہوگیا

لایا جو یار طوق تو خوش ہو کی مین ہین
ایسا جہکا کہ طوق سرِ پا سی ہوگیا

اوستاد کو دیا کیا وہ عشق کا سبق
بالا وہ درس دینی مین مُلا سی ہوگیا

مجہہ تشنہ کام وصل کا سر کاٹ کر کہا
لی کام آبِ تیغ سی ای بیا سی ہو گیا

فریاد ور روزنِ داد بہی سُنتا نہین مرے
نازک ہی گر وہ حشر کی غوغا سی ہو گیا

پوچہا ترا دہن ہی تو آئی صدای الا
اثبات ایجاب مین اس لا سی ہو گیا

عزلت گزین قبول ہوئی بزم رقص سی
ساز اب صدای شہپرِ عنقا سی ہوگیا

جی اُٹہا مین ترِی در پر جو جنازا آیا
اپنی گھر آیا تو پہر مُردی کا مُژدا آیا

سوۂ یوسف اگر بعد زلیخا آیا
عشق لی پہلی پڑہا ر کہا تہا آیا آیا

مجہہ جلی تن نے بلا جانا اوسی وحشت مین
جس جگہہ بادیۂ عشق مین سایا آیا

واہمہ ہوتا ہی خلاق کہلا یہہ عقدہ / جب تصور مری آنکھون مین کمر کا آیا

دل صاف اپنا پہنسا اونکی کمر مین جسدم / بولی حیرت سی کہ گو بال مین شیشا آیا

ابتدا عشق کی ہی چہوٹ نہ جانا ای دل / انتہا جسکے نہ پاؤنگا وہ صحرا آیا

وصل کی شب مین جلاتے ہین یہہ کہکر وہ مجھی / آزمیان کیون نہ کرون مجھ سم سرما آیا

اپنی جو منزلی سی آپ جو پہنچے آئے / ہم مریضون کی صدا دی وہ مسیحا آیا

رند میخانی مین پی پی جو لڑی مستی مین / ساقی عربدہ جو کچھہ انہین بہکا آیا

شل ہوا ڈہونڈہتی ہی ڈہونڈہتی آئی ہر جائی / پاؤن توڑی جو مری ہاتہہ ترے کیا آیا

یار کہتا ہی کہ پہر حشر کی دن ذبح کیا / تیری لب پر جو کبہی خون کا دعوا آیا

ابتو ہنسنی کی بہی قابل نہین وحشت اپنی / اپنی اوپر جو ہنسا مین مجہی رونا آیا

نشئہ دولت ہی گلا لٹواتا ہی دولت غافل / ہی وہ ممسک جسی دولت کا نہ نشا آیا

گل کی پاؤن تلی ذبح کیا بلبل کو / کیسی سفاک پہ تو ای دل شیدا آیا

کبہی کچھہ کہتا ہی واعظ کبہی کچھہ کہتا ہی / وہ صنم کعبی مین جاکر اوسی بہکا آیا

میری نالون سی ہوئی اپنی پرائی نالان / ہنسنی آیا تہا رقیب اوسکو بہی رونا آیا

آج محفل مین مری گریہ وہ گرم ہوا
آگ کیسی کوئی خود یار کو بھڑکا آیا

لیا ساقی بھی مجھہ رند کی مائل ہو کر
تجھہ مینای ول آکر دلِ مینا آیا

عشق کو داغ عبث لگتا ہی بدنامی کا
دل ہی خود آگ بگولا جدہر آیا آیا

ابرو و گیسو و خط دیکھہ لون ای مصحف رو
حفظ ہو جای مسلمان کو آیا آیا

جل گئی بہ گئی گل ہو گئی ای آتش رو
نورِ کامل سی تری شمع کو لوٹا آیا

یاد انجامِ شبِ وصل جو آیا اوسکو
میری ہنسی پہ مری موت کو رونا آیا

چاک ہو کر شبِ فرقت مین نہین نِکلا دل
کہ یہہ زلفِ شبِ دیجور کا شانا آیا

غیر مژگان کبھی ابرو کا نہ زخمی ہوا دل
تیر سی تیغ کی زد پر نہ نشانا آیا

ای صنم تو بھی غماز کی سن حق مین مری
ایسی ناصح کو یہہ دیوانہ تو سمجھا آیا

دیکھا دریا کو جو رقت مین تو قطرہ نکلا
پھر وہی قطرہ نظر صورتِ دریا آیا

صفِ مژگان کی یہہ آہو سی ہی چشمک ای ترک
ہمسری کی تو ابھی تیر کا دستا آیا

خوف بیخو کو کہان لپٹونگا مین اوس گل کو
میری صحت کی لیی موسمِ سودا آیا

وصل ادہر ہی قِ رشک مین ہین غرق اغیا
تپ مری اتری رقیبونکو پسینا آیا

حسن جسجا ہو وہی ہی منزل ای دل
عشق صحرا ای عدم سی یہہ سکہاتا آیا

دیکہنا زخمِ جگر کی مِری دامنداری
دامنِ حشر کا بہی ٹہیک نہ پہایا آیا

چاہِ کنعان سی ہوا جبکہ عروجِ مہِ مصر
عشق چلّایا زلیخا کو وہ آیا آیا

صفر سیمین یہ پڑی سعی نہ یوسف مین جو آنکہہ
یاد اوسوقت دُرِ اشکِ زلیخا آیا

مینی حمّام مین عریان جو اونہین دیکہہ لیا
گرم ایسی ہوئی مجہہ پہ کہ پسینا آیا

ہوا دیوان بہی شعر اتنی کہی تو نی قبول
سچ جو کہوا تو کہون شعر نہ کہنا آیا

کیا کہون کیا کیا بچا جنگل مین گیا ئی جل گیا
آہِ سوزان سی مِری صحرا کا صحرا جل گیا

شام سی روشن ہوا تہا سِر مین داغِ ہجرِ یار
صبح تک مین شمع کی صورت سراپا جل گیا

دشت پیمائی مین گرمی کہل گئی ہر ایک کے
کانٹا چہالی سی چلا کانٹی سی چہالا جل گیا

گرمیان دیکہین تعجب ٹہنڈا ہو کلیجا ای صنم
سرد مہری سی تِری اب دل ہمارا جل گیا

پرتو افگن عکس ای خورشید جب تیرا ہوا
مثلِ بیضۂ آتشی شیشہ سراپا جل گیا

ساقیا ہین طرف بہی کمظرف مانندِ رقیب
شیشی کو جب منہہ لگایا جامِ صہبا جل گیا

میری جلنی پر نہ کھینچی دوستون نی آہِ سرد
سیر سب دیکھا کئی اور جلنی والا جل گیا

کان آتش کان ہین تیری مگر ای شمع رو
لو سی بالی جل گئی بالی سی بُندا جل گیا

ہجر کی آہون مین جو لقمہ مری منہہ مین پڑا
منہہ نوالی سی جلا منہہ سی نوالا جل گیا

کہو دیا جب داغِ دل اوس مہروش نی وصل سی
سینی پہ بہتی کہی اوسپر کہ تارا جل گیا

ہجر مین چنگاریان ہین اشک کی قطری نہین
جل کی پروا آنکہہ کا دامن قبا کا جل گیا

آپ جل جا پر گزند اچہی نہین ہمسائی کو
گرمیان اتنی نہ کر ادل کلیجا جل گیا

سر دلِ ولت سی تہا تیر اخفیر آتش نفس
سر ترا گر ای پری سایا ہما کا جل گیا

نور افشان کا تو رتبہ ہی بلند ای مہروش
شب کو جب پاپوش چمکی ہر ستارا جل گیا

سو کہا کب جون دلِ سخت اپنا فکرِ شعر مین
گرمئ مضمون سی پتہر کا شرارا جل گیا

زندہ رکہا حق نی تا و معجزی کا جاہون جمع
پہر عصا ہاتہہ آیا پہلی دستِ موسا جل گیا

داغِ سودا اسقدر چمکا سرِ پر شور مین
آتشِ خجلت سی طالع کا ستارا جل گیا

بادہ آتش ساقیا اور آگ تیرا دستِ سرخ
سرخ مینی کیطرح سی جام و مینا جل گیا

سرد آہون مین اثر تہا آگ کا ای شمع رو
جل گیا جب سینی پر الفت سی پالا جل گیا

زندگی مین وصلِ بت تہا مرگی فرقت مین جیا میتِ ہندو کی صورت ہو کی ٹہنڈا جل گیا

تیری عشقِ قد مین جب رونی کہینچی آہِ گرم صورتِ سروِ چراغان نخلِ طوبا جل گیا

دل مین بہڑکا شعلۂ عشق اور جلی صبر و قرار ہی تعجب گہر بچا اسبابِ گہر کا جل گیا

سخت بدشئی ہی حسدِ حاسدِ نہ ہونا ای قبول فائدہ جسکا سُنا ناحق دل اوسکا جل گیا

جیتی جی مجہسی اگر دل نہ اُکہاڑا ہوتا اپنی کوچی مین مجہی یار نی گاڑا ہوتا

شکلِ عاشق وہی کرتا تہا زلیخا جو کیے اوسنی یوسف کے گریبان کو پہاڑا ہوتا

صورتِ ہجر کی سب کہیچین پڑای چرخِ بخیل ایک نقشہ تو کسی روز بگاڑا ہوتا

سر پہ چڑہتا نہ خزانہ ترِی بہرای قارون اُلفتِ زر کو اگر دل مین نہ گاڑا ہوتا

حُسن کی پینچ مجہی عشق نی تعلیم کیے دل نہ کس طرح حسینون کا اکہاڑا ہوتا

دل سا میدان کہان بانکپنِ مژگانِ دراز ای جوان نیزی کو تو نی یہین گاڑا ہوتا

پہانسی دیتا کہ گلوگیر ہی رشتۂ عشق تیر ہی شکل کا مرِی پاس جو ناڑا ہوتا

حُسن کم زور نہوتا تو قوی ہوتا عشق ای پری پیو کو میدان مین پچہاڑا ہوتا

داغ دل صاف نہ ہوتی تو نہ ہوتی ای یار — میرا مرقد دمِ طاوس سی جھاڑا ہوتا

آہ تاثیر دکھاتی تو جلاتا مین دشت — کیسی بستی کسی جنگل کو اُجاڑا ہوتا

آتشِ ہجر مین جل جل کی کھا کرتا ہون — آگ کا وصل تھا قسمت مین تو جاڑا ہوتا

گالیان دی کی مری دل کی کدورت کھوتی — گھر صفا ہوتا جو تمنی مجھی جھاڑا ہوتا

قرصِ کافور تو ہی مہر مگر پہلا ہی کو — دامنِ صبح قیامت ہی کو پھاڑا ہوتا

عید کو تیری کمر سی جو لپٹتی وہ ضعیف — بال کی طرح رقیبون کو اُکھاڑا ہوتا

گرد کیا خاک ہی لاکھون دلِ عاشق جھڑتے — ناز سی دامن اگر یار نی جھاڑا ہوتا

صدقی کر کر کی اڑا دیتا تری اوپر سے — لاکھ پریون کا مری گرد جو دہاڑا ہوتا

سیکڑون مرغِ مضامین کو کیا بی پر و بال — چھوڑ کر حرفون کو خط آپ نی پھاڑا ہوتا

دل سبب عشق کا ہو جا کی ٹھہرتا نہ خفیف — بیت ابرو کی جو میزان مین تاڑا ہوتا

اب تم اپنا ہی تصور نہین بسنی دیتے — یون تو معمورۂ دل کو نہ اُجاڑا ہوتا

وصل پر اوس ہمہ تن شعلہ کی جُرأت کرتا — ہوتا مین خاکِ سیہ جل کی جو جاڑا ہوتا

ای قبول آج اگر ہوتی طبیعت حاضر

گو یہ ٹیڑہی تہی زمین اور لتاڑا ہوتا

غم سی چہٹ جاتی جو سر تن سی اُتارا ہوتا
دوستی تہی جو وہ دشمن بہی ہمارا ہوتا

چرخِ اول سی زیادہ کہین گردش ہوتی
عرش پر گر مری طالع کا ستارا ہوتا

آتی لبیک کی آواز ضرور اے لیلی
نجد مین تو نی جو مجنون کو پکارا ہوتا

عاشقِ رُخ کی لیی تم یہہ مچاتی اندہیر
زلفِ مشکین سی مجہی باندہ کی مارا ہوتا

ضعف دل سی کبہی ظاہر نہ ہوئی گرمی عشق
جان ہم دیتی مگر دل کو نہ ہارا ہوتا

آہو وحشی جو کوئی پوچہتا کس کا ہی عشق
تیری آنکہون کی طرف سبکا اشارا ہوتا

آنکہہ مین دیتی وہ عیسی نی ہتہیلی مین اگر
شمع خورشید سی کاجل کبہی پارا ہوتا

دی صدا لاکہہ کو نکلا نہ مگر ایک بہی دوست
آتی سو ایک جو دشمن کو پکارا ہوتا

اِس طرح آتش فرقت مین تڑپتا نہ قبول
دل کی بدلی جو مری سینی مین پارا ہوتا

غم کا مکان سینہ بے غم نی کہود دیا
اُٹہو یا تہا ہمکو جسنی اوسی ہمنی کہود دیا

اَی حلقہ دہن نی نہ قدرِ نگینِ دل
جسپر کہدا تہا نام وہ خاتم نی کہود دیا

اللہ ری بخل نام سبہونکا مٹا دیا
عالم کو فیض و جود مین حاتم نی کھو دیا

دل دی کی ہم وس آفتِ جان کو ہوئی تھی شاد
غمکا مکان گم ہی اب اس غمنی کھو دیا

وہ جوش ہجر مین نزہا مجھہ ضعیف کا
سار البخار عشقِ تپِ غم نی کھو دیا

نشتر کی آب بجھہ گئی ہی خونِ گرم سی
ہیہات اوسکی دم کو مری دم نی کھو دیا

نالی کیی ہزار نے آل بہار پر
بلبل کا عیش گریۂ شبنم نی کھو دیا

پیری مین خاکسارون کا رتبہ ہوا نصیب
اوس سرکشی کی عیب کو اس خم نی کھو دیا

پہاہا اُتر گیا نگہِ داغِ دل سی آج
غم ہی کہ دردِ زخم کو مرہم نی کھو دیا

ہم ہو گئی گناہ سی جنت کی مستحق
تر دامنی کو نارِ جہنم نی کھو دیا

ہر صبح جستجو مین جو اُڑتی ہی باغ سی
اُس رشک آفتاب کو شبنم نی کھو دیا

پیچیدہ گیسوؤن سی مشابہہ جو تھا تری
کیا گیسوِ دراز کو پُرخم نی کھو دیا

ای بُت حواس باختہ سارا جہان ہی
عالم کو تیری حسن کی عالم نی کھو دیا

دل اللہ ری میری ساقیِ گلفام کو دیا
جامِ جہان نما کو یہان جم نی کھو دیا

احباب کی فراق مین سینہ کُٹا گیا
ہیہات کیون نہ ہاتھہ کو ماتم نی کھو دیا

کیا مثبت ادّعا کا رہی مار نافیہ
یسم دہن کمر کا الف ہمنی کہو دیا

ابلیس کی فریب مین آئی ہزار حیف
اکدم مین باغ خلد کو آدم نی کہو دیا

دل بیوفا صنم کو دیا روح پاک نی
یا ہاتہہ سی مسیح کو مریم نی کہو دیا

انگیا کو دیکہکر موی مجنون شب رقیب
نامحرمون کو یار کی محرم نی کہو دیا

کہتا ہی شکوۂ تلف دل مین وہ صنم
تو کیا کریگا دل کو تری ہمنی کہو دیا

جلتا رہا رقیبون سی مین کوی یار مین
لطف بہشت نار جہنم نی کہو دیا

دیکہا اوسی تو پہر نرہا لطف اشتیاق
جو زخم مین مزا تہا وہ مرہم نی کہو دیا

دل تہا کجی پہ ہی گیا پاس یار کی
کیا غم ہی قلب سکہ اگر ہمنے کہو دیا

عالم کو دیکہا خالق عالم کو بہول کر
جام خدا نما کو کہان جم نی کہو دیا

سرکش جہان کی ہوی سب آکی سرنگون
عالم سی فتنہ فتنۂ عالم نی کہو دیا

دل کہول کر امام کو ہم روئی ای قبول
غم سال بہر کا ماہ محرّم نی کہو دیا

تیر سینی پہ لگانی جو وہ قاتل آیا
دل مرا توڑ کی سینی کو مقابل آیا

سامنی کھینچکی تلوار جو قاتل آیا | مینی جانا کہ بس اب جان گئی دل آیا
سب جگر ہو کی لہو اشکون کی شامل آیا | پی کلیجی ہوی ہم جب سی کہین دل آیا
کون کون آگی تری نور کا سائل آیا | مہر بہی جام بکف ای مہِ کامل آیا
آکی رویا مین رلایا مجہی بوسہ نہ دیا | خواب غفلت مین بہی آیا تو نہ غافل آیا
تیری کوچی مین تجہی دیکہکی سمجہا ہی مین | آج جنت مین نظر حور شمائل آیا
بخت خوابیدہ مری جاگ اُٹہی سوتی سی | اپنی یوسف کی مجہی چاہ ہی سو دل آیا
پاس پہونچا تو کیا حسرت وصلت نی ہلاک | غرق مین ہو گیا جب دم لبِ ساحل آیا
مینی دل کو تپ فرقت مین کیا ہی تہہ تہہ | ای طبیب اسکو تو سمجہا مرض سل آیا
تیری آنی کی خبر باغ مین ای گل جو اُڑی | دل بہی اُڑتا ہوا ہمراہِ عنادل آیا
عشق مشکل کا تری عاشق گیسو کو ہوا | طوق پہنا یہ گرفتار سلاسل آیا
محنت باد صبا ہو گئی برباد افسوس | اُڑکی چہری پہ تری پردۂ محمل آیا
قاتلا تلوون سی نل آنکہین کہ حسرت نکلی | تیری قدمون پہ طپان ہو کی نہ بسمل آیا
دیکہلی روی کتابی مین جو سطرِ ابرو | عالمون نی بہی کہا مطلب مشکل آیا

یتری

تیری جانے کا غم آنے کی خوشی سے ہے سوا
دم مرے سینے میں آیا تو بہ مشکل آیا

ایک صورت پہ فلک کی بھی نہیں ہیں پابندے
ماہ ناقص نظر آیا کبھی کامل آیا

بیٹھی تھی بہرِ شفا جب اوسے آتی دیکھا
اٹھی کہتی ہوئی عیسے کہ وہ قاتل آیا

تو بتوں کی جو پرستش میں ہے مشغول اے دل
نہیں معبودِ حقیقی کا ہے قائل آیا

دور سے تجکو جو آتی ہوئی دیکھا اے جان
روح نے مجکو صدا دی وہ ترا دل آیا

لشکرِ حسن کی امداد سے اے مایۂ ناز
کشورِ دل پہ شہِ عشق جری پل آیا

مشعلِ عشق تھی ہمرہ سفرِ ہستی میں
میں ازل ہی سے تری حسن پہ مائل آیا

میں وہ بیخود ہوں کہ جب حجلے میں ہوتا ہے گذر
خود پکار اٹھتا ہے مجنون کہ وہ جاہل آیا

طبع ناساز رہی سبکی تو مطرب نالان
تو جو محفل میں نہ اے رونقِ محفل آیا

آفتاب و زحل اکجا یہ ہیں یہہ سمجھا ہیں
تیری رخسار کی اوپر جو نظر تل آیا

تجکو منظور نہ تھا چہرۂ گلگون دیکھے
منہ مرے ہونی خود آئینہ مقابل آیا

قوسِ ابرو کی زیارت کا دل بس تھا مشتاق
ماہِ نو قوس میں طی کر کی منازل آیا

زاہدا عشق میں ہی طعن جو انسانوں پر
نظر آیا نہیں تجکو چہِ بابل آیا

مصحفِ رُخ کی زیارت کو جہان اُمڈا ہے
ہو نظر کا تری گردن مین حمائل آیا

خال کی عشق مین کیا شعلۂ رخسار کا ڈر
منہہ جلا دینی کو کافی نہین فلفل آیا

گئی ناسخ تو عدم مین شعرا بولی **قبول**
ہم مین سر دفترِ اربابِ فضائل آیا

درازی اوسمین کہان تہی بڑا خلل پڑتا
جو کہتا زلف کو سنبل تو اور بل پڑتا

نہ کہا ہاتہہ جگر پر تو تمنی خوب کیا
دہڑک جو مِٹتی کلیجی کی دل اُچہل پڑتا

جو اے مسیح سواری تری اودہر جاتی
تو دیکہنی کو فرنگی محل نکل پڑتا

جو سنگدل کی محبت نہوتی اے فرہاد
تو تیری جان کی پیچہی نہ یون جبل پڑتا

شبِ فراق مین آتی مِری خبر کو اگر
تو ہاتہہ جوڑ کی مین پاؤن اے اجل پڑتا

نہ پیچ زلف سی سنبل مین ہین نہ ہی وہ دراز
جو کہتا زلف اوسی دو طرحکا بل پڑتا

خلل دماغ مین آتا تو ہوتی نعرۂ ہُو
کسی طرح نہ مِری بات مین خلل پڑتا

ضعیف جان کی ناحق مجہی نہ ذبح کیا
وہ رقص تجکو دکہاتا کہ تو اُچہل پڑتا

وہ تیرہ بخت ہون کرتا جو غم بہی تو بس ذبح
سیاہ سُرمی سی گر اک اشک ڈہل پڑتا

رقیب پڑتا اگر زیرِ سایۂ دیوار
اُٹھاتا مین اوسی جانان وہ بی محل پڑتا

سفر کو وہ جو چلی دل بہی ہو گیا ہمراہ
جو روکتی اسی ہم تو جگر نکل پڑتا

ترِی بہی سعی سی ممکن نہ تہا رہا ہونا
جو ہاتہہ بیڑی کی بہہ پاؤن ای اجل پڑتا

وہ کہتا ہی مری سن سنکی نالہای بلند
کل آئی مجکو جو ماندا تو آج کل پڑتا

چمن سی ہی جو شش گل مین جو نکلی شکر کیا
جو رہتی چین نہ نالون سی آج کل پڑتا

سکندر آئینہ رُخ جو دیکہنی آتا
نگہہ کا پاؤن نہ جمتا کبہی پہسل پڑتا

جو سیرِ کوچۂ دلبر دکہانی لیجاتا
یقین ہی دلِ نالان وہین محل پڑتا

تماشا دیکہتا گر بارِ اشک کا وہ طفل
نہ پُتلیون کو مرِی چین ایک پل پڑتا

دکہاتا شکل تو جا سکتا پہر کہان وہ حسین
یہہ دیدہ ہی چہ سیماب سان اُبل پڑتا

مقبول اسکی جو چہچہی نہ ہوتا سر گردان
تو پہر مرگ تری پیچہی ای اجل پڑتا

صاف کر زنگ دوئی سی آئینہ ادراک کا
ہی اگر مدِ نظر نظارۂ حسنِ پاک کا

ہی ہوا ان گردونِ گردان آہِ آتشناک کا
جو ستارہ ہی شرر ہی شعلۂ ادراک کا

صلوتِ غم یار سی دیکھی نہ کیون کر ہر بشر | دیکھنی والا ہی وہ آئینۂ افلاک کا
مست ہون خیالِ سینہ کے یاد مین اٹھون پہر | نشہ کم ہوتا نہین دم بہر بھی اس تریاک کا
پاک رہ بیباک رہ ای دل فنا فی اللہ ہو | پاکباز ونکی لیی ہی عشق حسنِ پاک کا
تو جو چشمی سی دہن کی دیگا پانی ای صنم | دانۂ دُر بار لائی گا شجر مسواک کا
اس سی چہالا ہی جگر مین اور اس سی دل دونیم | کان کی موتی سی ہی بالا ہی تنکا ناک کا
صلوتِ قاتل نظر آتی ہر اک تلوار مین | تیغ جسکا نام ہی جوہر ہی اوس سفاک کا
احتیاج بادۂ انگور اوسی کیا ساقیا | مست کر دیتا ہو جس نازک کو سایہ تاک کا
رشک سی سب چہری ہی پانی لگی ای شہسوار | ہی ہر اک مذبوح تیری بستہ فتراک کا
دامنِ محشر ہی تسکین بخش ہو ممکن نہین | ایک پہاڑا ہو گا اس مری دلِ صدچاک کا
وحشت مین بہی دل نہ بہلا ہو گئی وحشت سوا | آگ مجکو لگ گئی جنگل جو پہولا ڈہاک کا
نعمتین لاکہون طرح کی کہائین پر سیری کہان | سب حریصون کا دہن گویا دہن ہی خاک کا
بال ہم دُرِ نجف کا سمجھی ای آئینہ رو | دانت مین تیری جو ریشہ رہگیا مسواک کا
اپنی کیا اوس کی مجھسی ہچیان اڑوائیگا | وحشت کیون مشتاق ہی تیری گریبان چاک کا

جام

جام ہستی کو چہڑی مٹی جو مجہہ کشتہ کی
ای پری رو پہر گیا پہرتی پہرتی چاک کا

اس طرح ای گل تری کوچی مین ہین عاشق ضعیف
جیسی ہو انبار گلشن مین خس و خاشاک کا

میل جسم یار کی وی سونگہنی کو وہ اگر
مشک تر سی کیسہ مین بہر دون ابہی ولاک کا

کاسہ سر جب سم توسن سی ٹوٹا ای سوار
رتبہ معراج یاد آیا مجہی فتراک کا

غول ہاری خوف کی جسجا قدم رکہتا نہین
رہنی والا ہون مین اوس صحرای خشتناک کا

کیا مقام پاک عاشق کو جو پوشیدہ کرون
واعظا ہی عشق مجکو اک بت بی باک کا

تیرتی دیکہا جو بحر غم مین مجکو ای قبول
ہنسکی وہ بولا کہ دل دریا ہی اس تیراک کا

سوال بوسہ لب ہمنی جب دہن سی نکالا
تو اوسنی ہو کی خفا ہمکو انجمن سی نکالا

کوئین مین ڈوب کی جان عزیز دینگی ہم ای یار
جو تونی یوسف دل کو چہ ذقن سی نکالا

گلون کی زردی رخ دیکہنا ہوا نہ گوارا
خزان کی پہلی ہوا نی ہمین چمن سی نکالا

حلب سی آئینہ حیران ہو کی چہری سی نکلا
ہرن کو زلف نی وحشی کیا ختن سی نکالا

بہلا دیا یار نی مجکو مین اوسکی یاد نہ بہولا
رہا وہ دل مین مجہی گو کہ انجمن سی نکالا

سمٹ کی اب ہوئی ہی میری مثال نقطہ موہوم
دہان تنگ کا کچھ وصف جب دہن سی نکالا

جو وقت خندہ کی اوسنی اپنی دانت نکالی
تو آب و تاب کو گوہر اور عدن سی نکالا

برنگ غنچہ جو اوس گل کی عشق مین ہوئی ہی دلتنگ
ہوای وحشت جنون نی ہمین چمن سی نکالا

لحد پہ ہاتھ جو ہین اوسنی پہر فاتحہ رکھا
لحد مین ہمنی وہین ہاتھ کو کفن سی نکالا

تڑپ کی مین اوسی چلایا جب روانہ ہوا ترک
ہر ایک تیر نہ اوسنی مری بدن سی نکالا

ستارہ شب تاریک نور عشق سی یہ تھا
ہماری دل کو عبث زلف پر شکن سی نکالا

کنارہ کش وہ رقیبون کی حلقی سی ہوا از خود
ہماری چاند کو اللہ نی گہن سی نکالا

اگرچہ جامی سی باہر ہوئی ہی آپ زلیخا
کشش نی عشق کی یوسف کو بہی وطن سی نکالا

سخن دہن سی نکلنی مین سقم ہوتی ہی صدہا
قبول ہو کی خموش اب دہن سخن سی نکالا

غم کی بدلی صبح ہوتی زہر کہانا خوب تہا
جان کا ایجان وصلت ہی مین جانا خوب تہا

رو یا کرتی اور ہی محبوب کا ہم لیکی نام
شاید آتی تم سزا دینی بہانا خوب تہا

تیر مژگان سی ڈراتی ہو مری سینی کو کیا
پاس اگر ہوتا مری تو دل نشانا خوب تہا

تیغ ابرو سے ہمین مارا یہہ کیا اندھیر ہی
زلف کی محبوس کو پھانسی چڑہانا خوب تھا

جامۂ صد چاک اوترواکر کفن مجھکو دیا
کیون بدلوایا وہی عاشق کا بانا خوب تھا

ختم اوس محبوب پر میری ہوا حسنِ ملیح
لاکھہ یوسف سے دوچندان وہ یگانا خوب تھا

عقل گو کہتا ہی ہر نادان کی آگی جنون
پر ہمارا قول ہی بہلول دانا خوب تھا

رشتۂ الفت مین اپنی کیون نہ کھینچا دل مرا
سخت نادانی ہوئی مجسی یہہ دانا خوب تھا

عشق مین صحرا بہ صحرا پہر کی کیا پہل مل گیا
اوسکی در پر بیٹہہ کر صدمی اوٹھانا خوب تھا

عہد سابق مین وہ اندازونکی تم سُنتی نہ تھی
تھی بُری اہلِ زمانہ پر زمانا خوب تھا

وای نافہمی کہ بعدِ عاشقی ثابت ہوا
دل لگانا حد بُرا تھا اور ہٹانا خوب تھا

اب کہان پاؤگی میری طایرِ دل ستمگار
تیرِ مژگان سی چہدا اوڑکر نشانا خوب تھا

شفیق
دانت برق اودی ہڑی ابر ایسمین لازم ہی
ای صنم مسّی لگا کر پان کہانا خوب تھا

تھی کشش معشوق مین عشاق کی کوشش کی بعد
عشق بازونکی لیی اگلا زمانا خوب تھا

توڑ ڈالا قدر کچھہ مسّی نہ کی ای ماہرو
ورنہ زلفون کا دلِ صد چاک شانا خوب تھا

زور کو بازو نگہہ کو آنکہہ بہرِ عشق دل
جسکو جو بخشا وہی اوسکا ٹہکانا خوب تھا

تم جو دم بھر بیٹھہ کر اُٹھی چلی ہمراہ روح
میری گھر مین ایسی آنی سی نہ آنا خوب تہا

جسم عریان دیکہکر بی روح عالم ہو گیا
غسل لا کہون کو ملا اونکا نہانا خوب تہا

پوچھتا خوش ہو کی کو ظالم برا حال تباہ
بہیس مین قاصد کی خط خود لیکی جانا خوب تہا

بعد ناسخ ہاتہہ ملکر کہتی تہی سب نیک و بد
اُٹھہ گیا دنیا سی وہ شاعر پرانا خوب تہا

یہ کی اب خم جگر کہوتا ہی دل کی تشنگی
تیغ تیز یار کا پانی چرانا خوب تہا

پہر وہی فرقت کی صدمی ہین وہی اوس گل کی یاد
ای طبیبو ہوش مین میرا نہ لانا خوب تہا

اوسکی آتی ہی مجھی فرقت کا دہڑکا لگ گیا
غم امید وصل پر فرقت مین کہانا خوب تہا

ناتوانون کی طرح وصلت مین دل کانپا کیا
بوجہہ فرقت کا اُٹھانی کو توانا خوب تہا

سینی مین دل دل مین راز الفت پردہ نشین
ای مقبول افشا سی تیرا دل چھپانا خوب تہا

تیغ مین تیرا ہی نقشا ابروی بی پیر کا
موم اوسکی تیغ سی فولاد ہی شمشیر کا

اسلیی چھلنی ہی دل سنکر جوان پیر کا
دم بھرا ہی آہ نی میری تمہاری تیر کا

دم نہ ہوتا بند جانا قیدی دلگیر کا
طوق بنتا گر تری درازی کی زنجیر کا

مین فقیرِ بی نوا مہمان ہون چرخِ پیر کا
جامِ شربت دن کو ہی شکوہ پیالا اثیر کا

خوابِ وصلت کی مجھی کو ملتی ہی تعبیرِ وصل
خواب ایسے مین جانتا ہون دینے تعبیر کا

تجکو لا تدری بای ارض سی غفلت ہے کیا
قصد کرتا ہی جو اپنی قبر کے تعمیر کا

آبداری جو گئی ہو جائی قاتل و قتیل
پہوڑی گر نوکِ مژہ چہالا تری شمشیر کا

عشق لامِ الف مین جھکنا ازل سی تہا رقم
قد مرا تہا دائرہ حرفِ خطِ تقدیر کا

ہین نگہ کی صید بی تائیدِ مژگان سیکڑون
ورنہ پیکان ہی ازل سی جزوِ اعظم تیر کا

تیغِ ابرو کاٹ دکہلاتی ہی جسجا وقتِ قتل
رتبہ پاتی ہی سروہی کاٹھ کے شمشیر کا

مین ہون حسرت مین نگہ کا غیر ہوتا ہی نشانا
راست چلنا اس جگہہ کج ہی تمہاری تیر کا

مین ترِی خلخال پا سی سر اوٹہاؤن کس طرح
دائرہ یہہ ہی مری حرفِ خطِ تقدیر کا

لاکہہ رنگون سی ترِی تصویر مانی کہنچلے
رنگ لائی گا کہان سی قد کی تصویر کا

چہلنی چہلنی مین ہوا ای ترک پہلی مرتبہ
تیر ہر ریشہ ہوا گویا بدن کو تیر کا

شوق کرتی کیمیا سازی کا ہم بھی ای قبول
ہوتا گر سونی کا مرقد صاحبِ اکسیر کا

ہوش کھو کر کارِ عقل ای ہمسفر مینی کیا
جنگلون مین ہجر کی تیری دل مین گھر مینی کیا

دور میری طرح رہتا ہی دلِ محبوب سے
اپنی نالی کی اثر مین بہی اثر مینی کیا

رنگ لائیگا لہو محشر مین ای قاتل ضرور
تجکو تر دامن کیا دامن جو تر مینی کیا

وصل کی شب آنکہہ جو اوٹہی جبین یار سے
اتنی مین نظارۂ نجم سحر مینی کیا

عشق کی شعلون مین دونون پانی ہو کر بہ گئے
لو کہ دل لوہی کا پتہر کا جگر مینی کیا

تیغ جب کہینچی ہوئی تیوری چڑہائی آئی تم
سامنی دل کر دیا کیسا جگر مینی کیا

اونگلیان اوٹہنی لگین تیری طرف مثلِ ہلال
عشق تجہسی جب ای نازک کمر مینی کیا

تہی جہان ساری حسینانِ جہان اک تو بہی تہا
منتخب سب مین تجہی ای بیخبر مینی کیا

غیر کی گہر وہ چلی دنیا سی مینی راہ لے
پا تراب اونکا ہوا تہا اور سفر مینی کیا

خود ہوا معدوم مین عشقِ وہن مین آ کے پر
ایک مدت سی دلِ عنقا مین گھر مینی کیا

شکل اپنائی بیابان سی تا نہو وحشت سوا
گو سفر مین مِل گئی بستی حذر مینی کیا

قطعہ

وعدہ آنی کا کیا تہا اور تم آئی نہ تہے
آہ میری منہہ پہ کہتی تہی اثر مینی کیا

نالہ غل کرتا تہا حل مینی کیا مطلب ترا
لڑتی تہی ہر پل اشارہ چشمِ تر مینی کیا

جذبِ دل کہتا تہا کہینچا ہی اوسی مینی اوہر
عشق کہتا تہا یہہ کارِ سخت تر مینی کیا

اور کلیجی کی پہڑک کہتی ہی جو حق ہی وہ سُن
کر دیا بیتاب اور راہی ادہر مینی کیا

کہتی تہی سینی کی آگ اوس بُت کا دل کر کی نرم
مہربان مدت مین تیری حال پر مینی کیا

الغرض شرمندۂ احسان یہہ سب کی لئے رہے
انتظارِ آمد آمد تا سحر مینی کیا

تم نہ آئی رات بہر گیا زور تہا تم پر مگر
شرمسار اُن سب کو ای رشکِ قمر مینی کیا

جا نہین پاتا دہانِ وہم بوسہ بہی کبہی
مختصر وصفِ دہان مختصر مینی کیا

بس ہی طوفِ خانۂ حق عمر بہر مین ایکبار
تیری گہر کا طوف ای بُت عمر بہر مینی کیا

مین جو کہتا ہون نگہ سی تم جدا اک پل نہین
ہنسکی کہتی ہین تری آنکہون مین گہر مینی کیا

کر لیا عاشق تمہین بہی عشق کی تاثیر سی
دل مین دل ڈالا تمہاری گہر مین گہر مینی کیا

جتنا مین سعی کہا کیا اوتنا شگفتہ وہ ہوا
سروِ قامتِ یار کا رُو رُو کی تر مینی کیا

راست رو انسان کو کوئی راہ کیا دکہلائیگا
بہول کر رستہ خضر کو راہبر مینی کیا

لطف اب بہی ہی جو تم آؤ کہ ابتک خوف سی
آہ بی تاثیر نالۂ بی اثر مینی کیا

یارِ ہرجائی کی سچی دل لین دل مین دون ان
زیرِ چرخ اسطرح چکر عمر بہر مینی کیا

کچھه تو روزن کو بڑہایا کچھه گھٹا مین عشق سی
راہ کچھه نکلی تو پیدا خوب در مینی کیا

نیش غم نی کیا کیا جو کچھه گھٹا پہر ل گیا
نوش اپنا آپ ہی خون جگر مینی کیا

کامل و ناقص کا ناحق مورد الزام ہون
بی ہنر اچھی عبث کسب ہنر مینی کیا

غیر کا ذکر کیا ہی جب خود مخبر صادق کہین
مین ہون شہر علم اور حیدر کو در مینی کیا

خیر ہر شر ہو گیا میری لئی جب ای قبول
ورد نام حضرت خیر البشر مینی کیا

جال تم دونون کا ای لف دوتا اچھا تہا
ہم بچی پیچ سی کچھه ہمسی جدا اچھا تہا

آج سر کہول کی کہتی ہین وہ لاشی پہ مری
ہای کل تک یہه گرفتار بلا اچھا تہا

قیس و فرہاد ہو وامق ہو یا نل ای جان
عشق مین کون تہا جو ہمسی بہلا اچھا تہا

نیک و بد سب مجھی کہتی ہی برا جیتی جی
آج سب کہتی ہین افسوس وہ کیا اچھا تہا

غنچہ ہا دیدہ ہین تنگ مین تہی رات سی تنگ
جانا سوی چمن ای باد صبا اچھا تہا

ماش کی پتلی مین کیا تہا جو اوتارا نہ مجھی
جان کی خیر رہی یہه صدقا اچھا تہا

بزم می مین ہوی گو لاکہه مینا ہی میسر
مینی بہی دیکھه لیا چہپکی مزا اچھا تہا

تمنی جو شربتِ دیدار پلایا مجکو
یا تو مرتا تہا بُری حال سی یا اچہا تہا

صدقی ہتی قلقل مینا و گلوی مینا
جب وہ کم سن ہتی بہر شکل گلا اچہا تہا

ہتی ہزاروں مجہی کو جی سی نکالا تمنی
مین ہی عشاق مین جو کچہہ تہا بُرا اچہا تہا

لاکہہ لقمان ہہم ہون مجہی صحت کیسی
ابہی دل کی جو میسر ہو دوا اچہا تہا

روزِ دوڑ اکی توقع پہ کیا ہاتہہ دراز
پاؤن دبوا لی کسی شب تو صلا اچہا تہا

دل بہلنی کو لیئی بیٹہا ہون ایک اور حسین
آنکلتا جو وہ بدخو تو مزا اچہا تہا

ذکر اوستاد کا آجاتا ہی جس محفل مین
چار جانب سی یہہ آتی ہی صدا اچہا تہا

ای قبول اس لیئی کی ترک ملاقات اوس سے
دوستی کا تو بُرا دشمنی کا اچہا تہا

تو وعدۂ وصال جو فرما کی پہر گیا
شکوہ ترا زبان پر آ آ کی پہر گیا

جور و جفا مین حیف ابہی تک کمی نہین
مہر و وفا کی مجہسی قسم کہا کی پہر گیا

شکل اپنی مینی دیکہی وہ آیا تو کیا حصول
آئینہ دور سی مجہی دکہلا کی پہر گیا

ناصح نی ترکِ عشق مین کین حجتین کمال
میر ابہی مغز خوب وہ پہروا کی پہر گیا

وعدہ اہی تو بوسۂ لب کا کیا اگر | جب مینی منہہ بڑہایا تو شرما کی پہر گیا
نالون سی میری جان در یار پر گئی | پر وہ یہہ جانتا ہی کہ چلا کی پہر گیا
تیری گلی سی نہ اوٹہون مین محال ہی | عاشق وہ کون تہا جو یہان آکی پہر گیا
مجمع سنا رقیبونکا جب گہر مین یار کی | سنتی ہی مین یہہ بستی سی جہنجہلا کی پہر گیا
اوس بی وفا کا دل نہ پہرا میری قتل سی | خنجر کا منہہ بہی مجہہ پہ ترس کہا کی پہر گیا
سائل ہوا تہا بوسۂ رخ کا ترا فقیر | تجہسی جواب صاف مگر پاکی پہر گیا
آیا تہا جب وعدۂ وصلت وہ میری گہر | عیار مجہکو باتون مین بہلا کی پہر گیا
اللہ ری بانکپن کہ جو ہین انکا میر اول | ایک ایک تار زلف کا بل کہا کی پہر گیا

کیا اعتبار بات کا تیری ہا قبول
قسمین اودہر نجانی کی تو کہا کی پہر گیا

ہنر سی جیتی جی کیا کام نکلا | نشان اپنا مٹا تب نام نکلا
بہروسا کیا مریض زلف و رخ کا | سحر یا نکلا دم یا شام نکلا
سخن سی تیری مینی جان پائی | کرامت معجزہ الہام نکلا

پیونگا خونِ دل بھر بھر کی ساقی | مری حصّی کا خالی جام نکلا
مقید سیر کا ہی بلبلِ دل | چمن ای باغبان گلدام نکلا
بہت تہا تشنہ کامِ آبِ شمشیر | ہوا نام اوسکا میرا کام نکلا
اذیت اسقدر نالون سی پائی | کہ دل سی ہو کی تنگ آرام نکلا
لبِ مینوش جانان تک نہ پہونچا | لبابِ دل ہمارا خام نکلا
ہی بدنامی برا ایسی کو کہنا | جو ہوا استاد کوئی نام نکلا
جو دیکھی فال بہرِ قتلِ عشاق | تو پہلی سب سے میرا نام نکلا
رہی محرومِ مَی دوری مین ہم بہی | تہی پہلو ادہر سے جام نکلا
نہ دی گالی بہی کیسا بوسۂ لب | تری دل سی نہ کچھہ انعام نکلا
ہزارون بلبلین تہین سایہ افگن | جو دن کو گھر سے وہ گلفام نکلا
مئی گلگون سمجھکر پیلیا خون | ہمارا دل تمہارا جام نکلا
زبس عاشق ہون اوس مطرب پسر کا | مرا نالہ ہر اک گلبام نکلا
فقط اوس آنکہہ سی نسبت کا غرّہ | بڑا بیمغز ای بادام نکلا

ہمیشہ عشق کی شعلون مین پکّا | مگر پہر گشتہ دل خام نکلا
جنون اسکا رہا وہ مول لی دل | مگر سودا ہمارا خام نکلا

قبول اپنی دہن سی وقت آخر
نبی کا کلمہ حق کا نام نکلا

ضعف مین مجنون سی شکوہ تیر الاغر کم نہتا | نجد کی جنگل سی وحشت مین مجہی گہر کم نہتا
چشم تر کی ہاک سی وسنی چرائی اپنی آنکہہ | ورنہ میری دیدۂ تر سی سمندر کم نہتا
نامی کا لیکر جواب آیا تو آنکہہ ایسی پہری | باز سی کنجشک دل کو کچہہ کبوتر کم نہتا
جسم کا گر عکس اوسمین تہا تو اوسکا جسم مین | اوس پری کی حسن سی کچہہ حسن زیور کم نہتا
تیغ ابرو کو عبث تکلیف دی ہی بہر ذبح | کچہہ نگاہ تیز کا بہی مجہکو خنجر کم نہتا
عشق کی دریا مین میری بندہ گئی کچہہ ہاتہہ پاؤن | ڈوبنا تقدیر مین تہا مین شناور کم نہتا
خط کہان کیسا کبوتر کا پہر آنا اس طرف | پہر سی اوس صیاد کی پہرتا تو اک پر کم نہتا
داد کی دن بڑہ کی سوا لیگیا بر سونکی راہ | ورنہ وحشت کو مری صحرای محشر کم نہتا
حسن زیبا پس تو ہی کچہہ اور شی ای نازنین | پر یہہ عاشق بہی کمر سی تیری لاغر کم نہتا

حسن روز افزون سی عشق عبث افزون ہی سوا
حسن سی ہین کم اسی سمجہا کیا پہ کم نہ تہا

یا یہہ وحشی سخت جان ہی یا نہین لڑکون مین نور
ورنہ مجہہ لاغر سری کو ایک پتہر کم نہ تہا

جب شباب آیا گئی فردوس سی دوزخ مین ہم
بچپنی مین خلد سی دامان مادر کم نہ تہا

تیرا سودائی کہان جاتا جو ڈالین بیڑیان
الجہہ تری زنجیر در کا مجہکو لنگر کم نہ تہا

پانون پہولی دیکہکر قاتل کو پہر مارا گیا
بہاگ بچنی کو مری میدان محشر کم نہ تہا

پہونک دیتا عشق گرم اشک مری دل کو مگر
اس عرض سی آگ ہونی مین یہہ جوہر کم نہ تہا

تمہی نظروں سی گرایا سر چڑہی اب کیون نہ غیر
ورنہ اوسکی دیو سی ابتک یہہ کمتر کم نہ تہا

عشق کا رستہ دکہایا حسن نی کرنی کو قتل
ہای اب سمجہی کہ رہزن سی یہہ رہبر کم نہ تہا

جب غلام آکر ہوا حیدر کا شاہی چہوڑکر
پادشاہ ہفت کشور سی بہی قنبر کم نہ تہا

سیکڑون دیوان ہین وصف دہان تنگ مین
لاکہہ دفتر سی یہہ اک نقطہ مقرر کم نہ تہا

باغ مین ہو کا تری قد کا بہی بیجا نہ تہا
سرو موزون تہا تری قد کی برابر کم نہ تہا

نکلی کیون پیکر شراب افسوس جم رسوا ہوئی
خاک پر بیہوش رہی گو ہمین گہر کم نہ تہا

صاف کہتا ہون کہ تیری چہرۂ شفاف سی
داغ مٹ جاتا تو پہر ماہ منور کم نہ تہا

اوس سی بچ بچ بہی گئی مستی ہوا اہلِ جہان ۔ جوہرِ شمشیر سی کچھہ تم مین جوہر کم نہ تہا
چشمِ دل سی صاف صاف آتی نظر عالم کی سیر ۔ میرا دل آئینی سی کچھہ ای سکندر کم نہ تہا
کیون نہ سر مارا مری میرا دلِ سخت ای صنم ۔ سنگ سی عدائی کو تیری یہہ پتھر کم نہ تہا
جب ملا وہ پادشاہِ حسن داغِ دل مٹی ۔ اہلِ زر سی ہجر مین بہی مین توانگر کم نہ تہا

شکر ہی غالب ہا تیری فقیرون پر قبول
سب سے بحثِ عشق مین تیرا قلندر کم نہ تہا

وردِ زبان وصفِ دہن ہو گیا ۔ گل سی بھی رنگین سخن ہو گیا
دشتِ جنون مین نہین ملتی سرا ۔ اُڑ پڑی جسجا وہ وطن ہو گیا
فصلِ بہاری مین مری سیر کر ۔ داغ بڑہی جسم چمن ہو گیا
زلف ہٹی چہرۂ محبوب سے ۔ چاندنی پہر چھٹکی گہن ہو گیا
مشقِ ستم کی نہین قوت اوہنین ۔ اب وہ گئی دن وہ چلن ہو گیا
مینی جو وصفِ دُرِ دندان کیا ۔ میرا دہن رشکِ عدن ہو گیا
شرم و حیا دور جو کی یار نے ۔ اور بھی بی ساختہ پن ہو گیا

لعل مضامین ہین ای وصف لب — میرا دہن کان یمن ہوگیا
زلف ہی گہہ دل مین گہی یاد لب — گاہ ختن گاہ یمن ہوگیا
پہوڑ کی سر گر پڑی ہم غار مین — کوہ کا دامان کفن ہوگیا
لی جو نہ آرایش جسم آپ سی — اور ہی بی ساختہ پن ہوگیا
پہنستی ہی گیسو مین سی ملی آبرو — دل ہوا دلوا اور وہ رسن ہوگیا
لاکہون ہی عشاق کٹی مرتی ہین — کوچہ جو تہا خلد وہ رن ہوگیا
اتنی دنون دشت مین گردش رہی — ہمکو فراموش وطن ہوگیا

دہر سی ناسخ جو اوٹہا ای قبول
خاتمہ حسن سخن ہوگیا

جو منہہ دکہاتا ہمین وہ نگار کیا ہوتا — ہماری نفع مین نقصان یار کیا ہوتا
کمر کو ملنی لگی میری جسم سی تشبیہ — تمہاری عشق مین اب اور زار کیا ہوتا
جو ہوگی تہ بتہ افلاک کی نہ کام آتا — تو اسقدر مری دل کا بخار کیا ہوتا
جو میری قتل کا وعدہ وفا نہ تم کرتی — تمہاری بات کا پہر اعتبار کیا ہوتا

نجھی ہی دل مین وہ گوشۂ تیر سیدہا تہا
جگر کو چہانا کیا ترک یار کیا ہوتا

اوٹھائی عشق سی صدمی شباب مین لاکھون
ضعیفی مین یہہ بہلا یادگار کیا ہوتا

برہنگی نی سر ٹکڑا وسپہ کر دیا ثابت
وگرنہ عشق مین میرا وقار کیا ہوتا

کبھی نہ اوٹھی تہی ہم جیتی جی ہی در سی تری
ہوا سی اوچا ہمارا غبار کیا ہوتا

ہزارون مرگئی عاشق وہ گل ہنسا ہی کیا
ہماری لاشن پہ پہر اشکبار کیا ہوتا

وہ شوخ کہتا ہی رسوا و در بدر کر کی
مری طرف سے بہلا اور پیار کیا ہوتا

گلو وصال سی میرا ہی دل جو کہلجاتا
تو لطف موسم جوش بہار کیا ہوتا

تمہاری ظلم و ستم کب گنی گئی ہمسے
ہماری داغون کا مستی شمار کیا ہوتا

ایسی شعلہ اوٹہا تہا کہ مجھکو خاک کیا
بھڑکتی عشق کی دل مین جو بار کیا ہوتا

مژہ دراز ہی لیکن علیل صید افکن
یہہ تیر پہر جگر و دل کی پار کیا ہوتا

وہ چہرۂ شب فرقت نظر سی گذرا ہے
کہ ایسا قاتل دل کافر تتار کیا ہوتا

بہلا ہوا گئی آغاز عشق ہی مین جان
خدا ہی جانی کہ انجام کار کیا ہوتا

بنایا کرتا ہی کام اپنی کارساز قبول

کسی بشر پہ مرا بند کار کیا ہوتا

مین جو الفت مین تری ہاے لقا مٹ جاتا
داغ لگتا مجھی آئین وفا مٹ جاتا

لاکھہ اغیار تھی لیکن جو وہ کہتا مجھسے
یا مٹاتا اونہین مین آج وہ یا مٹ جاتا

مطمئن ہو گئی تمہین قتل جو ہمکو کرتے
ہم جو مٹتی تو تمہارا خدشا مٹ جاتا

کیون لوٹہایا مری آگی سی اسی وقت مین
نسخہ مٹتا تو یہہ سب رنج دوا مٹ جاتا

کشتہ ہوتا تہا تری تیغ سی تجہپر نہین خون
پہر یہہ کیونکر مری قسمت کا لکہا مٹ جاتا

حامی ہو جاتا جو میرا وہ بنانی والا
تو بھی لاکہہ مٹاتا تہی تو کیا مٹ جاتا

ہوتا اک سجدہ بہی مقبول جو ای پیشانی
تجہہ مین وہ تہا جو لگا ہی بخدا مٹ جاتا

ننگ تہا بات جو کرنا مجھی دینا دشنام
ای صنم ایک ہی گالی مین گلا مٹ جاتا

تیری مجنون بن سی منہہ مجہکو چھپانا پڑتا
دامن دل سی اگر ننگ قبا مٹ جاتا

فکر ہر شخص کی رتبی کی موافق پائی
اسطرح وغدغۂ شاہ و گدا مٹ جاتا

روز اوس رہ پہ چلی جاتی ہین مٹنی والی
اسطرح جادۂ صحرای فنا مٹ جاتا

آگیا کلمۂ حق حشر مین لب پر ورنہ
مٹتی دعوی خون وہ جو مرا مٹ جاتا

جسم سان خشک کیا ذہن نہی ہمنی ای فکر
ورنہ غم ہوتا جو مضمون نیا مٹ جاتا

نور وحدت کی اگر ہوتی مدد یا باقی
تھا مری دل مین جو کچھ تیری سوا مٹ جاتا

ای **قبول** اونکا نہ شکوہ تھا نہ کچھ الفت کا
لوح دل سی جو مری حرف وفا مٹ جاتا

آپ آتا رحم دل پیر اگر اتنا نہ تھا
مین بچاتا اپنی دل پر اختیار اتنا نہ تھا

کردیا منصور حق نی جان گو اوسکی گئی
جیتا کب تک وہ زمانہ پائدار اتنا نہ تھا

عشق نالوسنی کیا افشا بڑی خفت ہوئی
بوجھ یہہ مین دل مین کہتا بردبار اتنا نہ تھا

آگ مین الفت کی جب مین جلگیا اور اُف نکی
یار کہتا ہی کہ اسپر اعتبار اتنا نہ تھا

یا نکل جانیکو ہی پہلو سی یا آتا ہی یار
عشق ہی بر سو بسنی پر دل بیقرار اتنا نہ تھا

اُٹھتی ہو اڑکر ہی توسن کو نہ میری پا کا
مین خود اتنا کب تھا جو میرا غبار اتنا نہ تھا

تمنی ٹڑپانیکو آہستہ لگائی تیغ تیز
فیصلہ اک ضرب مین کرتا یہہ وار اتنا نہ تھا

نجد مین تھا قیس مین گھر دشت مین گھر کوہ پر
عشق مین وہ بھی ذلیل و خوار و زار اتنا نہ تھا

کونسا عاشق جلا تھا جسطرح جلتا ہون مین
ای حسین آگی مزاج عشق حار اتنا نہ تھا

کیا بہرا خاک شہیدان سی چمن ای باغبان
بار ہا دیکہا ہی جوش لالہ زار اتنا نہ تہا

تہام لی باگ اسقدر دوڑایا مجکو شوق نی
مجہسی بڑہ جاتا وہ خوشرو شہسوار اتنا نہ تہا

حسن او دہر بڑہتا گیا جتنا ادہر سودا بڑہا
دل مرا ای عشق آگی داغدار اتنا نہ تہا

آج یہہ کہکر دیا جراح نی مجکو جواب
سینی مین کل تک ترے ای یار غار اتنا نہ تہا

مین تو اتنا تہا کہ آخر مٹ گیا اوسپر قبول
گل چڑہا تا قبر پر وہ گلعذار اتنا نہ تہا

عشق کی شعلون سی اولسو ہر دم کون تہا
ہجر مین جس سی دلاسا ہو بجز غم کون تہا

ہوش کہو کر راہ عشق ای میں جب ہم تم چلی
سچ بتا دو دشت وحشت مین مقدم کون تہا

عشق لستان مین جو کچہہ گذری کسیکو کیا خبر
ای پری رو میری درد دل سی محرم کون تہا

خاک پر لاشا رہا دن رات بی غسل و کفن
اُسکی دل کو لگنی میرا اہل ماتم کون تہا

جو کفن پہناتا دن کو کون تہا جز آفتاب
رات کو نہلانی والا غیر شبنم کون تہا

قطعہ

طاعت خالق مقدم ہی یہان کیسا نسب
بی ضا ئی وست ممتاز و مکرم کون تہا

بندگی باید پیمبر زادگی منظور نیست
جد سبہون کا تہا نہ پیغمبر تو آدم کون تہا

دیکھنی کو تیری عاشق سیکڑون موتی تھی جمع
جان سی تجھپر فدا آتی کہ اظلم کون تھا

چشم و ابرو سید ہی جبتک ہی ہی حاضر یہ
تیغ جب کھینچی سو اسیری پھر او سدم کون تھا

قید مین مر بھی گئی ہم لاش بھی پھینکی گئی
پھر بجا نا یاری محبوس غم کون تھا

جب سی دیکھی عارض پر نور و جام چشم یار
مین نہین واقف سکندر کون تھا جم کون تھا

وصل مین مین بولا دل زخمی کیا تھا آپ نی
ہنس کی بولی زخم کا پھر تیری مرہم کون تھا

خلق مین جود و سخاوت نی زبان زد کر دیا
ہنس اللہ تھا اک وہ بھی حاتم کون تھا

داغ سر تا پا ہی بخشی جو الٹی چال سی
ای فلک پھر طالب دینار و درہم کون تھا

طور معبودی تھی اوس بندی مین حق ای قبل
عقل کیا جانی کہ وہ نور مجسم کون تھا

کسیکی جان کا جانا خیال کیا ہوگا
کرو گی ذبح جو مجھکو ملال کیا ہوگا

قضا بھی ٹلتی ہی ملنی مین ایسی حسرت سی
پھر ایسی حال مین اوسکی وصال کیا ہوگا

بجھائیگا نہ اگر آتش جہنم کو
تو یہہ مرا عرق انفعال کیا ہوگا

گناہ کام مرا ہی خطا مری خصلت
کرم جو تم نہ کرو گی مآل کیا ہوگا

گلی مین ہم وہ لبِ بام یار بدخو پاس
ڈری رقیب ہمارا زوال کیا ہوگا

جمال پاک سی جسکی بنی زمین غش مین
پناہ اوسکی بہر اوسکا جلال کیا ہوگا

جو ہچکی آتی ہی ہم آپ یاد کرتی ہین
فقط یہہ وہم ہی اونکو خیال کیا ہوگا

گلون لی زر جو فراہم کیا ہی ای گلِ تر
تجہی پہ ہوگا تصدق یہہ مال کیا ہوگا

جب اوسکی کوچی مین بیٹہا ہون پانوتوڑکی مین
زیادہ اب ستم ای بوالِ چال کیا ہوگا

کمر کا عقدہ دہر مونہ کہل سکا ابتک
وہ جسم نور کا ہی اوسمین بال کیا ہوگا

بچا جو تیری جہالت سی مین تو دیکہو گا
کہ تو شباب مین ای خرفسال کیا ہوگا

پہنسی ہی خلق تمام اب بال کیون بڑہاتی ہو
فرشتی صید کرو گی یہہ جال کیا ہوگا

تمام ایک شب انتیس رات نقص نصیب
تمہاری سامنی مہ کا کمال کیا ہوگا

کمر کمر سی ملا کر ہوا خجل چیتا
دکہائی آنکہہ تو نادم غزال کیا ہوگا

وہی ہی عشق کا جہگڑا ہوا جو حشر تو کیا
یہان نہین تو وہان انفصال کیا ہوگا

تمام رات نہ ٹہرا ہو جب وصال مین دل
تمہین بتاؤ کہ فرقت مین حال کیا ہوگا

تل اوسکی رخ پہ ہی اک خوشنما یہہ سنتا ہون
دلِ سیہ مرا ہوگا خال کیا ہوگا

تلف جو جہوٹ سی ہوگی جو اپنی فرمادو
تو فائز تجہی ای پیر زال کیا ہوگا

تمہاری انتو بنسی کیا آبدار ہونگے
تمہاری ہونٹہہ سی خوش رنگ لال کیا ہوگا

دلِ سیہ کو کیا جیسا نارِ عشق نی سُرخ
زغال آگ مین اسطرح لال کیا ہوگا

عدوِ علی کا لحد سی پڑیگا دوزخ مین
جسی جواب ہی اوس سی سوال کیا ہوگا

گلی جب آکی لپٹ جائیگا وہ مایۂ روح
پہر اپنی جان کا دینا محال کیا ہوگا

کریگا مشق جو انسان نقص گیری مین
قبول پہر اوسی حاصل کمال کیا ہوگا

یہہ کب تہا کہ مری التجا سی کچہہ نہوا
وہ شاہِ حسن مخاطب گدا سی کچہہ نہوا

تمام ہو گیا آدہا جہان دیکہہ کی ناز
مگر وہ کہتی ہین میری ادا سی کچہہ نہوا

چہ فرق سی نہ کہینچا کبہی مری دل کو
یہہ کیا ستم ہی کہ زلف رسا سی کچہہ نہوا

نہ دل کو عشق کی دریا مین صبر تہام سکا
جہاز ڈوب گیا ناخدا سی کچہہ نہ ہوا

گیا ادہر سی بہی دلبر کو بہی نہ نرم کیا
ہمارا کام دلِ بیوفا سے کچہہ نہوا

ہوا نہ یار ہی اپنا نہ دل ہوا اپنا
بڑی عذاب سے چہوٹی بلا سی کچہہ نہوا

جب آیا یار تو عیسی چلی یہہ خود کہکر
شفا وصال تہا میری دوا سی کچہہ نہوا

ہزار حصّی کڑا تہا دل اوسکا میری سے
کمال خاک کا اوڑائی جلا سے کچہہ نہوا

نہ گہر مین بیٹہا نہ پہر کر گدای سینی کے
نہ یہہ نہ وہ تری در کی گدا سی کچہہ نہوا

جلایا عشق نی دل حسن نی کیا ٹہنڈا
عدو نی دوستی کی آشنا سی کچہہ نہوا

خضر کی واسطی ہے مرگ ہی ضرور اگدن
بقا فنا کو ہی آب بقا سے کچہہ نہوا

وہ جانتا ہی کہ اب عشق ہو گیا ٹہنڈا
سوای سردی دل کی دوا سی کچہہ نہوا

نہ نکلی ظلمون سی جان اب نگاہ ناز کرو
وفا سی کام ہو شاید جفا سی کچہہ نہ ہوا

رہا کیا نہ مجہی بہانسی دی کی قتل کیا
یہہ دو ہی امر تہی زلف دوتا سی کچہہ نہوا

نہ صبر ہو سکا زاہد سی دیکہہ کر مئی سرخ
بچا سکا نہ او سے اتقا سی کچہہ نہوا

قبول غنچۂ دل کا نہ حل کیا عقدہ
ہزار آئی گئی پر صبا سی کچہہ نہ ہوا

اور طاقت آئی نالون کی دوا سی کیا ہوا
بڑہ گیا آہو نکا دکہہ حاصل شفا سی کیا ہوا

دیکہکر دست حنائی کام آئی سیکڑون
اُٹہتی ہین وہ کام اہی رنگ حنا سے گیا ہوا

مجکو لکھنے بھیجی عاوس بادشاہ حسن نے | دیکھا اے دل صدق نیت کی دعا سے کیا ہوا
ہمیزہ وہ ہو گئی جب دم سنا میرا علاج | اور اک دہڑکا بڑہا حاصل دوا سے کیا ہوا
ناگوارا گل سے تم فرقت مین تہا ای ہمدمو | مرگئی ہیضے سے ہم حاصل غذا سے کیا ہوا
عشق مین یکتا وہ تہا ممکن نہتا جاتا کہین | دل مرا ای ماہ رو زلف دوتا سے کیا ہوا
دل نے کیون عاشق کیا جو غیر دشمن ہی مرا | گیا گلا نا آشنا کا آشنا سے کیا ہوا
مشق جور یار اوٹہانکی مجہی بڑہتی گئی | دشمنو میرا صبر ظلم وجفا سے کیا ہوا
وہ تو کیا آتا نہ دل آیا پہر اوسکی پاس سے | بیوفا کا شکوہ کیا اس باوفا سے کیا ہوا
رات بہر منہ پہیری میری سمت سے بیٹھی رہی | بزم مین شرمندہ مین اونکی حیا سے کیا ہوا
نام کیون لبعو مرگ کا مین تو شہید ناز ہون | یار نے بی موت مارا ہی قضا سے کیا ہوا
غم نکر مین عشق گیسو مین جو گہٹ کر مرگیا | ایسی لاکہون مرتی ہین تیری بلا سے کیا ہوا
تنگ ہو کر تینے عاشق کو اگر مارا تو کیا | روح عاشق ہی ابہی باقی فنا سے کیا ہوا
بہو کی جلوی کی موئی ہم پیاسی آب تیغ کے | پرنہ پوچہا یار نے ای بہو کی پیاسی کیا ہوا

منفعل ہو نہ سی جب بخشا گیا مین ای قبول

خرم و مسرور خوش جرم و خطا سی کیا ہوا

جو غم و وفا و محبت کی انتہا سے ملا ۔ نہ اتنا رنج مجھی یار بی وفا سے ملا
کچھ ایسا لطف مجھے یار کی ادا سے ملا ۔ مزا وہ دل مین ہا جبتلک قضا سے ملا
جب آیا یار کیا خوب عشق نی بیتاب ۔ یہہ کیا مرض ہی کہ درد اور بہی دوا سی ملا
جفا و جور بڑہی روز اوس ستمگر کی ۔ مفاد عشق یہہ ہی لطف یہہ وفا سی ملا
دعا نی کہینچا ہی احسان تیرا کیا ای بت ۔ ملا جو تو یہہ مرا مدعا خدا سی ملا
کہا جو مینی کہ ہو مرگ و زیست کی مالک ۔ تو ہنسکی بولی کہ مجکو نہ تو خدا سی ملا
گیا ہی حلۂ خلد برین کو رشک نی تنگ ۔ قبا کو نور یہہ محبوب خوش قبا سی ملا
جو جاؤن تو شب ظلمات دن ہو آنکھون مین ۔ یہی نظارۂ زلف سیہ بلا سی ملا
فنا کی بعد ملا جب سے یار کا کوچہ ۔ مرا غبار نہ اوٹھکر کبہی ہوا سے ملا
دغا نہ کہائینگی آمیزش رقیب سے ہم ۔ ملا رقیب جو آکر تو کچھ دغا سے ملا
تری عتاب سی سو حصے مرگ بہتر ہے ۔ ملی نہ تو تو پہر ای بت مجھی خدا سی ملا
ترے مریض کو ہر صبح ای مرے دل و جان ۔ غضب دوانی دکہایا تعب غدا سی ملا

رسائی ہو قدمِ یار تک کہان وہ نصیب
یہہ سبز بخت عبث اس لیی حنا سی ملا

وہ آپ رستہ ملکِ بقا کا بہول گئی
خضر کو دارِ فنا مین یہی بقا سی ملا

ہو صاف تو جو ہوا چاہی زیبِ تاجِ شہی
کہ موتیون کو یہہ رتبا فقط صفا سے ملا

ہمیشہ غش مین ہا رنجِ ہجر کھاتا کون
تری مریض کو پھر دردِ دل شفا سی ملا

قبول گو کہ وہ نا آشنا کہانی دیا
صفائی دل سی ملا مین جس آشنا سی ملا

وعظ کیا بخشی گی واعظ مجہی کیا بخشیگا
اپنی رحمت سے گناہون کو خدا بخشی گا

دیکہکر نبض مری کہتی ہین جسکی طبیب
ایسی بیمار کو اللہ شفا بخشی گا

کسی انسان کی محنت نہین ضایع ہوتی
عشق نی جوگ کیا حسن صلا بخشی گا

بی نقاب آئیگا اک بار جو وہ ماہ تمام
نور آنکہون کو مری دل کو ضیا بخشی گا

زہر کہانی دو مجہی ہی جو مقدر اچہا
حق تعالی اسی تاثیرِ دوا بخشی گا

دیکہہ ہشیار دلا یار کی کرنا نہ خطا
التجا لاکہہ کرونگا تو وہ کیا بخشی گا

شاہِ حسن آج تو ہی قتلِ جہان پر مصروف
جامہ بدلی کا جو وہ سرخ قبا بخشی گا

بسکہ

بسکہ مانند زبان تیز ہی اور شیرین ہی
تیغ کا پہل مجہی شربت کا مزا بخشی گا

رونمائی کو نہین کچہہ مگر آئینگی جو آہ
دولتِ صبر و تحمل یہہ گدا بخشی گا

آبِ خجلت مین کرون غرق فنا کو کیون کر
نہ ہوئیگا جو خضر آبِ بقا بخشی گا

خود یہہ در آئیگا ہی ذوق شہادت ایسا
آبداری تری خنجر کو گلا بخشی گا

دست بستہ گرون پاؤن پہ جو اتنا کہدی
مری تقصیرین نہ تو بخشیگا یا بخشی گا

ای قبول اوسکا بڑا رحم ہی کچہہ فکر نکر
حشر مین سامنی جاتی ہی خدا بخشی گا

دہوکا ای شیرین دہن اک پیرہن سی ملگیا
پہوڑ کر سر کو گلی مین کوہکن سی ملگیا

منہہ مرا ہنسنی مین تیری جب دہن سی ملگیا
سونگہنی کو پہول جنت کی چمن سی ملگیا

پردہ غفلت نی دکہلایا نہ مجکو بعد مرگ
ورنہ مین آ آکی احباب وطن سی ملگیا

آہ طوبی آنکہین نہرین داغ سب گل ہین مری
تو جو حور اب تو جنت کی چمن سی ملگیا

بوسہ مانگون لب کا تو کہتا ہی یہہ وہ باوفا
لعل کیا تجہکو کوئی کوہِ یمن سی ملگیا

ہم گری جتنی ہوی اتنی گڑی پڑتی گئی
خاک مین جرات کا نشہ بانکپن سی ملگیا

جان کر بیہوش مجھکو بہاگا لیکر اپنی جان
وحشت مین کوئی اگر اہلِ وطن سی مل گیا

زلف لی ہٹکر دکھایا عارضِ روشن ترا
یہہ حلب کا آئینہ مجھکو ختن سی مل گیا

سنسنی دل کی نہ اکدن سال بہر مین کم ہوئی
لب ملا کم سن وہ یہہ سن او رسن سی مل گیا

مینی جانی سرد مہری اوسنی گرمی عشق کی
تن مرا محفل مین جب اوسکی بدن سی مل گیا

نالی بلبل کی سنی لالی کو دیکہا آگ مین
داغِ دل سوزِ جگر سیرِ چمن سی مل گیا

چشم و مژگان کی تعشق مین جو آوارہ ہوا
وحشتِ وحشت مین عمل رنج و محن سی مل گیا

نشترِ مژگان وہ لائی یاد کانٹون نی مجہی
تیری آنکھون کا پتا کچھہ کچھہ ہرن سی مل گیا

نفس سرکش دل کی توڑ ایسی ہوا میرا مطیع
برہمن بہی خوف کہا کر بت شکن سی مل گیا

داخلِ جنت ہوئی چہٹ کر غمون سی شاکری
زندگانی کا ہمین پہل تیغ زن سی مل گیا

جب کہا سب نی سخن شیرین ہی تیرا ای قبول
فکر کرنی کا ثمر اہلِ سخن سی مل گیا

نہ چہپتی غم سی لحد کا جو حال کہل جاتا
غضب مین پہنستی جو ہم بر مآل کہل جاتا

جو ہٹتی زلف پریشان تو گال کہل جاتا
فلک پہ بدر کا سارا کمال کہل جاتا

غضب

غضب کا دھوکا دیا تیری لالہ رنگی نے
تو سبزہ رنگ جو ہوتا جلال کھل جاتا

جو یار جام مے سرخ دیتا ہے زاہد
تو پھر خیال حرام و حلال کھل جاتا

یہ عشق کامل اگر کچھ کشش دکھا دیتا
تری فقیر کا تجھ پر کمال کھل جاتا

نکلتی حسرت وصل انقباض دل مٹتا
جو رات کو وہ مرا خوش جمال کھل جاتا

جفا پہ ہنستا رہا ہیں کہ سیر چہرہ رہے
وہ منہ چھپاتے جو میرا ملال کھل جاتا

جو اپنی آنکھ دکھاتا تجھے مرا خوش چشم
ہر ایک دیدۂ ترا اے غزال کھل جاتا

پڑھی گا یا نہ پڑھی گا وہ کھول کر خط شوق
نجومی کھولتی اسکے جو فال کھل جاتا

جو حسن اس میں ہے وہ نقل میں نہیں تل بھر
بنا ہوا تری چہرے کا خال کھل جاتا

نکلتی روح مری یا وہ رنگ روح آتا
انہیں نصیب کا وصل و وصال کھل جاتا

نہ آتی روز ازل روح خانۂ تن میں
جو اے پری تری ظلمت کا حال کھل جاتا

تمہاری ہونٹوں کی سرخی کمال گہری ہے
ملاتی رنگ میں تیغ رنگ لال کھل جاتا

دفینہ نکلا مری دفن کو لحد جو کھدے
نہ جان جاتی تو کیونکر یہ مال کھل جاتا

جو بوسہ دینے لگی ہو کی خوش دہن نہ کھلا
جو دیتی گالیاں وقت ملال کھل جاتا

خموش غیظ اشہ حسن سی رہا ورنہ — ابہی فقیر کی دل کا سوال کہل جاتا

قبول تو نی غزل سب مین پڑہ تو دی بیخوف
جو ٹوک بیٹہتا کوئی تو حال کہل جاتا

مین اپنی عشق کو اوس سی بیان کیا کرتا — خدا ہی جانی وہ بت امتحان کیا کرتا

ہر ایک ذرہ زمین کا ہی تیر اتشنہ خون — اب اور مجہسی کجی اسمان کیا کرتا

نہ مجہہ ضعیف پہ ہین چار دن جو جل کی مُوا — وہ دو ہی روز مین مرتا جوان کیا کرتا

ہوئی تہی خط تری مجرم کی سو کہہ کر گردن — پہر اسپہ کو ئیلی سی تو نشان کیا کرتا

چڑہائی ہون تو نکل بہاگی جتنی عاشق ہتی — چہری سی ایسون کا وہ امتحان کیا کرتا

اگر ترِی لب دندان نہ دیکہنی کو ملے — جو ملتی مجکو جواہر کی کان کیا کرتا

خدا ہی جانی کہ کب روح چہوڑی خانۂ تن — سرای عاریتی مین مکان کیا کرتا

سبک بہت ہوا دلبر جو اختیار نہ تہا — بہلا جنون مین مین آن بان کیا کرتا

فرار کر گئی ای شاہ حسن فوج اثر — بلند آہ رسا کا نشان کیا کرتا

جو ہو تا قیس یہان ایک طفل مکتب تہا — وہ لفظ عشق کی معنی بیان کیا کرتا

ہمیشہ عشقِ زبردست کا رہا تابع
مقابلہ یہہ ترا ناتوان کیا کرتا

ہمارا جسم تو کام آیا اوسکے وارِ نگہ سے
جو جان دیتی تو وہ لی کی جان کیا کرتا

صلا نہ بوسہ دیا میری شعرِ تر سنکر
وہ شہد لب مری شیرین زبان کیا کرتا

نہ آزما سکا مین بیخود اپنی دل کو کبہی
سڑی سے سرکے کا بہلا امتحان کیا کرتا

بہلا ہوا کہ نپوچھا کسی نی عشق کا درد
قبول اوسکے برائی بیان کیا کرتا

بہلا ری دوست مزاج اسقدر بدل دینا
ادہر تو بات کا کہنا ادہر بدل دینا

ہمیشہ گردشِ گردون نی دور یہہ رکھا
مجہی تو ڈہونڈہنا اور اونکو گہر بدل دینا

دوا پلاتی ہین احباب ہجر مین جو مجہے
دعا یہہ کرتا ہون یارب اثر بدل دینا

قضا اگر درِ محبوب پر نہ لکہی ہو
الٰہی میرے قضا وقت در بدل دینا

شبِ وصال مین جبدم سحر کی آمد ہو
الٰہی رات سی رنگِ سحر بدل دینا

بہت فراق رہا تم کبہی جو کہانا رحم
گلِ وصال سی داغِ جگر بدل دینا

وہ شعلہ رو اگر آیا گداز ہوگا دل
لہو سی اشک کو اے چشمِ تر بدل دینا

الٰہی وادی مجنون مین ہو گذر نہ مرا
بدل دیا ہی جو محبوب بُر بدل دینا

وہ بہولتا ہنین ملبوس طائران بہی کبہی
وہ خود کرین نہ کرین عرض پر بدل دینا

گراؤن اشک کی دانی جو یاد دندان مین
تو جوہری کہی ان سی گہر بدل دینا

وہ گل کریگا مری داغ دل کو بہی جسکی
ہی اختیار مین داغ قمر بدل دینا

جو آنکہہ بدلی ہوئی میری سمت سے دیکہی
لفافہ خط کا مری نامہ بر بدل دینا

تو آنا جامۂ صد پارہ لیکی ای نبّاش
سڑی کی جسم سی رختِ سفر بدل دینا

الٰہی ہو سوز درونی مین کچہہ تو حشر کی دن
جو دل مین آگ ہی تو ای سقر بدل دینا

جو میری دل کی محبت نہ بدلی ای گردون
وفا سی یار کی تو مکر و شر بدل دینا

رقیب بیچہی ہی گر دیکہنی کو خانۂ یار
دلا بہلانیکو تو رہگذر بدل دینا

ملا یا مینی جو دربان کو تو بولا یار
اب اور کچہہ نہین چارہ مگر بدل دینا

تری مریض کو مسجد مین لیگئی ہین سب
سُنا جو ہی کہ مبارک ہی گہر بدل دینا

مرض سی حال یہہ میرا ہی آگیا جو کوئی
ترس سی کروٹ ادہر سی ادہر بدل دینا

جو چاہنا نہ لگی تیری حسن کو دہبّا
تو داغ عشق مرا ای قمر بدل دینا

قبول با ہنروں کو اگر پسند نہ آئی
تو اس زبان کو ای بی ہنر بدل دینا

ناحق یہ جو مزاج تمھارا بدل گیا
صدمی اوٹھا اوٹھا کی دل اپنا بدل گیا

وہ کیا پھری کہ پھر گئی آنکھہ اک جہان کی
بدلا جو ایک یار زمانا بدل گیا

حمام جسم سرد ہوا سوز عشق سے
گرما سی کیا یہہ موسم سرما بدل گیا

لکھا تھا لفظ حور پڑھا جور یار نے
گویا یہہ میری بخت کا لکھا بدل گیا

رونی میں دل نی نشتر مژگان کیا جو یاد
دریای خون سی اشک کا دریا بدل گیا

نور و ضیا میں تھا جو وہ خورشید دوسرا
خورشید آکی آپ سی شملا بدل گیا

دینی لگی ہو گالیان تم چند روز سی
یہہ کیا ہوا جو نطق تمھارا بدل گیا

آتی ہی اسکی ابر بھی آیا چلی شراب
بدلا جو یار رنگ فلک کا بدل گیا

بدلا ہی دور چرخ چلون گھر میں یار کی
مجھہ پر جو ظلم کرتا تھا پہرا بدل گیا

مہر و وفا پر اب متوجہ ہی وہ حسین
شاید قمر کا اندنون دورا بدل گیا

مجنون کا خط اور تھا سو دام اکچھہ اور
رنگ جنون کی طور سی صحرا بدل گیا

خالی وہ گوہرونسی ہی دربار چشم تر | موتی ہماری اشکونسی دریا بدل گیا
اوس طفل سرخ رنگ کا اب قد ہوا بلند | قدرت خدا کی ہر وسی بوٹا بدل گیا
مانی سڑی ہوا وہین تصویر کھینچکر | نقشا تمہارا دیکھہ کی نقشا بدل گیا

آگی کی شعر اور تہی مضمون ور نگ مین
اب ای قبول طرز تمہارا بدل گیا

مژگان کا تیر سینی سی اکثر گذر گیا | پر حیف ہی نہ عاشق مضطر گذر گیا
دل اسلیی بچا کہ یہہ گھر تہا حضور کا | سینی سی یار آپ کا خنجر گذر گیا
نازان بہت نہ ہو جیی تکمیل حسن پر | اب حد کا درجہ ای مہ انور گذر گیا
عاشق کو تیری رات اگر اوس مین کٹی | تو خاک پر تڑپنی مین دن بہر گذر گیا
لڑکون کی سنگ تیر مین سودائی کو تری | پتہر جو پڑ گیا مری تن پر گذر گیا
تسکین اب تو ہو گئی ای سیمتن تری | دنیا سی تیرا عاشق مضطر گذر گیا
دریائی خون مین ڈوب کی بہی بچ گیا ہون مین | آنکھونکا خون فرق سی اکثر گذر گیا
جب میری سوز عشق کی لو اوسکو لگ گئی | یہہ آگ مین جلا کہ سمندر گذر گیا

گولا لگانی ہجر کی دن آیا آفتاب — چہری لگا کی شام کا لشکر گذر گیا

آیا چہری بلی جو نہ لایا جواب خط — دنیا ہی سی مراد وہ کبوتر گذر گیا

رہ جاتی ہی صفائی طینت جہان مین — آئینہ آج تک ہی سکندر گذر گیا

چہوٹا نہ ہہی دامن صبر و قرار شکر — جو رنج آگیا کبہی دل پر گذر گیا

پلکین تری جو ہجر کی سودی مین یاد کین — ہر ایک رگ مین جسم کی نشتر گذر گیا

ٹہرا نہ بیوفائی سی خاکِ قبول پر
گہوڑا الحد سی صورتِ صرصر گذر گیا

سب سی مل مل کی دم بدم دیکہا — ساری دنیا مین دوست کم دیکہا

کسی اقلیم مین نہین تم سا — ہمنی ملکِ عرب عجم دیکہا

نہ کیا وعدۂ وصال وفا — قول تیرا تری قسم دیکہا

داغِ افلاس دل سی دور کیا — اسکو جب صورتِ درم دیکہا

ایسا رتبہ تری شہید کا ہی — تیغ کو اسکی سمت خم دیکہا

سب کی تعریف سی غرور آیا — مدح کو ہمنی عین ذم دیکہا

رنج کو بہی ہوس جو بوسی کی — میری ہونٹون پہ سب نی دم دیکہا

جب وہ لکہنی لگی شہیدونکی نام — ہاتہہ مین تیر کا قلم دیکہا

ہمنی دیکہا دہن جو چہری مین — غنچۂ گلشنِ ارم دیکہا

ہمکو ناحق رہے امید کرم — کہ سوا دمبدم ستم دیکہا

درد دل کو سوا دیا ای عشق — کب مرا صبر تو نی کم دیکہا

گریۂ ہجر نی سکہا ڈالا — اک فقط آنکہون پر ورم دیکہا

جم نی دیکہی ہتی جام مین دنیا — ہمنی دنیا مین جامِ جم دیکہا

لکہی وصفِ خرام یار رقم — اشہبِ خامہ کا قدم دیکہا

غافلو ہر مکان اوسیکا ہے — دیر مین جلوۂ حرم دیکہا

یار ہی دل مین اور درد بہی ہے — شادی و رنج کو بہم دیکہا

قدرت حق سی تجہکو پایا نار — نور بہی لیکن ای صنم دیکہا

سچ بہی ہی دل مین کس طرح بستی — تمنی کیا آگی جز الم دیکہا

دیکہی جب دم درازیٔ گیسو — شبِ وصلت کو ہمنی کم دیکہا

جانشین نبی کی سمت قبول
راست جو ہی اوسیکو خم دیکھا

ظلم قاتل جب ہُوا آخر کرم کسنی کیا — اُسنی گاڑا لاشہ مجہہ کُشتی کا غم کسنی کیا
چہرۂ یوسف نہ دیکہا تہا جو نادانی ہوئی — تیری منہ پر سُورۂ یوسف کو دم کسنی کیا
آنکہہ مین ہی جلوۂ نورِ کریم کارساز — آج میری پردۂ دل مین کرم کسنی کیا
ایک ہی یاد وجو شیخ و برہمن مین جنگ ہے — اپنا جلوہ تم مین ای دیر و حرم کسنی کیا
لب چمک یہہ دُر مین ہی یاقوت مین یہہ رنگ ہے — لعل لب کو موتی دانتونکو رقم کسنی کیا
ای شہِ خوبان یہہ تیری نام سی عزت ملے — سونی اور چاندی کو دینار و درم کسنی کیا
بجلی سی چمکی تہی پہر جسم اپنا پایا خاک پر — مین نہین آگاہ میرا سر قلم کسنی کیا
میری وحشت دیکہہ کر کہتا ہی وہ لیلی مزاج — تجہکو سودی مین بہلا مجنون سی کم کسنی کیا
اپنی گہر کی شکل کسنی بدلی وسمین کون تہا — ای برہمن دیر کو تیری حرم کسنی کیا
سیر اورونکی ہی کہوئی کب سی شدّادونی — آج تک نظارۂ باغِ ارم کسنی کیا
اولٹی دل زخمی ہی میر اکچہہ اثر اوسکو نہین — سرنگون یہہ میری نالی کا علم کسنی کیا

رحم تجھکو بندگان حق تعالی پر نہین
بت اللہ تجھکو ای صنم کسنی کیا

خود ہوا الٰہی کا مانع پھر یہہ کہتا ہی وہ شوخ
کسنی آنا چھوڑا ابتلا ربط کم کسنی کیا

جب سی ظلم اوسنی کیی کیسی گھڑی تھی ای قتول
رحم میرے حال پر غیر از ستم کسنی کیا

قدح شیر ترا ساغر صہبا اپنا
واعظا رشک نکر بخت یہہ اپنا اپنا

روز کی رونی سی دل خشک ہوا جاتا ہی
عین بارش مین گھٹا جاتا ہی دریا اپنا

وہ تنگی خفت سے نہ کاندھا میری میت کو رقیب
بھاری اون ندون پہ ایجان ہی مردا اپنا

وہ قمر تو ہی سمائی نہین دل تک تیری
بارہا توڑ گیا چرخ کو نالا اپنا

پردۂ خاک مین ہم آپ چلے چھپنی کو
ہیچ دو ابتو کفن کی لیی پردا اپنا

مثل خورشید مری آنکھ جھپک جاے ضرور
چار پردی مین ہی بیٹھی جو مسیحا اپنا

کھینچی خوف مری آہ رسا کے ابھی
نہین کھلایا ہی اس تیرنی پلا اپنا

مری وحشت نہ تلی اوسکی نظر مین افسوس
نہ بکا کوڑیون کی مول بھی سودا اپنا

کار عشاق وفا پیشہ ہی صدقے ہونا
کھینچی تیغ تو دکھلائین تماشا اپنا

صاف

صاف پاؤ گی کسی حال مین دیکھو گی اگر
زنگ سی آئینۂ دل ہی مبرّا اپنا

مین تمہین چاہتا ہون بس مین تمہارے ہون مدام
تم نہ چاہو اگر ای جان تو بس کیا اپنا

خط وہ پایا کہ ہُوا ہی سفرِ ملکِ عدم
بوسۂ لعلِ لبِ یار ہی توشا اپنا

شبِ فرقت مین سیاہی کا تصور جو بندھا
رعب باندھا ہی تری زلف نے کیا کیا اپنا

فصد نی خشک دماغی کی سوا کیا بخشا
لہو گھٹنی سی بڑھا اور بہی سودا اپنا

دل مین یادِ گلِ رخسار نے ڈالا ناسُور
دی گئی بادِ بہاری یہہ شگوفا اپنا

گھر مین پہنچا دیا آرام ملا ای عیسی
تم جو آئی تو اوٹھا آپ سی مُردا اپنا

گھس گئی پاؤن قلم لکھہ کی خط اتنی بھیجی
کچھہ نہ لکھہ بھیجین جواب آپ یہہ لکھا اپنا

لطف کیا جبر سی آیا جو مرا نازک دل
اثر ای نالۂ دلکش نہ دکھانا اپنا

پھوٹتا کب آبلہ تیزاب سی ای فتنۂ حشر
آفتاب آئے تو مین لون یہہ پھاہا اپنا

ای پری عاشقِ صادق کی نشانی یہہ ہے
زرد رہتا ہے فقط اسلیئے چہرا اپنا

شعر سی لطف جو سامع کو نہ حاصل ہو قبول
پھر تو یکسان ہی یہہ سب کہنا نہ کہنا اپنا

وہ سولی سی اوٹھکر جو جانی لگا / مجھی موت کا خواب آنے لگا

تری عہد مین جس سی دکھہ کچھہ کہا / وہ داغِ دل اپنا دکھانے لگا

گلون سی وفا مینی چاہیے اگر / تو غنچہ وہین مسکرانے لگا

بہانا ہی درکار تھا بھرِ غم / ہنسی وہ مین آنسو بہانے لگا

دبانی ملی یارِ سرکش کی پانون / زمانی کو مین اب دبانے لگا

تو ای عشق ہشیار رہنا ذرا / کہ اب مجھکو حسن آزمانے لگا

رہون پی غم اور ایک دے جامِ می / کہ مین ہوش مین کچھہ کچھہ آنے لگا

جوانی مین غم مینی کھایا بہت / ضعیفی مین غم مجھکو کھانے لگا

وہ چلائی میرے اسیرا چھے / گری دل کو جب مین اوٹھانے لگا

کرو قید اسی جکڑو زنجیر مین / تمہارا اسیر غل مچانے لگا

کسی روز لیجائیگا دل کو ساتھہ / خیال آپ کا بہیم آنے لگا

گرون مین بہی کو نشہ اتنا نہین / کہ مستون کو ساقی اوٹھانے لگا

ترا میری نالی سی پگھلا نہ دل / یہہ عرشِ برین کو ہلانے لگا

وہ آیا تو قالب مین جان آ گئی	لگی جان جسد مردہ جانے لگا

نہین شایگان کا خیال ای قبول
یہہ تو قافیے کیسے لانے لگا

خدا کا نور نبی کی جمال مین دیکھا
جمال پاک نبی اونکی آل مین دیکھا

حسینونکو تری گیسو کی جال مین دیکھا
اسیر دام کو بھی بال بال مین دیکھا

اگر فرشتہ بھی آیا ہی پہنی حُلّۂ نور
تری فقیر کو مست اپنے کہال مین دیکھا

خیال رنج تنزل کا پھر نہین رہتا
یہہ لطف اہل دول کی زوال مین دیکھا

جو اسکو تھی شب کے دیکھنے کی نہ تھی
جمال یار کو ہمنے وصال مین دیکھا

نہ پوچھو حال دل بیقرار گیسو مین
مثال ماہی بی آب جال مین دیکھا

ہماری سمت سے وکہار ہا کیا رخ پر
نہ روغن اُنسکا تل پھر بھی خال مین دیکھا

شفق مین لال جو آیا نظر ہمین خورشید
جمال آپ کا اوسدم جلال مین دیکھا

نمود سبزۂ خط سمجھا جلد نازک سے
تمہین گلوری وبائی جو گال مین دیکھا

یہہ انقلاب دکہاتا ہون انقلاب مین مین
ہمیشہ شاد فلک نے ملال مین دیکھا

جو بحر رحمتِ حق گھیری ہی دو عالم کو
اوسی عیان عرقِ انفعال مین دیکھا

صنم تری قد و گیسو سی قد خم اپنا
خدا کا شکر کرون وصل دال مین دیکھا

نہ آئی خواب مین خوابیدہ بخت پاس جو تم
تو خواب وصل کا اپنی خیال مین دیکھا

وہی ہے کیا وہی غار اور کفن دو گز
گدا و شاہ کو یکسان مآل مین دیکھا

ہمیشہ دیکھا ہی دینار داغ فقر تکب
درم کبھی بھی نہ دست سوال مین دیکھا

تمام کرتا ہی سب عاشقونکو چن چن کر
یہہ نقص حسن کی عین کمال مین دیکھا

خدا ہی جانی کہ کیا ہوگا اوسکی وصل مین لطف
مزا وصال کا جسکے جدال مین دیکھا

سوای رنج کی دولت سی کچھہ حصول نہین
سوا الم کی نہ کچھہ لفظِ مال مین دیکھا

بھلا قبول سی ہم اپنا درد کیا کہتے
اوسی تو اور رہی رنج و ملال مین دیکھا

جگر کی داغون کو فرقت کے خار مین دیکھا
چمن شگفتہ یہہ ہمنی بہار مین دیکھا

فسون عشق سی آیا جو اختیار مین یار
تو ہمنی دل کو نہ پھر اختیار مین دیکھا

صفائی مستی رہی گو جلا کی خاک کیا
غبار ہمنی نہ میرے غبار مین دیکھا

دکھا کی آب لہو سی گیا ہے گلے کو تر
مزا چھری کا تری آبدار مین دیکھا

ہزار حیف کہ کیون گین مری نی آنکھین بند
رخ حبیب نہ بوس و کنار مین دیکھا

شکار ناوک رشک اور ہو گئی ای ترک
بنا شکار یہہ اپنی شکار مین دیکھا

نہ دیکھا تمکو تو ہمکو تمام عالم نی
کفن سی منہہ کو لپیٹی مزار مین دیکھا

نہ آئی دل مین تری سیر داغ رنگا رنگ
مری چمن کو نہ تمنی بہار مین دیکھا

وہ سوز عشق تہا ای شمع بہر پروانہ
کہ سرد ہونا فقط اوسنی نار مین دیکھا

ہر ایک ذرہ مرا اڑکی پہونچا در پہ تری
ستارہ بخت رسا کا غبار مین دیکھا

یہہ عہدہ ہی کہ کمال ہی دشمنی مین عدو
ذرا نہ انس دل دوستدار مین دیکھا

جب آیا یار تو ہوش و حواس و صبر گئی
پھر ایک کو نہ دل بردبار مین دیکھا

ہمارا چاند دکھایا نہ پھر کبھی ہمکو
یہہ گردش فلک کج مدار مین دیکھا

سبھونکو عشق بناتا ہی جانور ای قیس
تمام عاشقونکو اک قطار مین دیکھا

خزان سی عیش ہان میری کہین نظر نہ لگی
اسی لیی نہ گلونکو بہار مین دیکھا

گلی لپٹ جو گئی آگی تم محبت سی
دو چند جان کو ای جان پیار مین دیکھا

غذای غم کو کرون ہضم یہہ ہوی قوت
یہہ فائدہ فقط امراضِ حار مین دیکہا

یقین وصل ہوی آج کل ہی شکر قبول
بنا جوان یہہ دل کی دیار مین دیکہا

لگی جو آنکہہ تو دل کو عذاب مین دیکہا
کبہی رقیب کی ہمراہ خواب مین دیکہا

ہماری چاند کی پہلی جو چاندنی شبِ وصل
قمر کو شمعِ شبِ ماہتاب مین دیکہا

کتابِ عشق کی بی حصر ہمنی دیکہی باب
بغیر فصل نہ وصل ایک باب مین دیکہا

پیا جو خونِ دلِ سوختہ بڑہی جرأت
اثر شراب کا صاف اس کباب مین دیکہا

ہین شہید اسی جتنا زیادہ پیاس بڑہی
عجب مزا تری خنجر کی آب مین دیکہا

تمہارا روی کتابی چُنا سراپا مین
وہن کا نقطہ جو اس انتخاب مین دیکہا

ہمارا چاند ہی ای چرخ وہ سریع السیر
دوان ہلال کو اوسکی رکاب مین دیکہا

یہہ کس گہڑی سی مری بخت سوئی ہین یارا
کہ خوابِ وصل بہی مینی نہ خواب مین دیکہا

کبہی نہ آگ کو پانی مین ہمنی دیکہا تہا
تمہارا چہرۂ گلرنگ آب مین دیکہا

شراب ترک جو کی دل جگر جلی دونون
عذاب نار کا ہمنی ثواب مین دیکہا

ہزار طرح کی آبادیان فدا اسیر — کہ آپ کو دلِ خانہ خراب مین دیکھا

خفا ہوا تہا وہ قاصد سی خط کی دینی مین — قلم سر اپنا سوالِ جواب مین دیکھا

جلایا ہجر مین ای چرخ مجہکو ساری عمر — نہ انقلاب تری انقلاب مین دیکھا

کبہی خوشی بہی ہین امیدِ محشر ملنے پر — سرور و رنج تمہاری عتاب مین دیکھا

اوڑائی خاک زمینِ غزل مین ہمنی قبول
ثواب منقبتِ بوتراب مین دیکھا

وہ عیسی آیا تو مرنی کا غم نہین رہتا — مگر یہہ کیا کہ مری دم مین دم نہین رہتا

گناہِ عشق مین دوزخ ملی تو کیا خطرہ — کہ سوزِ دل بہی جہنم سی کم نہین رہتا

غمِ فراق جو خط مین نہ لکہا ہون مجبور — کہ میری ہاتہہ مین فوراً قلم نہین رہتا

اگرچہ دل کو بنایا ہی مینی بتخانہ — خدا انکا خوف کہان وہ صنم نہین رہتا

لہو جو روتا ہون تہا ہی جلد مین کچہہ کچہہ — یہہ میری آنکہون پر ای دل ورم نہین رہتا

ہزار جہگڑو لسنی چہٹتا ہی عشق کا بیخود — کوئی جہان کا رنج اور غم نہین رہتا

قطعہ

ہوا جوان ستی سب مری سیہ بختی — اسیرِ زلف کو ای جان غم نہین رہتا

گیا پلٹ سی رسنِ عمر کی بڑہی گویا
یہہ سانپ وہ ہین کہ کچہہ انمین سم نہین رہتا

قطعہ

زبسکہ بام سی تو نبی کیا ہی حسن کو عام
تو خالی کوچہ ترا ایک دم نہین رہتا

جوان گرتی ہین چت ایسی جیسی ہوتی ہین
قدِ ضعیف مین زنہار خم نہین رہتا

روان ہی تو سنِ عمر اپنا سوی ملکِ عدم
خرام تیز سی اسکا قدم نہین رہتا

قطعہ

بدل ہی انس سرور و الم سی گو مجکو
نفاق انمین ہی ہر اک بہم نہین رہتا

جو غم ہوا تو فراقِ سرور مین رویا
ہوا سرور تو غم ہی کہ غم نہین رہتا

نہ ہو لیو کبھی دنیا ہی بی وفا غافل
عروج و رتبہ و جاہ و حشم نہین رہتا

زبان تیغ سی کیا سرخرو نہو گا جسم
تری سبب سے لہو ای الم نہین رہتا

دیا ہی یار نی کہانی سی مجکو کیا حاصل
جو وہ مسیح چہوی زہر سم نہین رہتا

مقابلی کو اوٹہا کرتا ہے ہمیشہ ابر
کبھی یہہ دیدۂ تر اوس سی کم نہین رہتا

جو پاؤن سوجی تو صحرای عشق کیون چہوڑون
زیادہ چلیی تو آخر ورم نہین رہتا

فریبِ دولتِ دنیا مین آئیو نہ قبول
پہنسا کی دام مین پہر اک درم نہین رہتا

وہ ہوتا

وہ ہوتا تنگ لپٹنی سی پیار کیا کرتا
مین اپنی جان پہ جبر اختیار کیا کرتا

فراق یار قدیمی تہا سو وہ چہوٹا آج
خوشی وصال مین مین دلفگار کیا کرتا

رکاب تہامنی وی دوڑنی مین شاہون کو
سلوک اور وہ اب شہسوار کیا کرتا

خزان ہوئی معین تو دیکہتی ہم ہے
گلون سی موسم فصل بہار کیا کرتا

موئی ہم اُس سی گو وہ صنم رہا ہمتن
خدا ہی جانی کہ ایسی کا پیار کیا کرتا

نہ کر سکا تہا دل یار صاف جیتی جی
پہر اوس گلی مین ہمارا غبار کیا کرتا

قیامت آتی ہی جاتی ہی گر نہ تم آتی
مین اس سی اور سوا انتظار کیا کرتا

جنون عشق سی جنگل مین مجہکو رہنا تہا
بہلا دیار کو مین لی دیار کیا کرتا

دی اپنی جان محبت مین جب یقین آیا
بڑی کی بات کا وہ اعتبار کیا کرتا

تری گلی کا گڑہا قبر ہی تو خاک کفن
شہید تیرا کفن اور مزار کیا کرتا

پہر آیا خاک بسر مجہکو ساری عالم مین
بس اب زمانہ نا پایدار کیا کرتا

جلا کی خاک نہ کرتا تو اور کیا تہی شکل
دل برشتہ سی ای حسن یار کیا کرتا

دکہا یا رشک چمن کو نہ آہ سوزان نی
شجر جلا ہوا پیدا بہار کیا کرتا

تن اپنا ہجر مین کب آب تیغ سی کم تہا — وہ مجھہ حقیر پہ ای عشق وار کیا کرتا

تمہاری بگڑی پہ پنی بنائی جانون پر — تو عاشقون سی تمہارا انکار کیا کرتا

مری خوشی پہ اگر ملتی نار عشق و سقر — جبھی یہہ کہلتا کہ مین اختیار کیا کرتا

تمہاری حسن کو ہمسی ہمیشہ ننگ رہا — ہمارا عشق بہلا تمسی عار کیا کرتا

بہایا ہجر مین آنکہون نی ساری جسم کا خون — مین اونکی تیغ کو امیدوار کیا کرتا

خوشی سی روح نکل کر وہین فدا ہوتی — وہ عیسی آکی دم احتضار کیا کرتا

قبول پر ہوئی تہمت تمہاری الفت کی
لیاقت اوسکو کہان تہی وہ پیار کیا کرتا

دامن کشان ونکی گیسوؤنکا سلسلہ رہا — ان دو بلاؤن مین دل وحشی پہنسا رہا

ساغر بہرا جو عمر کا فورا شفا ہوئی — جبتک رہی حیات مرض لادوا رہا

وہ کوچہ ہی ترا جو ملک آیا خلد سی — چارون طرف سے شور یہہ اوٹہا رہا رہا

دم گہٹ کی نکلا پر نہ سنا تمنی درد دل — ہم تو چلی مگر یہہ ہمارا گلا رہا

داغ قمر چہرہ نہ نگاہون پہ ای قمر — ہرچند چشم داغ جگر کو دکہا رہا

رسوائیوں مین مد نظر سب سے ہین سوا
آنکھوں مین اونکی رتبہ ہمارا بڑا رہا

اب کوچہ اونکا مرلی سی میری اوداس ہے
گیا زندگی مین نالہ و شور و بکا رہا

وصلت کی رات خواب گران سی کہلی نہ آنکھہ
ہرچند بخت چونک کی مجھکو جگا رہا

مارونگا لات کفر کو جھنجھلا کی ایک دن
وہ بُت قدم تلی ہی جو سر پر خدا رہا

ایمان جان دل جگر اک بار لی گئی
اب کیا طلب کروگی مری پاس کیا رہا

کوچی مین تیری لائی مُحِب وقت جان کنی
دروازہ خلد کا جو کہلا تہا کہلا رہا

گرلتی ہی خاکِ کوی صنم بیکرونکو روح
گیا خاکِ کیمیا کا بہلا مرتبا رہا

جتنی بڑہی کدورتِ بد باطنانِ خلق
صاف اونسی اوسقدر دلِ اہلِ صفا رہا

گہبرا کی عشق کا نہ کہین کیجیو علاج
رشکِ دوا یہہ درد ہی اے دل ہار رہا

صحرا مین خاک اُڑائی بہت پہر کی چارسو
مین اوس گلی مین پہونچا تو بیدست و پا رہا

ہو ماہ حسن مین بہت اچھی رہی ہو تم
پہر اپنا داغ عشق ہی مین کیا بُرا رہا

برسون سی لی قصو بہت کہا مین گالیان
ہمنی بہی کچھہ کہا تو کہین آپ کیا رہا

مین تعقد ادا ہوا وہ یہہ سمجھی کہ محو ہے
مُردی سی بہی مری او ہین ناز و ادا رہا

بیزار مجھسی سب ہے تری فراق مین
پایا نہ گو کہ در پئی مرگ و قضا رہا

مست شراب مہر علی کی نظر نکی
می جام آفتاب مین عیسی پلا رہا

اے بیوفا بس اک تری نا آشنائی مین
مونس رہا قلق تو الم آشنا رہا

کھٹکا سفر کا روح سی کرتا رہا خلش
جبتک رہی حیات یہہ کانٹا لگا رہا

کب سختیان ہتو نکی اوٹہا سکتی اے قبول
حامی ہم و الم مین ہمارا خدا رہا

غیر ہر دم ہے غمسے حال اپنا
نہین ہوتا وہ خوش جمال اپنا

یاس آٹھے اثر دعا کو ملے
غیر ہو ہجر اور وصال اپنا

کھول دو تم نقاب سی چہرہ
دو یہہ قرآن بھر فال اپنا

دہن کچھہ اوس خوش گلو کی کم کر دی
راگ لا یا کیا خیال اپنا

بوسہ لعل لب سے مجھے نہ ملا
غصے سے کیون نہ منہہ ہو لال اپنا

کھیچ کی صبح تک نہ توبہ کے
ہی سیہ کار بال بال اپنا

نہ کھو اِن تلون مین ہے تیل نہین
دیکھو چہرے پر اپنی خال اپنا

ہی یہہ چوٹی کا راہزن گیسو
دیکھہ ای جعلساز جال اپنا

اوسنی ہمکو اوتار اتربت مین
اوج دکھلا گیا زوال اپنا

دلِ حیرت زدہ مقابل ہی
دیکھو آئینی مین جمال اپنا

اب مری موت سے لڑو آکر
کہ ہوا قصۂ انفصال اپنا

کبھی دم بھر نہ دل سے عشق ٹلا
وِردِ ہی روز و ماہ و سال اپنا

سر کیا وقف تیغ ناز سے اے جان
خون تیر کیا حلال اپنا

تجھکو سوجھی وصل کی کوئی گھات
دیکھہ سے اے ذہن انتقال اپنا

آج نگہ کر نہ جھہ نشانی پر
تیر سے اے ترک دیکھہ بھال اپنا

مجھکو اوس چاند کا جواب دکھاؤ
ہی نکیرین سے سوال اپنا

لب زخم جگر کو سرخ کرون
بھیجدو تم اگر اُگال اپنا

بوسہ دی ای ہلالِ ابروی یار
آج ہمکو دکھا کمال اپنا

سر اوٹھاتا ہی سرو گلشن مین
قد دکھا دی وہ نونہال اپنا

جب نہ اوسکو ہوا ہمارا رنج
آپ کرنا پڑا ملال اپنا

نالی لب پر ہین اتہر تہری دل مین / اوسکی محفل مین ہی یہہ حال اپنا
عشق جبتک ہی عیش ہمکو ہی / یہی جان اور یہی ہی مال اپنا
ہوگیا حسنِ تیرے گے دونا / زلف پر جب پڑا وبال اپنا
جب نکالو گی اپنے کوچی سی / نہ ٹلی گا کبہی خیال اپنا

صدمی آغاز عشق مین ہین قبول
دیکہین ہوتا ہی کیا مآل اپنا

جو دوا کا تہا اثر صبح و مسا اولٹا رہا / ای مسیحا دم تری بیمار کا اولٹا رہا
زلفِ پیچان کی محبت مین ہوا سیدہا عبث / کیون نہ اس عاشق کا بختِ نارسا اولٹا رہا
عشقِ چشمِ کج ادا مین کیا دوا اُسکا علاج / یہہ مرض ٹہرا رہا جامِ دوا اولٹا رہا
ہی وہ نالائق کری نا آشنا کا جو گلا / ہمسی تو ای چرخِ کجرو آشنا اولٹا رہا
اون لبون سی وانت میری عمر بہر کہٹی رہی / شہد کا ہی شور بختی سی مزا اولٹا رہا
عشقِ رخسارِ بتِ کجرو نی رکہا سرنگون / قدِ آدم آئینی مین قدِ مرا اولٹا رہا
پیچ مین ہمکو سیہ بختی نی رکہا عمر بہر / ہمسی اک اک بال اوسکی زلف کا اولٹا رہا

ہمکو

تمکو شکوہ تہا نہ اپنکا جب آیا مین پیچہی ... متسی ای جان جہان میرا گلا اولٹا رہا

قلب نی دریای الفت مین نہ کچہہ دکہلائی سیر ... عمر بہر اپنا جہاز ای ناخدا اولٹا رہا

ہر گہڑی ہر پل ہر اک کو ڈہونڈتی پہرتی ہی موت ... ایک مین فرقت مین جو پائی قضا اولٹا رہا

کج ادائی سی پہر اسکو بہت پچہتائیگا ... میرا دل سیدہا رہا ای جان پا اولٹا رہا

تم سرِ شام آگی ور پہر گئی جب اولٹی نجوم ... رو یا مین اتنا سحر تک دم مرا اولٹا رہا

یاد کیا ارض و سما کا آئیگا بعدِ فنا ... ارض تو ٹہری رہی مجہسی سما اولٹا رہا

قیس و وامق کو لگن نل ہم رہی سب نامراد ... عاشقونکا بخت ازل سی ایجد اولٹا رہا

فیض سی اپنی نہ جب آباد کر لی آئی تم ... شہرِ دل مثلِ ودہ ای لقا اولٹا رہا

ساری سکینانِ عالم سی ہا سید قبول ... پادشا ہو لسنی مگر تیرا گدا اولٹا رہا

فریب کارِ محبت شعار کیا ہو گا ... غلط ہی وہم وہ عیار یار کیا ہو گا

زبسکہ نقص ہین جب مومنین لا کہہ صوت کے ... گناہگارون مین شمار کیا ہو گا

فنا کی بعد بہی ذرون مین افتراق رہا ... زیادہ اس سی اب اور انتشار کیا ہو گا

شبِ فراق کو کاٹا نہی واعظا بڑا / مہیب اس سی بہی روزِ شمار کیا ہوگا

جُدائی آہوؤن نی آنکہہ چشمِ جانان سے / مقابلی مین بہلا پہر عزار کیا ہوگا

جلا رہی ہی مِری نخلِ دل کو آتشِ عشق / بتائین آپ کہ پہر برگ و بار کیا ہوگا

تمہاری کوچی مین ناچار منہہ چہپا لیگا / رقیب چُور ہی سب ہمسے دوچار کیا ہوگا

دکہا رہی ہی جو گردش بہارِ گردشِ چشم / یہہ رنگِ گردشِ لیل و نہار کیا ہوگا

ملا نہ خلد جو داغون کی بدلی محشر مین / تو نخلِ عشق کا بہر برگ و بار کیا ہوگا

گیا ہی عشق نی اوس سنگدل کی سر مجہی / لحد مین میری بدن پر فشار کیا ہوگا

ملای ساقی کوثر سی ہی کنارہ جسے / وہ بحرِ رحمتِ خالق سی پار کیا ہوگا

گنہ جو مول نہ لیگا گناہگار ونکے / تو نقدِ رحمتِ پروردگار کیا ہوگا

بنا ہی چشمۂ آبِ حیات چشمۂ مہر / ہماری روز سی ظلمات تار کیا ہوگا

کبہی نہ عشق سی حسن اوسکا متفق ہوگا / بہم مصالحۂ نور و نار کیا ہوگا

تڑپ سی جسکی ہر اک عضو ہی مرا بیتاب / جو تم نہ چاہو گی اوسکو قرار کیا ہوگا

ہمارا دل تو کسی نی نہ آج تک دیکہا / جو دل مین راز ہی وہ آشکار کیا ہوگا

ہماری ہوئی عبث ڈالتی ہو واسپر آنکھ — رقیب تیرِ نگہ کا شکار کیا ہو گا

گنہ گنی نہ گئی جب تو پھر سزا کسکی
ضرر قبول کو روزِ شمار کیا ہو گا

غم مرگ کا شادی مین یہہ بیدل نہین رہتا — امیدِ سحرِ وصل کا غافل نہین رہتا

عاشق سر اوٹھا کر کہین جہوٹی نہ قسم کہا ہی — قرآن گلی مین وہ حمائل نہین رہتا

ڈرہی کہین گنتی نہ مخالف مین مری ہو — مین مشتغلہ عقدِ انامل نہین رہتا

خورشید مین گرمی تری ہی تیرا نور — مہتاب تری شکل و شمائل نہین رہتا

ایسا نہو پہر جا ہی نگہہ رحم کی جانب — وہ آنکہہ سُوِ دیدۂ بسمل نہین رہتا

پیٹا کرون تا حشر زمین کو نہ لگی بیٹہ — تربت مین خود اسواسطی قاتل نہین رہتا

شرمندہ کسی کا ہون نہ میرا کوئی ممنون — مین دستِ عطا و لبِ سائل نہین رہتا

ٹہرا ہی ہا کرتا ہی محفل مین وہ مجھسی — جہوٹون بہی صد افسوس مرا دل نہین رہتا

آنکہونکو جلا دیتا ہی شیرین دہنون کی — وہ خالِ سیہ تیزی فلفل نہین رہتا

دل دیکی چکا ہون آپکو لپٹون گا بلا خوف — سینی مین کلیجہ بہی یہہ بیدل نہین رہتا

کارِ جہلا کرتی کو دی علم ہوئی خلق — تکلیف جو عالم کو ہی جاہل نہین کہتا
جیسی کہ ہون عاشق غم و شادی ہی فراموش — کیا کام کسی شی سی کہ مین دل نہین کہتا
خورشید مین بہی سایہ ہی کہتی ہین جسی ہو ب — بی مثل وہ محبوب ہے جو ظل نہین رکہتا
ویران کیا اوس شمع خوبان نی دل افسوس — یہہ ملک مِرا حاکمِ عادِل نہین کہتا
محمل کوئی دیکہی تو نہ اوسمین ہوئی لیلی — ناقہ نظر آیا تو وہ محمل نہین رکہتا
دل پاس تری رہتا ہی تو رہتا ہی دل مین — لیکن مجہی پاس اپنی مرا دل نہین کہتا
کرتا ہی مِری عشق کی داغون سی وہ تکمیل — ناقص مجہی پیرامہ کامل نہین رکہتا
کہوٹون سی بہی ہی صاف دلِ پاک ہمارا — یہہ نام کو ہی قلب مگر غل نہین رکہتا
ہی دل کی علاقون پہ مسلط وہ پری آپ — ایسا ہی سمایا ہی کہ عامل نہین کہتا
فانوس مین کپڑی کی چہپی شمع کا کیا نور — پوشیدہ اوسی پردہ محمل نہین رکہتا
محتاج ہون سراج گداؤنکا ہون لیکن — کشکول ہی پاس اپنی یہہ سائل نہین کہتا
مجذوب وہان تک ہون جہان جذب نہ پایا — اوس دشت کا سالک ہی جو منزل نہین رکہتا
ای سینی ترق جا وہ بلاتا نہین سینا — سینی سی نکل تو کشش اوس دل نہین کہتا

عشق اوس سی چھپا سکتا نہین خوف کی مارے
دولت یہہ سی پاس ہی پر دل نہین رکھتا

بار اتنا ہی مجھپر مرضِ عشقِ بتان کا
اس طرح کی سختی مرضِ سل نہین رکھتا

دیوانۂ گیسو کو تری طوق بہت ہے
زنجیر یہہ پابند سلاسل نہین رکھتا

جو پہنس گیا دریای تعشق مین وہ ڈوبا
یہہ بحر وہ ہی دوسرا ساحل نہین رکھتا

دیکھو یہہ ہلال اور ہلال آگی ہی ہین
پاس ابروِ خمدار کی وہ تِل نہین رکھتا

کونین مین کرتا ہی بہلا اہل کرم کا
کم رتبہ سخی سی لبِ سائل نہین رکھتا

جب ہجر مین کچہہ ہوش ہوا نظم کیی شعر
بی فکر قبول ایک گہڑی دل نہین رکھتا

بوسۂ لب دو نہین سائل کہڑا رہجائیگا
مختصر سی بات کا شکوہ بڑا رہجائیگا

بعد مرگ آئی گی میری کام غفلت یار کی
اوسکی در کی سامنی مردہ پڑا رہجائیگا

اوس لبِ نگین کا اب دل سی نہ نکلی گا خیال
یہہ نگین سرخ اس گہر مین جڑا رہجائیگا

جان بہی جائیگی خود گڑ جائیگا غفلت نکر
مال جو گاڑا ہی او ممسک گڑا رہجائیگا

نرم ہو راہِ فنا مین ورنہ قبرِ تختہ سے
پہونچیگا مُردا جہنم مین گڑا رہجائیگا

عجز کر درگاہ حق مین سخت بدمستی کبر ہے
نرم اس منزل کو پہونچیگا کڑا رہجائیگا

صبحدم سامانِ عشرت سی چلی گا اور دل
جائینگی وہ پاندان اور چوگہڑا رہجائیگا

رنج تو پائیگا رند و پیر کڑا ہو کر بڑا
واعظا ڈاڑہا ہین سب کڑبڑا رہجائیگا

آمدِ جانان سنا دینا نہ مجکو نزع ہے
دم جو سینے مین اڑا ہی وہ اڑا رہجائیگا

جمع کیا کرتا ہی تو اسبابِ دنیا دوڑکر
تو روان ہوگا یہہ سب یون ہین پڑا رہجائیگا

صبح جمعہ وحشی کو وہ طوقِ گلو ہوگا قبول
اونکی جب گہبرا کی جانی مین چہڑا رہ جائیگا

قضا نی یاد رکھا گو کہ یار بہول گیا
خدا نہ بہولا مجھی بت ہزار بہول گیا

نہ دوست آیا نہ دشمن نہ راہ رو کوئی
تری شہید کا سبکو مزار بہول گیا

ہمین جو بہولا یہہ عادت ہمارے کام آئی
رقیب کو بہی وہ غفلت شعار بہول گیا

کبہی شگفتگی دل ہو غیر ممکن ہے
یہہ غنچہ موسمِ فصلِ بہار بہول گیا

برنگ طائرِ گم گشتہ آشیان ہے تباہ
تمہاری کوچی کو میر اغبار بہول گیا

زبس ہون مست مے حبّ ساقیِ کوثر
مری دماغ کو رنجِ خمار بہول گیا

لہو بہانی مین لختِ جگر گری یہ ایسی
کہ باغبانونکو بھی لالہ زار بہول گیا

پہرایا ہجر نی اس درجہ جنگلون مین مجہی
کہ اب وطن یہہ غریب الدیار بہول گیا

فراق یار کو کیون ایسی پائدار ہی ہی
اسی زمانہ ناپائدار بہول گیا

مین اتنا وصل مین اُچہلا کیا کہ فرقت مین
اُچہلنا اپنا دل بیقرار بہول گیا

قبول بخشدیا یون کریم نی گویا
مری گناہون کو پروردگار بہول گیا

دل کی کیون دہیان تری زلف رسا کا باندہا
آپ تو چہوٹ گیا مجہکو سراپا باندہا

دہیان جب تار تصور کی کمر کا باندہا
مین یہہ سمجہا کہ مری یار کی پٹکا باندہا

رک گیا سیلِ سرشک آنکہہ مین جب دیکہی گل
سحر سی حُسن فسون ساز نی دریا باندہا

دلِ کی آہ جو پہلو مین ہوس اوسکی مثال
جیسی کی بہل کسی انسان کی قبضا باندہا

عشق منہ زور ہی بدہی نکری کیونکر تنگ
جسنی سینی مین جگہہ دی اسی گہوڑا باندہا

دل ہی پر تیر نگہ پڑتی ہین ہر بار ای تُرک
واہ ای تیر فگن خوب نشانا باندہا

اشک خونین جو کبہی پاک کیی ہاتہہ سی
افترا چرخ ستمگر کی حنا کا باندہا

انہیں دو چیزون کی الفت مین ہوی عمر تمام
ابرو و زلفِ دل آویز نے مارا باندہا

یا خدا تیر سی او س تُرک کی موت آئی مری
اوسنے باندہی جو کمان مینے یہہ چلا باندہا

وادئ کعبۂ الفت کی بلندی مت
دلِ مجنون مین کیون ناقی کو لیلا باندہا

سفرِ ملکِ عدم پر جو کمر باندہی ہے
چہوڑا کیا اہلِ فنا نے کہین کیا کیا باندہا

طبع موزونکو جو پوشاک یہ تیری ہی جنون
خلعتِ لفظ مین معنی کی نہ پردا باندہا

کجی ابرو کی گئی جب تعبہ پلک سیدہے کی
تیغ سے چہوڑا تو نیزی کا ارادا باندہا

اوسکی الفت کی سوا دل مین گذری کوئی شے
یار کی حسن نے میدان ہمارا باندہا

تُند رفتار شبِ وصل ہی اے زلف اسی باندہ
ہم اسیرونکو جو باندہا تو بہلا کیا باندہا

مین ہی مجرم تہا اک ای سلسلۂ عشق و ہوس
عمر بہر پہر نہ کہلا مین جہی ایسا باندہا

وہ پری صبحکو جاتی ہی عروسون کی طرح
ہمنے اشکونکا پتی کی لیے سہرا باندہا

صبر بخشا دلِ بیتاب کو مُنہہ دکہلا کر
شعلۂ تیغ سے مرہمی یار نے پارا باندہا

قطعہ

زخمی دستِ حنائی جو ہوی ہم ہیہات
ایک نے بہی نہ تدارک کا ارادا باندہا

مرہم اِس زخم کا لائی نہ کسی پٹی ہاے
جہوٹ مہندی نہ حنا بند تمہارا باندہا

چمن

چمن فکر مین پہول اوسکو جو باندہا تو قبول
پاس ہونی کی لیی آپ کو کانٹا باندہا

رحم افزون غضبِ حق ہی مگر تہوڑا سا
عیب بندی مین زیادہ ہی ہنر تہوڑا سا

مہربان ہی وہ اہی رشکِ قمر تہوڑا سا
رہ گیا دردِ دل و داغ جگر تہوڑا سا

ای جنون آپ وہ زنجیر مجہی پہنا جای
الفتِ زلف دکہا دی جو اثر تہوڑا سا

عشق کا داغ لگا دل کو مری قبل شباب
حیف بچپنی ہی نپایا یہہ ثمر تہوڑا سا

عشق مین ہو گیی ہم زلف سی آشفتہ سوا
گرنی پائی تہی اہی پیچ کمر تہوڑا سا

ایک دن فاقہ بہی کر صبر و کہا خالق کو
فقر بہی چاہیی ای صاحبِ زر تہوڑا سا

سیر کرتا نہین بہوکونکو تو اونکا غم کہا
داغ ہی دل مین کہہ ای صاحبِ زر تہوڑا سا

داغِ دل کو مری خورشید سمجہتی ہین بہت
عشق نی جلوہ دکہایا ہی ادہر تہوڑا سا

رابطہ غیر سی سنکر وہ لہو ہو کی بہا
داغ فرقت سی بچا تہا جو جگر تہوڑا سا

نگہِ گرم سی آگ اوسکو کیا ہی جہبیر
مشتی شکوہ ہی یہہ ای دیدۂ تر تہوڑا سا

ایک ہی شعلہ اوٹہا تہا کہ موئی ہجر مین ہم
سرخ اسواسطی ہی روی سحر تہوڑا سا

عکس مژگان بھی ہی بھالا ترِی عاشق کی لیے
جان لینی کو بہت ہی یہ ضرر تھوڑا سا

پھوڑ لوا تا ہی فرقت مین بہت سا گردون
یا وہ وصلت مین ہنسا تا ہی مگر تھوڑا سا

رات وصلت کی جو کم ہی تو نہین غم مجھکو
دم بھی سینی مین ہی ای رشکِ قمر تھوڑا سا

خانۂ دل مین غم و صبر ہین مہمان **قبول**
غم تو ہی حد سی سِوا صبر مگر تھوڑا سا

ناسورِ دل بھی ہنسی ہر اک دم بھرا رہا
مرہم بھرا تو خون سی مرہم بھرا رہا

چھوڑا جو تو نی دل تو بسا آکی دردِ ہجر
خالی ہوا جو تجھسے ترا غم بھرا رہا

ہر رات عشق زلف مین دوڑا مین اسقدر
دن بھر کسی سی بات نہ کی دم بھرا رہا

گو عاشقانِ حسن سی خالی ہوا جہان
عالم مین تیری حسن کا عالم بھرا رہا

جوہر کبھی نہ دیکھا بجز ابر سرخ خون
خنجر لہو سی آپ کا ہر دم بھرا رہا

تابع فروتنی سی ہی عالم فقیر کا
عالم سی اپنا جام دل ای جم بھرا رہا

تم صبحدم ہنسنے جو چمن مین تو شام تک
آبِ گہر سی کاسۂ شبنم بھرا رہا

تشنی نگہ نگہہ سی ہی خالی اپنے آنکہہ
دل غم سی دل سی سینۂ پر غم بھرا رہا

ہای جم

ای جسم محل جو حال تھا تو حال تھا محل
عالم مین جام جام مین عالم بھرا رہا

منظور تھا کہ ساتھ رہی زر سوا اسلیئے
آئینہ تھی رہا دلِ حاتم بھرا رہا

رکھا فنا کی بعد بھی زندہ برای ظلم
سب جسم مین وہ روح مُجسّم بھرا رہا

ساغر لبالب ایک تو ساقی عطا کرے
جام دل اس امید سے ہر دم بھرا رہا

ای بُت تری جگہ مری دل مین بجا نہ تھی
اس گھر مین اوسکا نام معظّم بھرا رہا

آیا گیا خبر کو رقیب اونکے سمت سے
زخمِ دل و جگر مین مری سُم بھرا رہا

عشاقِ باطنی کو گلی سی اوٹھا دیا
ظاہر مین جسنی آکی ترا دم بھرا رہا

جنّت چھٹی محبت گندم مین اسکی بعد
حوّا کی اُنس سی دل آدم بھرا رہا

دل ماسوا سی خالی رہا اسلیئے قبول
اسمین خدا کا اسم معظّم بھرا رہا

مین ڈھونڈھتا پھرتا ہون ستمگر نہین ملتا
ملتا ہی وہ سفّاک تو خنجر نہین ملتا

لب سی تری گو لعل ہوا حمر نہین ملتا
دانتون سی جو خوش آب ہو گوہر نہین ملتا

مژگان سی تری ہی جو مشابہ بہت ای جان
رگ سی مری فصّاد کا نشتر نہین ملتا

جسکی لیی نکلا تہا وہ آتا تہا مری گہر
اب ایسا ہون مین خوش کہ مجہی گہر نہین ملتا

بستر پہ ہین بستر تری کوچی مین اب اتنی
مینی جو لگایا تہا وہ بستر نہین ملتا

پتون مین چہپا جاتا ہی پہر بسکی تری گل
قد سی تری گلشن مین صنوبر نہین ملتا

گو کوہ الم ہی تری سودائی کی سر پر
سر پہوڑنیکو چاہون تو پتہر نہین ملتا

ہر دم کی چہری ہی مجہی وصلت تن و سر کی
سر تن سی جدا کرنی کو خنجر نہین ملتا

لکہنی کو تہا کوئی تو قاصد تہی ہزارون
لکہوایا ہی نامہ تو کبوتر نہین ملتا

منہہ پہیرا ہی فردوس کی چشمی نی دہن سی
ہونٹون سی تمہاری لب کوثر نہین ملتا

ہشیار رہا کرتا ہون مین نشۂ می سی
ہو جاتا ہون بیہوش جو ساغر نہین ملتا

طوفان یہہ اوٹہا ہی مری دیدۂ تر سی
سب ایک سا عالم ہی سمندر نہین ملتا

اُڑتا ہی جو اوس گل کا کبہی طائر پیکان
بلبل کا گلستان مین اک پر نہین ملتا

ہین دی دیا جگہہ داغ جگر مین کہ وہ ہو خاک
آتشکدی ڈہونڈہی ہین سمندر نہین ملتا

ہو عیش کہ اندوہ قبول اسکو یقین جان
جبتک نہین تائید مقدر نہین ملتا

جبتلک دم ہی جگر سوزان جُدا ہی دل جدا
سر جُدا قاتل کری تو ہو بڑا قاتل جدا

ہین جدا اغیار سی الفت مین یار ادل جدا
عشق کامل اور شی ہی حق جدا باطل جدا

عیب یون نقدِ سخن سی کرتی ہین کامل جدا
کیمیاگر جسطرح تانبی سی کروی غل جدا

احتیاجِ فیضِ منعم سوی حاجتمند ہے
دستِ اہلِ جود سی کب ہی کفِ سائل جدا

کام آجاتی ہین دونون اپنی اپنی جا مگر
جام جمشید جدا ہی کاسہ سائل جدا

ایک تربت مین ہو لاکھون خاک کی پتلون کی گر
ہونگی پر روزِ جزا یہہ ساری آب و گل جدا

بدو خلقت سے شریک بدر تابان ہی ہلال
نقص اسمین ہو جو اس ناقص سی ہو کامل جدا

عارضِ سرخ و سیہ خال اپنی حق مین قہر ہین
رخ جدا خواہان ہی دل کا او جگر کا تل جدا

تیغ کھینچی ہی شہادت کے خوشی مین مر گیا
قتل کی حسرت مین ہین غمگین جدا قاتل جدا

قتلگہ مین کھینچ لایا ہی وہ کس غصی سی آج
اب گلی دلِ دل کی ہو گا خنجرِ قاتل جدا

راہ عشق ای قیس کٹ جانا بہت آسان ہے
محلِ لیلی سی ہو دل کی اگر محمل جدا

عشق کامل دل مین آیا ٹہرین کیا صبر و قرار
پاس سی عالم کی ہو جاتی ہین سب جاہل جدا

جسطرح وہ چشم وحشی آہو وحشی سی الگ
مشکنافی ہی ہی اونکی آنکہہ کا ہی تل جدا

وصل اوسکی مجہکو کم کی لب سی ہی لب مین / جبتک آپس مین ہین دونون لب ساحل جدا

روح امر رب ہے امر رب کو عین رب سمجہہ / تو جدا ہی پر نہین ہے تجہسی وہ ای غافل جدا

دل جلا ای فلفل خال لب شیرین دہن / جس سی منہہ عالم کا جلتا ہی وہ ہی فلفل جدا

وہ فرشتی گل وہان سب انس و جن اسمین اسیر / آپ کی چاہ ذقن سی ہی چہ بابل جدا

اسقدر کیون خواب غفلت مین ہی کر اعمال نیک / روح ہر شب ہوتی ہی ای موت سے غافل جدا

بزم وصلت گہر مین ہی فرقت کا دہڑکا دل مین ہے / محفل عشرت سے یہہ ماتم کی ہی محفل جدا

جسم سی جسدم جدا ہونی لگی روح قبول
تم نہ یا مشکل کشا رہنا دم مشکل جدا

باغبان خلق گل انداز وفا بہول گیا / چمن دہر مروت کی ہوا بہول گیا

چہوکر دل تری محفل سی جو مین گہر کو چلا / ہوش اتنا بہی نہ آیا مجہی کیا بہول گیا

شکوۂ جور و جفا دل مین بہرا تہا لیکن / تمکو دیکہا تو کیا شکوہ گلا بہول گیا

دشت الفت مین بہت خوار پڑا ہی یہہ زار / تری کانٹی کو ہر اک آبلہ پا بہول گیا

درس الفت کی ترقی سی ہوا اور سرکے / یہہ سبق جتنا کیا یاد سوا بہول گیا

خط کا لکھا ہی جواب اوسنی تو ایسا خوش ہے
مری گھر کا مری قاصد کو پتا بھول گیا

قطعہ

ای پری جب سے کہ سودا تری عاشق کو ہوا
وہیان یک لخت طبیبونکو مرا بھول گیا

نبض دیکھی جو کسی نی تو اوڑی ایسی ہوش
نسخہ لکھنی کو جو بیٹھا تو دوا بھول گیا

یاد رکھنی کا نہ وقفہ شب وصلت نے دیا
مین مزا وصل کا ای جان بجا بھول گیا

نعرے کرتا ہون تری نام کی جسنت مین ہے
گل کو کب بلبل بی برگ ونوا بھول گیا

عشق بڑھ جای نہ اتنا کہ تجھی بھی بھولون
ای صنم ساری خدائی بخدا بھول گیا

دل بہو ہین تعشق ہی نہایت ہشیا
سہو و نسیان کو تری یاد سو بھول گیا

کہتے ہین جب سے یداللہ کی قدمونپہ قبول
بادشاہونکی عنایت یہہ گدا بھول گیا

ہجر مین ہر لحظہ رونی کا بہانا کیا ہوا
وصل مین حیران ہون آنسو بہانا کیا ہوا

غیر نی تمکو گلوری دی لہو سو کہا یہان
یہہ لہو پینا ہوا یا پان کہانا کیا ہوا

ہم وہی ہین تم وہی ہو شکل گردون بھی وہی
انس جسمین تہا ہمین بھی وہ زمانا کیا ہوا

دیکھتی ہی اکو ماری خوشی کی جان دے
ساتھ عزرائیل کو لائی یہہ آنا کیا ہوا

پیرہن صد چاک عاشق کا نہین ہی جسم مین
ای جنون اب عشقباز یکا وہ بانا کیا ہوا

باغ مین بعد پہنچا ہمارا پہول یا بجلی گری
اُڑ گئی کس سمت بلبل آشیانا کیا ہوا

جان دی ہی حشر تک اللہ سی اب ہی وصال
وصل دم بہر کا جو اوسنی نہ مانا کیا ہوا

چال کچہہ ایسی چلا جس سی قیامت آگئی
قتل خلقت ہوگئی اوسنی بچانا کیا ہوا

سنگ طفلان سی بچن جاتو کہتا ہی وہ شوخ
بیحیا میری محبت مین توانا کیا ہوا

مُردنی منہہ پر پہری جب آنکہہ عمداً پہیر لی
جان ہی لی لی محبت آزمانا کیا ہوا

زلف مین پیدا کیا دندان افعی کا اثر
چوم لون مین دانت شانی کی وہ شانا کیا ہوا

ای فلک معشوق آگی آپ آتا تہا مدام
اب وہ اولٹی چال وہ الٹا زمانا کیا ہوا

اب عداوت سی نکلتی ہین جو آنکہین دمبدم
عین الفت مین صنم آنکہین لڑانا کیا ہوا

اہل دُنیا کا گلا کیا جب ٹہرا پاس دل
تہی وہ بیگانی گئی پر یہ یگانا کیا ہوا

سر اوتارا تیغ سی اوس شوخ نی دستار بعد
ہمد مو دستار کیسی سر بتانا کیا ہوا

دشت ہستی سی گئی ہشیار و بیخود ای **قبول**
قیس نادان اب کہان بہلول دانا کیا ہوا

دہن سا دوسرج ای دلبر نہ ہوگا ۔ تمہاری دانت سا گوہر نہ ہوگا

قطعہ

رہو تم بی مروت ہی یہہ منظور ۔ بلا سی رحم کو مجھپر نہ ہوگا

رقیبون سی ملوگی نرم ہو کر ۔ تمہارا دل اگر پتھر نہ ہوگا

بنی ہی جان پر اب منہہ کہاجا ۔ یہہ عاشق ای پری جان بر نہ ہوگا

جو مرجاؤن کہ لاشی پر وہ گذری ۔ تو مرنی کا اوسی باور نہ ہوگا

قطعہ

اگر ہوگا کبھی خنجر کمر مین ۔ تو غصی مین وہ مہ پیکر نہ ہوگا

خفا ہوگا جو مجھہ بدبخت پر یار ۔ تو اوسدم ہاتہہ مین خنجر نہ ہوگا

سڑی سی پوچھتی ہین آئین کب ہم ۔ اُڑینگی قصد وہ جب گھر نہ ہوگا

یہہ آنسو ہجر مین چنگاریان ہین ۔ جلی گا صاف دامن تر نہ ہوگا

جو آیا نزع مین بہی مست ای یار ۔ لبالب عمر کا ساغر نہ ہوگا

رہی کس طرح شعلی مین رطوبت ۔ پسینی سی کبھی رخ تر نہ ہوگا

ہوا مین دربدر ای عشق لیکن ۔ وہ کہتی ہین میسر گھر نہ ہوگا

ڈری بیدل تمہارا تیغ سی کیا ۔ نہ ہوگا دل تو دل کیون کر نہ ہوگا

اُلٹی ہین ہاتھ پہلی قتل کی وقت
سند کو حشر مین محضر نہ ہوگا

گلی ہم بنگیا ہون کی نہ کاٹی
یہہ تیری تیغ کا جوہر نہ ہوگا

پیوینگا چُلّو وسنی خُم جھکا کر
جو ای ساقی کوئی لے ساغر نہ ہوگا

اگر گہر سی نکالوگی تو عاشق
کبہی اُس حکم سی باہر نہ ہوگا

تصدق جان ہی ای جان ہر دم
فدا دل آپ پر کیون کر نہ ہوگا

قبول اُس بحر مین آیا تخلص
تو ساقط ہمزہ اب کیون کر نہ ہوگا

دِل داغون سی چمن ہمارا
دیکھی گل پیرہن ہمارا

ابرو کی خوب کہائین چھریان
دیکھو تم بانکپن ہمارا

وہ کہتے ہین کہ بوسہ لی لے
ملجائے اگر دہن ہمارا

مِنّت پر بہی نہ ایک کی بات
برباد کیا سخن ہمارا

ایسی گہل کر موئی کہ اب ہی
ہمسے بہاری کفن ہمارا

کیون آئی جو پہنس گئی فنا مین
تہا ملکِ بقا وطن ہمارا

کہوٹون سی ہی کہری رہی ہین
کیا خوب رہا چلن ہمارا

شاید دنیا نئی نظر آئے
اب دلق ہوا کہن ہمارا

پہونچاتا ہی وطن ہمارسے
مُحسِن ہی راہزن ہمارا

وہ گل دلِ داغدار مین آئے
کیا پہولا ہی چمن ہمارا

پہاہا ملبوس کو بنا دو
پہوڑا ہی سب بدن ہمارا

ای دستِ جنون بچی مشقت
بنا ئش جولی کفن ہمارا

کہتا ہے یار پائیگا کون
ہی سیب جنان ذقن ہمارا

لاکہون دُرِ اشک لُٹ رہی ہین
آباد رہے عدن ہمارا

تیوری ہی ہمپر چڑہاؤ خوش ہین
دل ٹوٹ رہے ہر شکن ہمارا

ہر پل یہہ اشارہ آنکہہ کا ہے
ہی کام فریب و فن ہمارا

ہرگز نہ دیا قبول بوسا
محروم رہا دہن ہمارا

اب کہینچون گا ستم تمہارا
عاشق نہ سمجہے کرم تمہارا

دنیا سی جب چلی عدم کو — همراه ہوا الم تمہارا

مستی برباد ہو گیا مین — ہے مجھسے سارا حشم تمہارا

چھونے پر ہاتھ کاٹتی ہو — مین لیتا ہون قدم تمہارا

پس کر ہو جای سرمه سا قاف — چیندی جو رہی ستم تمہارا

گیا منہہ که رقیب بیٹھتا پاس — کرتی ہین پاس ہم تمہارا

کونین میٹین مگر رہیگا — دل میرا اور غم تمہارا

الفت جو ہو اس کہو نه دیتی — دم بھرتی دمبدم تمہارا

پتھر کو چوم کر پھرا رند — شیخو دیکھا حرم تمہارا

ایسا سودا بھڑ ہا که سی تمسی — کرتی ہین شکوه ہم تمہارا

مخمور جو جام چشم دیکھی — ساقی بنجای جم تمہارا

ای شاہ ہو خلق کو پہنا لو — ہی دام بڑا درم تمہارا

دنیا سی آپ اوٹھه چلے ہم — جب اوٹھه نه سکا ستم تمہارا

ہی آب حیات وصل ای جان — بیشک ہے ہجر سم تمہارا

سے لیتے ہی جان مہربانی
ہین لاکھ ستم کرم تمہارا

ای زلفو پہلوان کیا ہین
چت کروی پیچ وخم تمہارا

دیکھین کب ظلم سی کرو قتل
دیکھین کب ہو کرم تمہارا

دم مین مر کرو ہین پہونچتے
ہوتا جو دہن عدم تمہارا

تولا جب حسن وعشق ٹھہرا
میرا تو زیادہ کم تمہارا

لکھا جو قبول وصفِ گیسو
کیا کیا بہکا قلم تمہارا

حالِ عاشق پوچھتی کیا ہو کہ کیونکر مٹ گیا
ہمدمو میری مٹانی پر ستمگر مٹ گیا

دو پہر کو جب وہ موزون قد گیا گلزار مین
اپنی سائی کی طرح سروِ صنوبر مٹ گیا

بیوفائی کر کی حالِ دل نہ پوچھہ ای بی وفا
تجھسی خالی ہو گیا ہی جیسی یہہ گھر مٹ گیا

اوسکی الفت سی لہو میرا دلِ سنگین ہوا
نقش کیسا نقش کی باعث سے پتھر مٹ گیا

آنسوونکا پانی ماتھی سی ہوا ہاتھون بلند
حرفِ قسمت کونسا ای دیدۂ تر مٹ گیا

انقلابِ گرم وسردِ دہر سی تم خوش جو ہو
آگ مین مچھلی تو پانی مین سمندر مٹ گیا

عاشقوں کی چہری کٹنی کی کچہری گرم ہی
مین جو پہونچا دو گہڑی بعد او رچابا اپنا نام
خاکساری اصل انسان ہی نکرنا تو غرور
روبرو جسدم ہوا عشقِ دلِ شفاف سے
عشق نی مارا جوانی مین تو سب کہتے ہتی ہاری

قطعہ

ہر گہڑی اک مجمعِ عشاق مضطر مٹگیا
وی صد دیوانِ متقل نی وہ دفتر مٹگیا
آدمیت مٹگئی جسدم یہہ جوہر مٹگیا
جوہرِ آئینہ صافِ سکندر مٹگیا
تو ابہی مٹنی کی لایق یہہ تہا پر مٹگیا

کہل گیا اوسکی لئی جنت کا در فوراً قبول
نام پر حیدر کی جو دنیا مین آکر مٹ گیا

مین رہا بنجو جو اوس محبوب کا جویا رہا
آمدِ جانان نی شادی مرگ سبکو کر دیا
جب تلک آنکہین رہین دیکہا کیا چہرہ ترا
دل مرا گو نارِ الفت نی جلایا رات دن
بیحواسی نی محبت کی بہرایا چار سو
عشقِ صادق اوس صنم سی کام آیا بعد مرگ

جبتک اوس گلرو کو ڈہونڈہا آپ مین کہویا رہا
پہر گیا وہ بیوفا سویا تو مین سویا رہا
وصف چہرہ کا کیا جبتک دہن گویا رہا
نخلِ قد ای سروقد دل مین مگر بویا رہا
دل مین اوسکو پایا جسکا عمر بہر جویا رہا
یون وہ اب روتی ہین جسپر عشق و ہنین گویا رہا

حسن

حسن مین بی مثل ہو ناز و ادا مین لاجواب
دانۂ خالِ صنم کا پہل نہ اسکو سینے ملا

پہر گیا عاشق کا دل ای دلربا و یار رہا
تخم الفت مرسع دل مین مری بو یار رہا

اُکری وہ تیغِ نگہ سی قتل کر کی ای قبول
خون مین نہلا کی دیدہ دُہوی کا دُہویا رہا

ہر اشک گرم ہجر مین تیزاب ہو گیا
ہم حسن گنغ‌ین پہ سوئی وہ تالاب ہو گیا

سب نور لیکی مہر سی نکلا شب وصال
مہتاب آفتاب جہانتاب ہو گیا

تیغون کی پہل سی اوسنی گلستان کر دیا
ہر ایک بند جسم مرا آب ہو گیا

موتی کی قدر آب سی ہی کی نہ اوسنی قدر
دُر گو کہ اشک کا ہمہ تن آب ہو گیا

دریا ہی اشک بہتی ہتی آیا مگر جو یار
آنسو ہر ایک بہی دُرِ نایاب ہو گیا

جز گریہ ہجر مین نہ پلک سی پلک لگی
غش آ گیا جہی تو وہی خواب ہو گیا

جب گردش اونکی انکہہ کی آنکہون مین پہر گئی
ہر قطرہ اشک کا وہین گرداب ہو گیا

سینے مین دل کہان جو پہر آ آگی عشق گرم
عشق آگ بن گیا تو یہہ سیماب ہو گیا

صحرا مین سیل اشک چڑہا جلد اسقدر
اُٹہا تہا گردباد وہ گرداب ہو گیا

جب بھر نوش ناز سی لایا وہ لب تلک | انگور سبز عکس سی عناب ہو گیا

آرام جان نہین ہی جو بستر پہ ای قبول
خواب وصال اپنی لیی خواب ہو گیا

راغبِ فقر بھلا طالبِ زر کیا ہو گا | لطف جسکو ہی اودھر کا وہ ادھر کیا ہو گا
دل کو یادِ دُرِ دندان مین اثر کیا ہو گا | آب گوہر سی دہن سیپ کا تر کیا ہو گا
نوشدارو نی شفا دی نہ تری عاشق کو | زہر ہی مرنی کو کہا لون تو اثر کیا ہو گا
یون کہتا ہی شبِ وصل مین نکلا ہی چاند | ہو گا مہرِ سحرِ ہجر ستم کیا ہو گا
موت سی اسلیی غفلت ہی سب انسانون کو | ہمسفر ہی مین ہین اب اور سفر کیا ہو گا
ای جنون وحشت سی پہر کر نہین آنا مجھکو | آہ سی آگ لگا جاؤن یہہ گہر کیا ہو گا

قطعہ

اوس شہ حسن سی کہتا ہون جو مین سودائی | خانۂ دل مین کرو گی جو گذر کیا ہو گا
ہنسکی کہتا ہی کہ ظاہر ہی کہی دیتی ہی | جسمین تو مجھکو بلاتا ہی وہ گہر کیا ہو گا
رخِ شفاف سے تیری جو ملانی کو ہی منہہ | جرمِ روی قمر ای شنگ قمر کیا ہو گا
ہنرِ بخت رسا بی ہنرون کو جو وہ دیی | اوس جگہہ ہمتسی پہر ای اہل ہنر کیا ہو گا

کرہ نار کو کر دیگا جلا کر یہہ خاک
دلِ سوزان سی جو اوٹہا ہی شرر کیا ہوگا

دلِ قانع سی ہی ای مُنعمو دنیا بہاگ
یون تو سب کچھہ مجھی درکار ہی پر کیا ہوگا

نہ ہُوی ہجر مین آہونکی اثر سی وصلت
ساختہ آہ کا وصلت مین اثر کیا ہوگا

دل جگر چہید یو اک مرتبہ دونون ای تُرک
ورنہ کس کام کا یہہ تیر دو سر کیا ہوگا

عرش ہل جائیگا سو بار مری آہون سی
پر دلِ سخت کو اوس بُت کی اثر کیا ہوگا

نہ ملا وہ تو مجھی عشق سِڑی کر دیگا
فکر کونین سی چہوٹونگا ضرر کیا ہوگا

لیکی گل ہاتھہ مین کہتا ہی وہ نازک سفّاک
پہول سی بڑہ کی بہلا بار سپر کیا ہوگا

بال سی گو شعرا دیتی ہین تشبیہ تجہی
سمجہا باریک وہ ای مُوی کمر کیا ہوگا

عرقِ شرم مین ہی غرق یہہ شبنم کب ہی
روبرو تیری چمن مین گلِ تر کیا ہوگا

سب جہکا لینگی جو سر ذبح کریگا وہ تُرک
جس سی ڈرتا ہی زمانہ اوسی ڈر کیا ہوگا

ابتدای شبِ فرقت مین کہین دم نکلی
دم نکلتا ہی کہ تا وقتِ سحر کیا ہوگا

صرف کیون پند مین تم کرتی ہو اوقات قبول
تربیت کا دلِ جاہل کو اثر کیا ہوگا

اونکی آتی ہی لحد پر اسقدر تن بڑہ گیا
دونون جانب سی مرادو ہاتھہ دفن بڑہ گیا

جب ملا دانتون مین تمنی یہہ ضیا حاصل ہوئی
موتیونکی خاک سی ای جان منجن بڑہ گیا

جان دی کس کسکو یہہ وحشی تری خیرات مین
میری آگی کوہ کا صحرا کا دامن بڑہ گیا

جب گہٹا دریای اشک آنی لگا آنکہوںسی خون
خونِ دل بہی گہٹ گیا جب حد سی شیون بڑہ گیا

جو لگا تیرِ نگہ بہرِ نظارہ جا ہوئے
دین و دل کی لیی ایک اور روزن بڑہ گیا

موم و روغن جب ملا ای غنچہ لب شیرین دہن
شہد سی موم اور گل خوشبو سی روغن بڑہ گیا

حسن تہا نیم جان مین چال سی پہونچا عدم
وو قدم ناز و ادا کا اور توسن بڑہ گیا

چاک جامہ سی بہی وحشت مین تن عریان ہوا
ہاتہہ دو ہاتہہ اور بہی ای دل سی دامن بڑہ گیا

سامنا ہوتی ہی نکلی جسم سی جانِ **قبول**
بس چراغِ زیست ای گیسو کی ناگن بڑہ گیا

رہین رقیبون مین ملکر مدام ہو نہ سکا
تری گلی مین ہمارا قیام ہو نہ سکا

بدی کا سخت ادہر سی کلام ہو نہ سکا
حرام غصہ ہی کہانا حرام ہو نہ سکا

رواں جنازی کی ساتہہ ایک گام ہو نہ سکا
تمام کام کیا پر یہہ کام ہو نہ سکا

غلام حضرتِ یوسف کے ہیں تمام حسین
مری حسین کا وہ خود غلام ہو نہ سکا

یہ لکھتا جاؤن سراجلد لیکی چل قاصد
ہو پہنچکی ہی پہنچو یہ خط تمام ہو نہ سکا

نہ عشق زلف کا چھوٹا نہ موت آئی ہمین
کسیطرح یہہ تسلسل تمام ہو نہ سکا

وہ بادہ کش ہون کہ ابتک نہ آنکھ لال ہوئے
خمین تہی ہوئین لبریز جام ہو نہ سکا

قرار می ہے رچہ خط سبز سی ہوئی زلف
یہہ ہندو وہ ہی کہ سر سبز شام ہو نہ سکا

جھکا جو دیکھتی ہی خاک پر گرا یا سر
پہر اسپہ کہتا ہی قاتل سلام ہو نہ سکا

نشان مٹ گئی خود مٹگئی یہہ کوشش کے
نمود اوسنی نہ چاہی تو نام ہو نہ سکا

طمع نی مال کی سنگھوای ہو بوی زلف بتان
درم کی دام سی افزون یہہ دام ہو نہ سکا

نہ داغ ہجر بہرا مرہم وصال سی ہے
خود اوسنی چاہا مگر التیام ہو نہ سکا

تمام کی ہوئی نہ ہوئی مین تہی بڑی حجت
سخن دہن مین جب آیا کلام ہو نہ سکا

برا ہو لغزش پا کا پیا جو آب حرام
روانہ مین سوئی بیت الحرام ہو نہ سکا

بہار توبہ جو تہی خزان مین ای زاہد
بہار باغ مین بادہ حرام ہو نہ سکا

نہ وہ قدم چلی حیرت سی کبک اور طاؤس
تمہاری سامنی اونسی خرام ہو نہ سکا

ہمیشہ بندگیٔ عشق مین رہی خو اسے
سلام کرنیکو تہی پر سلام ہو نہ سکا

بنا ہی عرش خدا دل ہوا بلند ایسا
ہماری بُت کا پر افسوس بام ہو نہ سکا

فراقِ روح سی جسم اسقدر خفیف ہوا
سوا زمین کی کہین بھی مقام ہو نہ سکا

قبول حق تو یہہ ہی جز علیؑ ولی خدا
نبیؐ کا کوئی بھی قائم مقام ہو نہ سکا

مین عدم کو خارِ مژگان سی روانا ہو چکا
زخمِ تیغِ تیز ابرو اب اوٹھانا ہو چکا

رونقِ بستر کرو وصلت کی رات اب ہی تمام
دانتون مین مسّی لگی زلفون مین شانا ہو چکا

دیکھیں وہ کیا لائی پیغامِ زبانی کا جواب
خط چلا ہی آج پہلی دل روانا ہو چکا

کہتی ہین جھوٹا ہی تیرا عشق رونا کر ہی
آنسو پونچہ اپنی بس الفت کا بہانا ہو چکا

وصل اب برسون نہین جز ہجر ای رشکِ قمر
جسکی گردش تہی موافق وہ زمانا ہو چکا

مسکرا دو تیوری چڑہنی سی بہا دل ہو کی خون
ہنسکی اب مجکو ہنسنا ہی دور و لانا ہو چکا

جسقدر کہانا گیا غم اشتہائی دل بڑہی
مین وہی بہو کی کا ہون آہ کہانا ہو چکا

جیسی خال و آب و تابِ رخ کا مجکو عشق ہی
میری حصّی کا جہان مین آب و دانا ہو چکا

جان میری لی چکی جب امتحانِ عشق مین — اب محبت عاشقون کی آزمانا ہوچکا

بوسۂ چشم ولبِ میگون دیا ہی یار نی — ہوش مین اب روز محشر تک ہی آنا ہوچکا

مٹ گیا عالم نہ جھپکی آنکھہ نیند ایسی اڑے — ہوچکا یہہ خواب آخر یہہ فسانا ہوچکا

حسن روز افزون سی رفعت اوس کو ملتی ہی رونق — عشق زورون پر چڑہا ہی ہین تو آنا ہوچکا

عاشقِ صادق نہین ملتا کہ اب کوئی ہٹی — مٹ چکی جب ہم تمہارا بھی مٹانا ہوچکا

اس زمینِ سست مین چلتی نہین طبع قبول
خیر ہی بس اب طبیعت آزمانا ہوچکا *

لیا جو وصف اوس پسندِ جانکا — مزا ملا قوتِ بیانکا

جو وصفِ دندانِ ضعفشانکا — لیا تو جوہر کہلا زبانکا

ہوا ہون کشتہ غمِ نہان کا — مقام ہرگز نہین بیان کا

پتا یہہ ہی یار کی مکان کا — کہ دل مین مسکن ہی جانِ جانکا

نہین جو وہ بحرِ حسن بر مین — تو ایک دریا ہی چشم تر مین

تڑپ رہا ہون اکیلی گہر مین — ہی مشغلہ نالہ و فغانکا

ہتو یہہ کبتک زبان درازی خدا کی شان اور بی نیازی
کرون کہانتک زمانہ سازی گہمنڈ ہی یہہ تمہین کہانتکا

بہت نہ تڑپا بہت نہ بلکا علاج کر قلب مضمحل کا
بڑہایا اس غم نی زخم دل کا نہ کہا ہم نی تو نی ہا نتکا

وہ مہر طلعت جو شبکو آیا سحر کو بہی اپنی ساتہہ لایا
نقاب اولٹ کر جو منہہ دکہایا بدل گیا رنگ آسمانکا

جو چاہی اوس شعلی کو سمندر تو ٹپکی پانی مین اوسکو جلکر
ہو پرتو افگن وہ ماہ انور جو ہینی کپڑا کوئی کتانکا

حسین و جنگجو ہی بید ہلال ابرو قمر ہر اک خد
خوش اوسکی خو بیش مزاج خوشعد جوان رعنا وجنیہ بانکا

جو پاس وہ رشک حور ہوگا تو ہمکو نا حق سرور ہوگا
جدا ابہی فوراً ضرور ہوگا بہم ہو گو ربط جسم و جانکا

ہوا ہون جب سی مریض الفت دہن کی جاتی رہی حلاوت

کمال کڑوا ہی زہر فرقت مزا بدلتا نہین زبان کا

جنون کی اب ہی امنگ مجہکو لگاتی ہین لٹ کی سنگ مجہکو

نہ عار ہی کچہہ نہ ننگ مجہکو تماشا ہون کودک وجوانکا

ہون مست آنکہونکا بادہ کیا ہی شراب اس سی زیادہ کیا ہی

یہہ میندی اب ارادہ کیا ہی نہین مجہی ہوش جسم و جانکا

نہ خار چہبتی ہین اب جگر مین نہ جوش ہی دل کو اپنی بر مین

بہار سی ہی مری نظر مین زیادہ احسان ہی خزان کا

بلایا ہی تو خوشی سی او دو جو میری دلکا ہی مدعا دو

رقیب کو بیچ سی اوٹہاو حجاب اوٹہہ جای درمیان کا

کیا پریشان بیکلی سی دکہایا دل کو بری بہلی سی

نکل گیا دل تری گلی سی ہی طرح تو نی اسکو ہانکا

قریب ہین مگر وزور ہین یہہ نہین انہین پاس وہ ہین یہہ

جو شکل دیکہو تو نور ہین یہہ مزاج ہی آتشین بتان کا

اُبھی مخاطب ادہر بہی ہو گی ہمارا دل لیکی بوسہ و گی .

یہہ ہدیہ تم لُو گی یا نہ لُو گی ضعیف و بیمار و ناتوان کا

مقابل ای ترک اگر ہو رستم تو خوفِ مژگان سی لرزی ہیہم

گمان مُنہہ پر جو لای اوسدم یہہ تیر رخ پہیر دی کمان کا

رہی مریض اور دوا نہ پائی مروت اُنمین ذرا نہ پائیے

گلون مین بُو ی وفا نہ پائیے زبان ہو مقت اپنی جانکا

جہان مین جوش و خروش کیا ہی وہان جو سب ہین خموش کیا ہی

یہانکی اس غل کا ہوش کیا ہی کہ حال ہہیر کہُلی وہان کا

کمال گلرو یونسی جلا ہُو ن مرض مین آہو نکی مبتلا ہون

کلیجی پر داغ لیچلا ہو ن برنگ گل ظلمِ گلرخان کا

الگ جگہہ دی ہی مجہکو سب سے ڈرا ی بُت اللہ کی غضب سے

یہہ ظلم مین دیکہتا ہون کب سے کہ ایک آبیٹہا ایک جہانکا

مری بہی سُن کر ذرا تا مل مرا بہی محبوب ایک ہے گل

تورو کی

تو روک نالونکو اپنی بلبل جو شوق ہی گل کی داستان کا
فلک ہی ایماہ چہرہ تیرا ستارہ ہی خال روی زیبا
جو خال تک اپنا ہاتھہ پہنچا تو توڑ اتارا اس آسمان کا
کہانتک اب زخم دل ہو گہرا نہ آب کر قہر کرکی ہارا
ہمارا دنیا سی کوچ ٹھہرا ہو خاتمہ ابتو امتحان کا
فلک تلک حسن کا ہی شہرا کہ اب ترا مشتری ہی زہرا
رخ و جبین مین ہی یعنی زہرا قمر کا خورشید آسمان کا
بہت جو فرقت کا درد ہوگا تڑپ کی عاشق یہہ سرد ہوگا
تمہارا چہرہ بہی زرد ہوگا کہو کی غم اپنی جان فشان کا
تمہین حسینون مین صدر دیکہا نجوم وہ ہین تمکو بدر دیکہا
یہہ حسن مین آہ غدر دیکہا کہ دل کا دشمن عدو ہی جان کا
وہ مغ بچہ رشک حور ہوتا تو شیشۂ دل نچور ہوتا
ہمین تو دہرا سرور ہوتا وہ بہ مین لب پر لب اوس جوانکا

گیا کنارہ منہہ اوس سی موڑا لباس پہاڑا وہ عہد توڑا
جہاز دل اب خدا پہ چھوڑا نہ ناخدا کا نہ بادبان کا

تغیر ردف چاہیی اب کہ گوش دل سی سنی غزل سب
قبول رتبہ ترا یہہ ہی کب کہ قصد ہو تیری امتحان کا

ہوا ہی عشق ایسی مہ جبین کا پتا نہین جس بت حسین کا
یہہ حال وحشت ہی جمہہ حزین کا نہ آسمان کا نہ اب زمین کا

ہر ایک دم حسن ہی دو بالا اندھیرے گہر کا ہی تو اوجالا
تو مہر ہی مہر تیرا اہالا قمر ہی پرتو تری جبین کا

یہہ غیظ ای نازنین کیون ہی چڑہی ہی اک آستین کیون ہی
یہہ بل جو ہی ای حسین کیون ہی کہلا نہ عقدہ تری جبین کا

تری جدائی مین زرد ہی گل تری لیی نالہ کش ہی بلبل
سیاہ ہو کیون نہ روز سنبل خیال ہی زلف عنبرین کا

جو بوسۂ لب دیا ہی مجہکو تو اب نہ شرما کی گالیان دو

حلاوتِ بوسہ کہو رہی ہو مزا بدلتی ہو انگبین کا

ملال جو دمبدم ہی افزون تو رنج جانان سی ہی جگر خون

خوشی سی ہر لحظہ سہ رہا ہون عتاب محبوب خشمگین کا

پری کہی کون مہ جبین کو فلک سی نسبت کہان زمین کو

ملاؤن کیا جسم نازنین کو کبود ہی رنگ یاسمین کا

تری گلی مین ہین عمر بہر سی دکہا دی منہہ اب کہ خوب ترسے

ذرا نکل آ تو اپنی گہر سے نکل رہا ہی دم اک حزین کا

جو سر وہ پہنا کی مشجر ہمیشہ ملبوس تہی معطر

سو حیف ایک ایک ماہ پیکر ہوا ہی پیوند اس زمین کا

دماغ مین آئی بوی جانان نظر وہ آتا ہی روی جانان

ملی ہمین آج کوی جانان کمال جی پایا تہا اس زمین کا

ہر ایک لب شہد سی ہی خوشتر گہرا ہی غیرون مین پردہ دلبر

نہ نیشِ اغیار سی حذر کر مزا جو چکہنا ہی انگبین کا

یہہ حال دانتون کا ہی چمک مین	ضیا نہین موتیون تلک مین
یہہ مہر آئینۂ فلک مین	ہی عکس رخسار آتشین کا
ترا ہون عاشق تجہی سی الفت	تری گلی رشک باغ جنت
سوا تری در کی بی مروت	مجہی تصور نہین کہین کا
جو تیری گیسو مین خال دیکہا	وہ حسن مین بی مثال دیکہا
بہت بغور و خیال دیکہا	یہہ مہر ہی ہار عنبرین کا
رہی تری نور رخ پہ مائل	سیاہ زلفون مین یا پہنسی دل
جو حکم دی وہ کری یہہ جاہل	کہ عشق یکسان ہی کفر و دین کا
وہ حسن ہی یار تند خو کا	کہ خون ہوتا ہی ایک دو کا
ہمیشہ چہری پر اوسکے ہو کا	ملک کو ہوتا ہی حور عین کا
جو اوس سی تشبیہ دون قمر کو	تو دہبا لگجائی سیمبر کو
گہی ہی خجلت سی منہہ اودہر کو	ستارہ چرخ چہارمین کا
روانی طبع کو نہ بہولو	اسی غزل مین بس اب جہولو

جو دوسری ہی غزل مین پہولو — تو باغبان سمجہون اس زمین کا

مطلع اول

سہیل کو عشق ہی جبین کا — قمر کو رخسار نازنین کا

ہرن فدا چشم سرمہ گین کا — بدن یہ دل غش ہی یاسمین کا

مطلع ثانی

ادب کر ای بت دلِ حزین کا — مکان ہی یہ تجہ پری مکین کا

جہکا دی سر ہی شرف جبین کا — یہہ قصر ہی کعبہ آفرین کا

جما ہون آنکہین ملا کے جانا — گرو ہی تیرِ نگہ روانا

ہوا ہون صد شکر مین نشانا — تمہاری چشم نشانہ بین کا

زبان پہ ہی کلام اوسکا — عقیق دل پر ہی نام اوسکا

نظارہ اب ہی مدام اوسکا — وہ نام سینی کی ہے نگین کا

دہن کہان ای فرشتہ خو ہی — ہمین بڑی ہی اسمین گفتگو سے

فقط تصور ہی روبرو ہے — خیال تک ہی نہین یقین کا

لہو لبون کی لیے رلایا — کمند گیسو مین گہہ پہنسایا

ذقن مین غوطہ کبہی کہلایا — برا ہو اس چشم حسن بین کا

نہ تاب زنہار لای جل کر   وہ اولٹا پہر جای اپنی جا پر
اگر کری آفتاب محشر   مقابلہ داغ آتشین کا

لباس سی ہوگئی ہی نفرت   جنون سی اور مجہسی ہی محبت
بنا ہون گا اسکو تا قیامت   یہہ سیاہہ ہی دامن آستین کا

شراب خانی مین ہم جو پہونچی   چڑہائی شیشون پر اور شیشی
ہوا ہی لب خشک دیکہنی سی   ہر ایک فنجان و ساتگین کا

عزیز ہین تمکو غیر پُرفن   ہماری جانب سے دل ہی آہن
پڑی گا جلکر تمہاری دامن   سی جہاڑنا ہمکو آستین کا

ہوا وہ شوخ اب سوار توسن   زیادہ ہی حسن اور جوبن
ہَوا مین شعلہ ہُوا ہے روشن   چراغ صرصر ہی اوسکے زین کا

یہہ حُسن بخشا ہی آبُ گِل کو   ضیا یہہ دی شمعِ مشتعل کو
تری ہی صورت کا عشق دل کو   کہ عشق ہی صورت آفرین کا

ہی آگی آنکہونکی کور نرگس   زر گل اوس رخ کی رنگ سی مِش

چمن مین ہوئے کیون نہ سرو بیجس   خرام دیکھا ہی اوس حسین کا

جلانا ای برق عشق مجکو   رولانا ای برق عشق مجکو

دکھانا ای برق عشق مجکو   فراق اوس برق خشمگین کا

ہماری سینی مین گہر نہین ہی   کہان ہین ہم یون خبر نہین ہی

دل اب نہین ہی جگر نہین ہی   مکان ہی خالی ہر اک مکین کا

کلام پر بلبلین ہین مائل   لبون سی گل تازگی کی سائل

نگہ سی نرگس ہمیشہ ہی گہائل   چمن ہی کشتہ مری حسین کا

جو عشق سینی سی کم نہ ہوتا   تو میری سینی مین دم نہوتا

جو دم نہ ہوتا تو غم نہ ہوتا   فراق محبوب مہ جبین کا

ملک ہی کب اس چمک دمک کا   کہان رخ حور اس نمک کا

وہ تارا ہی کون سی فلک کا   وہ ہیرا ہی کون سی زمین کا

مجہی نقش اس اثر کا لکہہ دی   کہ شکل بخت سیاہ بدلے

قبول زلفون تلک جو پہونچی   غلام بن جائے شانہ بین کا

ردیف الباء

نکلا نہ چرخ پر بھی مری یار کا جواب
ٹھہرا نہ آفتاب بھی رخسار کا جواب

وہ ہی درازی اور وہی اسمین تیرگی
ہی زلفِ یار میری شبِ تار کا جواب

ملّا حکیم سب تو جواب آکی دی گئے
اب موت دیتی ہی ترے بیمار کا جواب

ای برہمن مجھی بھی ہی وِرد اوسکی نام کا
تسبیح میری ہی ترے زنّار کا جواب

دن رات اپنی انکھہ جھپکتی نہین کبھی
ہین مہر و ماہ دیدۂ بیدار کا جواب

چلتی تجھی جو دیکھا تو پامال ہو گئی
کیا منہہ جو کبک دین تری رفتار کا جواب

نالون سی اوسکی غنچہ روش تنگ ہی گلال
وہ گل نہ دیگا بلبلِ گلزار کا جواب

اوسپر کھنچی سی مرتا ہی اور دیکھکر اسے
کس طرح دار ہو وقت دلدار کا جواب

ساری ختن کو چھانا نہ ہرگز ملا کہین
خوشبو مین زلف یار کی اک تار کا جواب

لاغر کمال سنتی ہین تیرے کمر کو ہم
لو کہلا ہمین ہماری تنِ زار کا جواب

ہم وحشی کیون اُلجھکی پریشان ہین او زنے
زنجیر دیگی کاکلِ خمدار کا جواب

مانگا جو ایک بوسہ تو دین لاکھہ گالیان
میرا سوال دیکھیی اور یار کا جواب

مژگان کا اوسکی مشق ابرو کا ای قتیل
برچھی کا ہی جواب نہ تلوار کا جواب

ہماری دور مین ساقی ہی آبروی شراب
مدام ہاتھہ مین لبریز ہی سبوی شراب

نگاہ ہی رخ ساقی پر اپنی آٹھہ پہر
سبوی دل مین ہمیشہ ہی آرزوی شراب

اندہیری رات ہی پہرتا ہون میکدون مین مین
چراغ ہاتھہ مین ہی اور جستجوی شراب

وہ ناتوان ہون کہ تا حشر پہر نہ ہوش آئی
اگر دماغ مین آجای میری بوی شراب

گناہگار نہ ہونا یہہ دختر رز ہی
نہ کیجیو کہین واعظ نگاہ سوی شراب

جب ابر آتا ہی کرتا ہون یہہ دعا مین رند
لگاون غوطی بہی میری آگی جوی شراب

ہوا جو چاک مرا جرم میکشی پر دل
عوض لہو کی نکل آئی آرزوی شراب

اسی سی محفل عالم مین سرخرو مین ہون
ہی ایسی میری آنکہون مین آبروی شراب

شراب کیا پیون نازک دماغ ایسا ہون
کہ میری مغز سی اڑاتی ہی گفتگوی شراب

نگاہ ناز سی مین ساقیا ہوا بیہوش
ہر ایک آنکھہ یہہ تیری ہی یا سبوی شراب

وہ گل نہین تعجب نہین کچہہ بہی اسمین کیفیت
ندیکہون اسکو تو مین خاک دیکہون روی شراب

رقیب نے بھی بہکا کی می پلائی ہے — وہن سی صاف تری آرہی ہی بوی شراب

یہہ اشتیاق تہا جبتک کہ جام لب تک آی — زبان بڑہ گئی مانند موج سوی شراب

محب ہین اوس کا جو ہی دوست میری ساقی کا — عدو ہون اوسکا جہان مین جو ہین عدوی شراب

یہہ آرزو ہی کہ محشر مین پیاس ہو جو مجھے

قبول ساقی کوثر سی لون سبوی شراب

خوش ہون جو غمسی مین تو نہ ہرگز ہو غم نصیب — چاہون جو داغ چرخ سی تو ہون ورم نصیب

فربہ کیا یہہ وعدۂ وصلت نے اب مجھے — مستسقیون کی طرح ہوا ہی ورم نصیب

دم بہر گل اسکی ساتھہ کیا ہمنی وسمی خواب — جاگی تمام عمر مین بس ایکدم نصیب

دکھلای می پلا کی نہ سیر اس جہان کی — ساقی مجھی کبھی نہوا جامِ جم نصیب

للّہ کر جو دیکہون بیت اوس ابرو کی وصف مین — ہوجای تو زیارتِ بیت الحرم نصیب

نو ہمیہ ظلم کرتا ہی گل کا ہی اوسپہ جور — جانان ہم اور بلبلِ شیدا ہین ہم نصیب

بل کر نازلفِ یار سی زیبا نہین اوسی — سنبل کو کب ہوا یہہ بہلا پیچ وخم نصیب

گردہ تمہاری زلف کا بہزاد سی کہنچے — ہو کاکلِ پری کا اگر مو قلم نصیب

بوسہ کبھی ملیگا نہ ہوگی مجھی شفا
ہوگا دہن کی عشق مین مُلکِ عدم نصیب

ہین خاک تیری راہ مین پیوں ہی ستمتین
گویا ترِی قدم کو ہُوا ہی پدم نصیب

مانگون دعائی وصل تجھ ہو ہجر حشر تک
چاہون اگر سرور تو ہو دل کو غم نصیب

ہنسکر وہ دیکھہ لیتا ہی مجکو کبھی کبھی
مین بی نصیب تو نہین لیکن ہون کم نصیب

تدبیر سی نہ رزق سوا ہوگا ای قبول
تقدیر سی کبھی نہین ہوتی کا کم نصیب

قابل تو گالیون کی ہون مین خانمان خراب
کیون آپ کرتی ہین مگر اپنی زبان خراب

تاریک ہے وہ جا نہ جہان نور عشق ہو
واعظ نی ڈال رکہا ہی دل سالکان خراب

صحرا مین کانٹی لگتی ہین بستی مین سنگِ طفل
برباد ہی وہان ترا وحشی یہان خراب

دو ٹکڑی اک اشارہ ابرو مین کر ہی مجہے
پہرتا ہی دربدر یہہ ترِا ناتوان خراب

توبہ جو ہمنی کی تو اُوڑی میکدی مین خاک
آوارہ مُغ بچی ہُوی پیرِ مغان خراب

دل مین بُتون کا دہیان ہے لب پر خدا کا نام
نیت تری بُری ہی موذِن اذان خراب

گر چھوڑتی ہو قید سی تو قتل ہی کرو
خو بیٹھی رہینگی ہی پہر ان گا کہان خراب

ای کاش جذب شعلهٔ گلخن ہی کہینچ لی
ہون ہر گلی مین صحبتِ برگِ خزان خراب

ہون رحم دل بہار مین پیدا ہوا ہی غم
کیا جانی کسطرف گئی ہو کر خزان خراب

اب گہر قفس ہی بلبل برگشتہ بخت کا
بلبل کی دل کی طرح سی ہی آشیان خراب

آغوش و دید و وصل کی امید مین ہوی
لڑکی نڈہال پیر تباہ اور جوان خراب

خود سوی مجکو پہرنی دی کاش اوسکی گہر کی گرد
کیون نالونکی طرح ہو مری پاسبان خراب

اشعار تیری دیکہہ لیی ہمنی ای قبول
بندش بری ہی فکر ہی ناقص زبان خراب

ردیف بای فارسی

زلف کا قیدی ہون عبث کیون ہین خفا آپ
دیوانی کو زنجیر ہی دی لیگی سزا آپ

اک جنبشِ ابرو سی ہمین کہیچی ادا آپ
عاشق کو دکہا دیجیی آج اپنی ادا آپ

در پر ہہی آنی کی لیی منع کیا آپ
پہر الٹی نہ آنی کا وہ کرتی ہین گلا آپ

مین وصل ہی مین کہانا نہ کہانیکی کرون مشق
آخر تو چہٹی گی تری فرقت مین غذا آپ

بیمار عبث جانا ہی لی جان ہون جانان
نادان ہین مردی کو پلاتی ہین دوا آپ

فرقت مین تری روتا ہون مرتا نہین افسوس
نالون سی مری بہاگتی پہرتی ہی قضا آپ

آہون سی جلا جاتا ہون ای اشک خبر لے
فریاد ہی مین آگ مین اپنی ہی جلا آپ

پروانہ بجہانیکی عبث کرتا ہی تدبیر
شمع سحری ہوگی کوئی دم مین فنا آپ

غوّاص ہون دریای فنا کا ہون مین
لب تک مری آپہونچی اگر آب بقا آپ

آرایش حسن ای مہِ تابان جو ہو منظور
افشان تری ماتہی پہ چنی آکی مسّا آپ

سرخی ہی تری ہاتہہ مین ای جان خدا داد
پہولی ہی تری سرخ ہوی برگ حنا آپ

غازی سی تری چہرۂ پرنور کو کیا کام
خورشید کی مانند یہہ رہتا ہی صفا آپ

کیا غم ہی جو بی آب ہی کان کی موتی
ہنسکر دُرِ دندان سی وہ دینگی جلا آپ

ای گل تجہی کسطو سی ہم بہیجین خطِ شوق
مضطر نظر آتی تری فرقت مین صبا آپ

سرخی بدنِ صاف کی کیا صاف عیان ہی
اسد جہ تو پہنا نگرین تنگ قبا آپ

ظاہر مین عداوت ہی تو باطن مین محبت
الدم مری دل سی نہین جاتی ہین جدا آپ

تلوار فقط کہینچ تو ہو جای مرا کام
کہنچتا ہی تری تیغ کی جانب کو گلا آپ

دکہلائین کشش ضعف مین بہی ہم تو وہ آجای
یہہ کاہ وہ ہی جس سی کہنچی کاہ ربا آپ

جانیکی ہنین کوچۂ جانان مین مقبول اب
لیا ہمسی خفا ہی وہ ہم اوس سی ہین خفا آپ

ردیف التاے

قابضِ ارواح خود ہی پاسبانِ کوی دوست
کیون نہ مہمانِ قضا ہون مہمانِ کوی دوست

سبز ہی اشکون سی میری بوستانِ کوی دوست
بلبلِ شیدا اپنا ہی باغبانِ کوی دوست

آج کل پہولا ہوا ہی بوستانِ کوی دوست
مثلِ بلبل نالہ کش ہین عاشقانِ کوی دوست

کوچۂ دل اسقدر ہی صاف بغض و رشک سے
کوی دشمن پر ہوا مجکو گمانِ کوی دوست

پرتوِ رخسارِ تابان ہی بس کو سو کن تلک
شمع روشن ہی ہر اک سنگِ نشانِ کوی دوست

مر گیا مین پر نہین جاتی مری سر گشتگی
خاک بہی میری بنی ریگِ روانِ کوی دوست

مین دعا کرتا ہون یہہ نزولِ رقیبون کو عذاب
آدمی کو پہاڑ کہاتی ہین سگانِ کوی دوست

جنبشِ صرصر سی اوٹہہ کر بیٹہہ جاتی ہین وہ مین
گرد کی صورت سی ہم ناتوانِ کوی دوست

کوچۂ عشقِ حقیقی کو مجازی سی لیا
سنگِ بتخانہ ہوا سنگِ نشانِ کوی دوست

رشک سی خالی ہون آنکہہ مین جگہہ کیونکر نہ دون
مردمک سی ہین زیادہ مردمانِ کوی دوست

خواب مین سب کر رہی ہین جنت الماوی کی سیر
حشر کی دن بھی نہ جونگی خفتگان کوی دوست

اوسکی گہر کا راستہ کعبی بہی بہولکر مل گیا
سنگ اسود بن گیا سنگ نشان کوی دوست

ہاتہہ ہو جاتی ہین شل اور پاون اٹہہ سکتی نہین
یاد مجہہ بیدست و پا کو ہین نشان کوی دوست

والعطوتم دیکہہ لینا حشر کی میدان مین
رہنمائی خضر ہونگی سالکان کوی دوست

کیا زمین دلکش ہی اسکو نسبتی بہی ہو سکے نہین
جسم گیتی ہین نقش پای رہروان کوی دوست

سرخ خلعت پہنی کس آرام سی کرتی ہین خواب
طعنہ زن زندو پہ ہین سب کشتگان کوی دوست

جلد اٹہوایا ہی مجمع اوہی کرون سجدا
جا کی پیر یونکو سنادون داستان کوی دوست

غیر کی اوپر تعلی دیکہہ سکتی ہی نہین
عاشقونکا وہ دل ہی آسمان کوی دوست

سونگہہ کر کہایا نہ ہر گز واہ ری کبر و غرور
ہین ہما کی ہڈیان پیش سگان کوی دوست

سرمہ بیخوابی کا دیتا ہی سحر تک دود آہ
نیند اڑا دیتی ہی ای دل داستان کوی دوست

اوس گلی کی خاکسارونکا یہہ رتبہ ہی بلند
عرش سی بہی ہین اودہر افتادگان کوی دوست

تنگ ہو کر کوی جان سی نکلتا ہی قبول
خاک اوڑاتی ہی صبا جاتی ہی جان کوی دوست

جب آئی لب بام نظر یار کی صورت
حیرت سی بنی ہم در و دیوار کی صورت

تپ مہر کی مانند چڑہی زرد ہو غم سی
دیکہی جو مسیحا تری بیمار کی صورت

فرقت مین تری مجکو چمن ہی قفس ای گل
کیون پہڑ کون نہ مین مرغ گرفتار کی صورت

گلشن مین قد یار جو آیا ہی مجہی یاد
ہی سرو نگا ہون مین مری وار کی صورت

جب دیکہا اوسی پہر گیا انکہون مین رقیب آہ
گل ہی نظر آتی ہی مجہی خار کی صورت

تشبیہ صبا کو نہین دی سکتی ہم اوس سی
کب ہی وہ مجسم تری رہوار کی صورت

تیر غم سی تری پائی ہی ای ترک وہ لذت
ہین زخم بہی خندان لب غار کی صورت

ایسا ہی جلا ہون جو قبول اب وہ خود آئی
منہہ پہیر لون دیکہون نہ کبہی یار کی صورت

بی لطف کٹی وصل کی ای ماہ لقا رات
تڑپایا ہمین کی نہ توجہ نہ مدارات

اوس رشک مہ و مہر کا کوچہ ہی یہہ دلچسپ
اکبار جو ہی جانا وہان دن ہو و یا رات

باران جسی سب کہتی ہین آنسو یہہ مری ہین
سمجہی ہین جسی ابر وہ ہین دل کی بخارات

شبکو تری کوچی مین رقیب آئی نہ کیونکر
ہان دیدۂ خفاش کو دیتی ہی ضیا رات

اوس

اوس نرگس بیمار کی ہون وصف جو تحریر
دیوان یہ پھر ای شیخ ہی شرح اشارات

کرتا ہون دعا ہجر کی شب مین یہہ سحر تک
فرقت کی نہ دشمن کو بھی دکھلای خدا رات

پایا تھا مزا جتنا تری وصل کی دن مین
اب اوس سی سوا ہجر کی دیتی ہی سزا رات

کیا جلد ہوئی صبح گیا وہ گل خندان
دم بھی نہ لیا تھا کہ ہوئی ایسی ہوا رات

تائید کرو تم تو مدینی مین قبول آئی
یا احمد مرسل ہی بہت شوق زیارات

ردیف تای ہندی

دعوی جرات رقیبون کو ہی شمر و جبار کاٹ
آج تو دکھلا دی ای تیغ نگاہ یار کاٹ

طی بلند و پست دنیا کر جو ہی ثابت قدم
پاؤن آہستہ اٹھا کر راہ ناہموار کاٹ

تیز کرتا ہی نگہ کو سرمہ دنبالہ دار
بارہ رہ بھی جای تو دونا کری تلوار کاٹ

جب وہ گل آیا تو کٹ کٹ جاینگی گلبن تمام
باغبان گلزار کی پہلی ہی تو اشجار کاٹ

ہی لب معشوق تیرا اوسکا نہ چو کر اسوقت ٹک
ای دہان زخم بوسہ لی لب سوفار کاٹ

کاٹ کہاینگی رشک سی اغیار اپنی جسم کو
جسم میرا اسقدر رای یار کی تلوار کاٹ

کچهه تو پاس اوسکی نشانی هو که یاد اوسکو رهی
دی جو وه بوسه تو انهون سی لب دلدار کاٹ

توه کاٹی سهی هوگا کچهه حصول ای کوه کن
وصلت شیرین کا دل سی کوه ناهموار کاٹ

سیر شیرین کی چمن کی هجر مین کبتک کرون
ای گل خورشید ابتو اکی یهه گلزار کاٹ

برهمن زادونکی الفت کا اوٹها دی سلسلا
خنجر اسلام سی اب رشتهٔ زنار کاٹ

غم هو یا شادی هو دنیا مین بسر کر ای قبول
زندگی کی یهه کچهه باقی هین دن دو چار کاٹ

ردیف الثاے

شبکو تا صبح رهی وصل مین دلدار سی بحث
اب هی یوانونکی صوت در و دیوار سی بحث

لب معشوق نه هوگا جو ترا ای ترک
وهین زخم کریگا لب سوفار سی بحث

آشیان اب چمن دهر سی هم اپنا اوٹهائین
زاغ بهی کرنی لگی بلبل گلزار سی بحث

روز روشن مین تیب اپنا اسی سمجها هون
ای پری کیون نه کرون سایهٔ دیوار سی بحث

سیکڑون گنج سر رهی پیچهی غبار آلوده
لی جو سرعت مین صبا نی تری رهوار سی بحث

برگ کیونکر نه هون خاموش گلونکی آگی
نهین زیبا هی تهیدست کو زردار سی بحث

میری کیا جان ہی بچھون جو مین آزاد آئ
کیون کیا کرتی ہو تم اپنی گرفتار سی صحبت

سب کا مرجع ہی ہی خانہ بر انداز قبول
ہین جو نافہم تو ہی کافر و دیندار سی صحبت

ردیف الجیم

ای گلعذار سوتا ہون مین ابر وار آج
دکھلادی باغِ حسن کی مجکو بہار آج

رونی مین ہی یاد جو دل بیقرار آج
اغلب یہی ہی کہ آتا ہی وہ برق وار آج

روزِ شمار چھوٹا ہی کیونکر ہون دادخواہ
داغ جفای یار نہ ہون گی شمار آج

ہر ذرہ آفتاب بنا ہی جو ای نسیم
کیا اوس گلی مین جائیگا اپنا غبار آج

آیا ہی اوسکی زلف کا ایک ایک بال یاد
کس طرح ٹوٹی اشکِ مسلسل کا تار آج

ای تُرک صیدگاہ مین پایا نہ ہو جو صید
کرلی ہماری طائرِ دل کو شکار آج

کل تک تو ہمسی شیر و شکر تہا تو ای صنم
کیون اپنی یار غار سی ہی ننگ و عار آج

ایسی شراب پی کی گرا ہون زمین پر
مین حشر کو اوٹہون تو ہوا ہوشیار آج

سیرِ چمن مین ساتہہ جو میری وہ گل نہین
مانند تیر دل کو ہی صوتِ ہزار آج

طول امل کی فکر کو چھوڑا ہوئی فقیر
پٹکا ہی اپنی دوش سی ہمنی یہہ بار آج

پائی ہی عشق قد کی گہہ مین یہہ آبرو
سرو چمن بنا مری کہنچنے کو دار آج

آخر کو تنگ ہو کی لڑا مین بھی یار سی
مینی بھی اپنی دل کا نکالا بخار آج

ای وحشت پاون جادۂ الفت پہ کیا نہین
کھٹکا ہی مجھکو کیون نہین چبھتی ہین خار آج

زلف و رخ صنم کا نظارا ہوا نصیب
سیدہی ہی مجھسی گردش لیل و نہار آج

کل حشر ہو تو پوچھیو اس سی مرا تپا
مرتا ہون دل کو دی کی ٹہین یادگار آج

نازو ادای یار سی بیتاب کیون ہوئی
ای جان و دل وہ کیا ہوئی صبر و قرار آج

اوس شعلہ رو کی باغ مین آمد ہی ای صبا
سرو چمن جلین گی برنگ چنار آج

تاری جلای داغ قمر کو لگا دیا
اوٹھا ہی میری دل سی یہہ کیسا شرار آج

جاروب کش صبا ہی تو ہوتا ہی یہہ یقین
آتا ہی میری قبر پہ وہ شہسوار آج

خالی کی چاند سی مری خالی پڑی ہی گود
ای ماہ سال بھر مین تو بھر دی کنار آج

کرتا ہی مجھکو قتل تو سن خون بہا یہہ ہی
مہندی مری لہو کی لگا ای نگار آج

مین تشنہ کام عشق ہون سیراب کر مجھی
قاتل ہون آب تیغ کا امیدوار آج

کل جز ندامت اور نکچھہ ہوگا ای قبول
سوچی اگر تو سوچ لی انجام کار آج

ردیف جیم فارسی

اس طرح دل سی مری لگتی ہی زلف یار پیچ
کاٹ کر انسان کو کھاتا ہی جیسی مار پیچ

قبر کی گووال مین دونون گرین گی ایکدن
پہلوان کی طرح کر لین کافر و دیندار پیچ

راہ حق بہکا کی کعبی لیچلا ہی مجھکو شیخ
حیف ہی دیندار سی کرتا ہی دنیادار پیچ

گیسوی خمدار کی صحبت جو رہتی ہی مدام
اسلیی رکھتی ہی ترچھی یار کی دستار پیچ

تیر سیدھا جسقدر رہوا اوس قدر قاتل ہی وہ
دیکھہ لینا ایک دن وہی گی نگاہ یار پیچ

حرف حق کیا بولیی سیدھی بن جاتی ہین کج
کر گئی منصور سی دیکھو تو کیسا دار پیچ

سوزن عیسی سی بھی باہر نہ نکلی ای جنون
چبھہ کی تلوون مین رہی گئی ہین مجھسی خار پیچ

لی نظیر ایسی کمر تیری ہی پیچ و تاب مین
سیکھتی رہتی ہین بڑھہ کر گیسوی خمدار پیچ

سر جھکائی کب تلک مقتل مین بیٹھی گا قبول
اسکی گردن کاٹ لی گی تری تلوار پیچ

ردیف الحای

زلفِ سیاہ شب ہے تو ہی روی یار صبح
ہیہ شب شبِ برات ہے صبحِ بہار صبح

اوس آفتاب رو نے مکدر بہت کیا
کھینچی نہ کس طرح نفسِ پُر غبار صبح

تیری جبین کی نور سی ملتا ہے اوس کا نور
پھر اسکا کس طرح نہ کری افتخار صبح

طولِ شبِ فراق سی دم گھٹ گیا مرا
کیونکر کریگا یہہ فلکِ کج مدار صبح

گردن کا نور گیسوؤن سی ہی عیان مدام
پیشِ نظر رہی ہی لیل و نہار صبح

شب ہے سوادِ مردمکِ چشم سی خجل
تیری بیاض چشم سی ہی شرمسار صبح

فیتہ سیہ قبا کا نگہ مین ہی زلفِ شب
پیشِ نظر ہی چاکِ گریبانِ یار صبح

دفتر جو ہی صباحتِ رخسار یار کا
اِک فرد ہی اوسکی جو ہی آشکار صبح

ای گل اسی نسیمِ سحر تو نہ جانیو
کرتی ہی تیری ہجر مین دم کا شمار صبح

چمکا رہا جو بعدِ فنا آفتاب داغ
ای جان ہوگی تو ہمین لیلِ مزار صبح

مجہ تیرہ دل کو یون ہی شبِ وصل کی تلاش
جس طرح ڈہونڈتی ہین طاعت گزار صبح

ہنسنی لگا وصال کی شب مین صبح مین قبول

ستم

شبنم ہی جھپہ و لی لگی زار زار صبح

نقطہ نہ جز و لایتجزا کسی طرح
کچھہ بھی وہان یار نہ ٹھہرا کسی طرح

قطرہ کسی طرح ہی نہ دریا کسی طرح
دل قلب ہے سو کچھہ بھی نہ ٹھہرا کسی طرح

جگنو نہ پاوی نور قمر کا کسی طرح
ادنی نہ ہو سکے کبھی اعلی کسی طرح

پہونچی گا چشم و سرخی چشمان مست کو
ساغر کسی طرح سی نہ صہبا کسی طرح

مجروح دل کو کر سکی مژگان کی شکل ہی
ناوک کسی طرح سی نہ بھالا کسی طرح

دندان و نور رخ سی مقابل ہوا ہی صنم
گوہر کسی طرح سی نہ دریا کسی طرح

تم آپ بوسہ دو تو کرم ہی مگر ہمین
دعوا کسی طرح نہ تقاضا کسی طرح

سر ہڑ سی جلد اوتار لی قاتل کہ تجکو ہی
دہشت کسی طرح سی نہ دہڑکا کسی طرح

آرام زخم ناوک مژگان کو دی سکی
مرہم کسی طرح سی نہ پھاہا کسی طرح

سر سے بلا ہی الفت گیسو کو کہو سکا
ملا کسی طرح نہ سیانا کسی طرح

شوخی ترک چشم صنم کو پہنچ سکے
آہو کسی طرح نہ چکارا کسی طرح

چشم سیاہ یار کو منظور ہی کبھی
کاجل کسی طرح سی نہ سرما کسی طرح

کیا منہہ جو تیری قد سی کبھی سرکشی کری ... عرعر کسی طرح سی کہ طوبا کسی طرح

ممکن ہی ہی کہ طالبِ دنیا کی دل ہی جا بی ... حسرت کسی طرح کہ تمنا کسی طرح

آرام گاہِ ماہ جبینان ہی میرا دل ... کعبہ کسی طرح نہ کلیسا کسی طرح

کھلتا نہین ہی کس لیی حالِ دہانِ یار ... یہہ تو نہ لغز ہے نہ معما کسی طرح

لم ہی ہماری خرمنِ دل کی جلانی کو ... بجلی کسی طرح سی نہ بالا کسی طرح

کیا منہہ جو مشتری تری نورِ جبین کا ہو ... زہرا کسی طرح کہ ثریا کسی طرح

سچ ہی کہ تیری عشق سی ای نوجوان مری ... کوئی بچا نہ پیر نہ برنا کسی طرح

بن حسینو نکا ہون یہہ ملت ہی اور یہہ دین ... مومن کسی طرح ہون نہ ترسا کسی طرح

کیا منہہ جو گردِ توسنِ جانان کو چھو سکے ... آندھی کسی طرح کہ بگولا کسی طرح

یہہ ہچکیگا تری اور مری دل کو ای صنم ... پتھر کسی طرح نہ شرارا کسی طرح

مین عشق مین ہون وامق و فرہاد پرہ شوخ ... شیرین کسی طرح ہی نہ عذرا کسی طرح

ہمسر بنی گا گیسو و رخسار یار کا ... سنبل کسی طرح سی نہ لالا کسی طرح

کیا منہہ جو تجکو دیکہلی اور عشق سی بچی ... یوسف کسی طرح کہ زلیخا کسی طرح

پہونچیگا

پہونچیگی بیقراری دل کو مری صنم
صرصر شرر نسیم نہ پارا کسی طرح

لیا منہہ نگاہ کا جو تری سامنا کری
نشتر کسی طرح سے کہ نیزا کسی طرح

محبوب ہے وہ اپنا جسی بتقصیر جرم
کچہہ قتل مین نہ دیر نہ عصا کسی طرح

دندان سی اور لب مسی آلودہ سی ملا
نیلم کسی طرح سی نہ ہیرا کسی طرح

مین سب طرح نثار ہون سب طرح سی فدا
تمکو مری غرض ہی نہ پروا کسی طرح

بی یار گرم پہلوی عاشق کو کر سکے
گرما کسی طرح سی نہ سرما کسی طرح

پہونچیگا چاند ابرو و رخسار کو تری
سارا کسی طرح سی نہ آدہا کسی طرح

تیری دہن کو مین جو کہون ہی و یا نہین
تو یہہ سخن بجا ہی نہ بیجا کسی طرح

مقتول چشم ناز کو تیری جلا سکے
ساحر کسی طرح نہ مسیحا کسی طرح

بیحس ہی ہجر یار مین ہان حس بہی ہی مجہے
زندہ کسی طرح ہون نہ مردا کسی طرح

خیر الامور اوسطہا پر عمل جو ہے
ادنا کسی طرح ہون نہ اعلا کسی طرح

کچہہ گو مگو ہی درد دل اپنا سمجہہ تو آپ
ظاہر کسی طرح ہی نہ اخفا کسی طرح

مین دل کو تیری عشق مین کہہ سکتا ہون صنم
نادان کسی طرح سی نہ دانا کسی طرح

کیا منہہ خیال مین جو ترا نورِ پاک لائے
عمی اسی طرح ہی کہ بینا کسی طرح

سرسبز ہوئی دین مبہی وہ نون محال ہے
غبرا کبہی کہ گنبدِ خضرا کسی طرح

ناصح ہی عشق کا گل ورخ جائیگا خیال
اسکا کسی طرح ہی نہ اوس کا کسی طرح

ورجہ کمال وورہی تحمیل کا قبول
شاعر ہون مین مگر نہین غرا کسی طرح

ردیف الخاء

جنون مین یاد جو آتی ہین لعلِ خندان سرخ
لہو یہہ روتا ہون ہوتی ہین جیب و دامان سرخ

گمان پائے یاقوت کا ہر ایک یہ ہے
یہہ عکسِ لب نی کیی یار تیری دندان سرخ

سر اپنا روز جو ٹکراتا ہی ترا وحشی
سیاہی اوڑہ کی لہو سی ہوا ہی زندان سرخ

ہر ایک بوند لہو کی ہی دانہ مرجان
ہر ایک پلک ہے مری مثلِ شاخِ مرجان سرخ

مری فراق سی آنکہون مین ہی جہان سیاہ
یہہ رو لی ہین کہ ہوی وین مہ محبان سرخ

یہہ سرخ پوش مری قتل کی خوشی سی ہے
نہ جانیو کہ لہو سی ہی تیغ جانان سرخ

کہان نہین لب وگیسو کا عشق جلوہ نما
سیہ سوادِ ختن ہی رخِ بدخشان سرخ

تری گلی مین گری ہی سپر میرے سر داغون کی
بہت ہوا ہو گلون سی جج باغ رضوان سرخ

چھپای سینے چہپین جن بی گناہون کے
ہیگی حشر تلک تربتِ شہیدان سرخ

کسیکی زیست مجھی اب نظر نہین آتے
قیامت آئی غضب سی ہی چشمِ جانان سرخ

لہو جو پیرہن مین روآتا ہی ترا وحشی
ہوی ہین اسیلی سب دانہ ہای مرجان سرخ

نقاب شکر ہی جل کر جدا ہوی رخ سی
ہوی شراب سی ایسی عذارِ جانان سرخ

قبول صبح کی دیکھی جو اشتہا صادق
تنورِ چرخ نی دی نانِ مہرِ تابان سرخ

ردیف الدال

تیری پوشاک ہی کیا ای بتِ بی پیر سفید
وصف مین اوسکی سیاہی کی ہی تحریر سفید

سرخ تصویر مری کہینچکی قاتل کو مری
اوئی دکھلای تو ہو خوف سی تصویر سفید

انکو جوہر نہ سمجھنا کہ مری قتل سی قبل
روئی ایسا کہ ہوی دیدۂ شمشیر سفید

سرخی رنگ پہ نازان تو عبث ہے ای گل
خون تھا پہلی جو آتا ہی نظر شیر سفید

مانگ کو دیکھکی دل کہتا ہی سبحان اللہ
نصفِ شب مین صبح آئی ہی کیا خوب یہ تحریر سفید

وہ وہ آہو نکا اہی صاف سیہ کر دیگا	میری مرقد کی عبث کرتی ہو تعمیر سفید
لب تلک کوہ پہ پہرتا رہون ای عشقِ جنون	گہستی گہستی ہوا اب آہنِ زنجیر سفید
جبہہ سائی مین تری در کی گہسا ہی ایسا	سیم کی طرح ہوا طوقِ گلوگیر سفید

شب کو اوس ماہ سی معنی ندیا وصل قبول
کر دیا مہر نی رونی فلکِ پیر سفید

جہہ گدا کو بہی کرای گنبدِ گردان برباد	تیری گردش سی ہوا تختِ سلیمان برباد
رنگ اُڑ جائیگا ہاتہہ اپنی ملی گا قاتل	غیر ممکن ہی کہ ہو خونِ شہیدان برباد
دانۂ خال نی تسبیح مری توڑ وائی	دستِ ہندو سی ہوا دینِ مسلمان برباد
جب ہاتن سی مٹی روح تری وحشی کی	دشت ویران ہوئی ہوگئی زندان برباد
سعی ہر ایک ہوئی گردشِ گردون سی عقیم	مفت ہوتا ہی ہر اک قطرۂ نیسان برباد
سیر کو آتا ہی وہ خانہ بر اندازِ چمن	باغبان مفت ہوا آج گلستان برباد
اُسکو منظور ہی ای غنچہ دہن جمعیت	کر چکی مجکو تری زلفِ پریشان برباد

دم ہی مارنی کبہی مصلحتِ حق مین قبول

چاہیی شکر کری ہو اگر انسان بردد

ردیف الدال الہندی

کیونکر کری نہ ہمسی وہ شام و سحر گہمنڈ
ہی اوس پری کو کاکل و رخسار پر گہمنڈ

مارا جو مور جی کو سلیمان نی تو کیا
تجہہ ناتوان کی قتل پہ اتنا نہ کر گہمنڈ

ہر صبح پڑتی ہی گلِ رخسار یار پر
کیونکر کری صبا سی نہ اپنی نظر گہمنڈ

عاشق کو تجہسی چاہیی ہی گو فروتنی
معشوق کو نچاہیی پر اسقدر گہمنڈ

اب بادبانِ زورقِ دنیا اسی کرون
اُڑتا ہی چشم تر سی بہت ابرِ تر گہمنڈ

بیدست و پا ہون عجز مجہی تجہسی چاہیی
گل سی کری نہ بلبل بی بال و پر گہمنڈ

جو پیچ و تاب اسمین ہین آئین بہلا کہان
اُڑتی ہی اوسکی زلف سی اوسکی کمر گہمنڈ

اندہیر اب جہان مین ہی گر عجز ای قبول
وہ دن گئی جو کرتی تہی اہلِ ہنر گہمنڈ

ردیف الذال

ہاتہہ مین لی جو جانِ جان کاغذ
پہول کر ہو وہ بوستان کاغذ

اضطرار اوسکو خط مین جب لکھا — تو وجود ہو گیا روان کاغذ
کشتئ دل روان ہی ان روزون — خامہ مستول بادبان کاغذ
اپنی زردی رُخ لکھون تو ہو — شکلِ برگِ خزان خزان کاغذ
جسم گہلتا ہی روز کاغذ بھر — ہمکو بہیج ابتو جانِ جان کاغذ
تختۂ زعفران کی شکل ہو زرد — چہوئی تیرا جو ناتوان کاغذ
صرف دونون طرف ہوئی دستی — نہ وہان ہی نہ اب یہان کاغذ
وصف اوس رشکِ ماہ کی جو لکھی — ہو گیا رشکِ آسمان کاغذ

ہوش نامی کا اب کسی ہی قبول
اب کہان خامہ اور کہان کاغذ

ردیف الرّاء

پاؤن کس طرح سی مین یار کو اغیار سی دور — گل کو دیکہا نہین گلشن مین کبہی خار سی دور
قتل کی بعد لبِ تیغ کی بوسی لون گا — سرگری کٹکی نہ قاتل تری تلوار سی دور
اَبتلک ہجر کی صدمون مین ہون گا زندہ — حیف آتا ہی چلی جانِ حزین یار سی دور

دق

دق سے بدتر مرضِ عشق کو سُن پایا ہے ٭ بھاگ کر بیٹھا ہی عیسیٰ ترے بیمار سے دور

عشق مین آگ سے ایسا ہون وہ جل جائین ابھی ٭ دشت مین کعبہ نہ کہون پاون ہر اک خار سے دور

یون تو ممکن نہین پر آہ جو سوزش کہلائے ٭ آستین جل کی ہوا اس دیدۂ خونبار سے دور

جو ہمین دیکھا اوسے بستر سے وہین اُٹھہ بیٹھا ٭ ہو گیا دردِ جگر شربتِ دیدار سے دور

بیخطا کو نہ بنا ناوکِ مژگان کا ہدف ٭ مین ہون استادہ ترے روزنِ دیوار سے دور

بھاگ کر غمسے پڑا پھرتا ہون اوسکے پیچھے ٭ ساتھہ دلدار کے رہتا ہون دل آزار سے دور

بوسے کی جُرم پہ تیر اوسکا وہین جو لگا ٭ ڈر کے لب مینے رکھے ہین لبِ سوفار سے دور

ای صنم اونکی خوش آبی سے خجالت ہوا ہین ٭ دُرِ دندان جو نہ ہون چشم گہربار سے دور

ایک نالی مین فنا جان ابھی ہو گی صیاد ٭ رکھہ قفس بلبلِ شیدا کا نہ گلزار سے دور

سیر گلزار کو جاتا ہی جو ای آہو چشم ٭ دیکھہ پھر با نظرِ نرگسِ بیمار سے دور

جبسے وہ نیند بھری آنکھین نظر آئی ہین ٭ یک قلم خواب ہُوا دیدۂ بیدار سے دور

مینے جانا تہا وہ کاٹین گی رہا ہونگا مین ٭ بھاگی افعی تری زلفون کی گرفتار سے دور

لیک اب مرتی ہین انسان معہ ہی کبکی پامال ٭ پھر وحشت یہہ چلن ہی تری رفتار سے دور

جلد پہونچا دی خدایا کہ شفا پای قبول
درد ہی دل مین ورِ حیدؑ کرار سی دو

ہون برنگِ ابر گریان کوی جانان چہوڑ کر
غم نہ کیونکر کہاے آدم باغِ رضوان چہوڑ کر

ای جنون ہو ہوش اتنا ابتک ہی جو دیکہون یار کو
اوسکا دامن تہام لون اپنا گریبان چہوڑ کر

شہر سی مجکو نکالا ہی یہان تو چین دے
اب کہان مین جاؤن ای ناصح بیابان چہوڑ کر

الفتِ کوی صنم ہمراہ تہی وقتِ سفر
کوچۂ جانان مین آیا باغِ رضوان چہوڑ کر

موتیون کی ہار پر جانان نظر پڑتی نہین
سلکِ گوہر خاک دیکہون سلکِ دندان چہوڑ کر

قتل کرتی ہو تو دامن سی کفن دیجا یئو
اس شہیدِ ناز کو جانانہ عریان چہوڑ کر

قید مین غل تیری وحشی نی یہہ نالون سی کیا
ساتہہ کی قیدی ہی تہی بہاگی مہ زندان چہوڑ کر

تہا زلیخا کا تنزل ماہِ کنعان کا عروج
چاہ مین اوسکو پہنسایا چاہِ کنعان چہوڑ کر

ہای کیون چہوڑا تری زلفِ رسا کو ہاتہہ سے
خود پریشان ہو گیا زلفِ پریشان چہوڑ کر

یادِ چشمِ مست مین نالی جو مین وحشی کرون
ایسی آہو شیر سب بہاگین نیستان چہوڑ کر

آئی ہو تو سیرِ گلشن کا مزا بارش مین ہے
کیون چلی ہنستی ہوی تم مجکو گریان چہوڑ کر

ایک ہی نالی مین مجہہ وحشی سی ایسا ڈر گیا
پہنچی تیر اوسکی تا ای جراح میری جسم سی

مارا ہی تیرِ نظر سی ہینسکی زخم ہی کرو
شبکو آنکہہ اپنی مِلاتا ہی اگر وہ چاند سی

گیسوِ پیچان کو بکہر اکر مرا دل خوش کرو
روح یون نکلی ہی اپنی سینہ پر داغ سی

عشق کی کوچی مین کیا ٹہرین مری آگی رقیب
تجہسی بہتر کون حافظ ہی بچا یارب مجہی

تو سون ہی بہاگا درِ جانان کو در بان چہوڑ کر
ہر دہانِ زخم خون اُگلی گا پیکان چہوڑ کر

جانِ جان جائی کہان بعد مجکو بیجان چہوڑ کر
بہاگتا ہی چرخِ اول ماہِ تابان چہوڑ کر

عقل اِس عاشق کا کہو لو زلفِ پیچان چہوڑ کر
بوی گل جسطرح سی نکلی گلستان چہوڑ کر

بہاگتی ہین طفل مُلّا سی دبستان چہوڑ کر
ڈہونڈنی جاؤن کسی تجہسا نگہبان چہوڑ کر

اِک نگاہِ ناز پر دیتا ہی دل تم کو قبول
دیکہو پہر پچتاوگی یہہ جنس ارزان چہوڑ کر

تم میری دل کی حال کو پوچہو نہ بار بار
ناحق اُٹہانہ دوش پہ یہہ بار ای نسیم

بیکار ہی عداوتِ گردونِ دون مدام
عاشق ہون گل سی جی کی کہون زہر بار بار

اوس کوچی مین نہ پائی گا اپنا غبار بار
عالم کی بند رہ نہین جاتی ہین کار بار

سر لیکی تیری کوچی مین آئی ہین ور سے
قاتل ہماری دوش سی یہہ جلد اُتار بار

روزِ وصال مین جو شبِ ہجر کا ہی ڈر
زلفِ سیہ کا دلپہ ہی ایک ایک تار بار

حسن شکستِ گل یہہ بہلا شاخ پر کہان
رہوار پر ترا نہین ای گلعذار بار

ملتی ہی بوی زلف سے قوّت دماغ کو
اُس طرح تار تار کو سونگہون نہ بار بار

گلزار پھر قفس سی سوا تنگ ہو وسی
اِکبار اوس گلی مین جو پائی ہزار بار

لالی کو چار داغ ملی اسلیئے قبول
اوس گل کی روی سرخ کو دیکہا ہی جان زار

وہ ہنستا ہی اشکونکی قطرونکی روانی پر
پہرا کرتا ہی پانی موتیونکا شور پانی پر

تہکی تشنہ ور سب پر مین نہ اُٹہا تیری کوچی سے
نہین فوق اب توانائی کو میری ناتوانی پر

شبِ فرقت مین میری حال پر کیا غل مچاتا ہے
رکہا ہی پاسبانکو مینی نوکر نوحہ خوانی پر

یہی رونا ہی تیری عشق مین حاصل ہوا اتنا
کہ ہنستی ہین رقیب اب میری رنگِ زعفرانی پر

شہیدونکو مزی ملتی ہین تیری تیغِ بُرّان کے
عبث کیون خضر کو غرّہ ہی عمرِ جاودانی پر

ملا عشقِ حقیقی واعظا عشقِ مجازی سے
خدا کا قہر نازل ہوگا تیری بدگمانی پر

نہ مرتا تو بھی ایسی تھی حلاوت ذبح مین ایجان
پھڑک جاتی ہین ہم مین آبِ خنجر کی روانی پر

پڑھا تو وصل کی مضمون پر خط پرزی کر ڈالا
کیا قاصد کو ٹکڑی ٹکڑی پیغام زبانی پر

شباب آتی ہی مجکو عشق نی ضعف اسقدر بخشا
کہ پیری ہنس رہی ہی میری ایامِ جوانی پر

زبس مشقِ فغان مین نالہ موزون کی کثرت ہے
بہت مائل ہی انکھہ اب سیرِ دیوانِ فغانی پر

جو دانا ہی تو کر ترکِ غذا گلزار عالم مین
ثمر پائی درختون نی قناعت کے جو پانی پر

شبِ فرقت مین بدتر جان کنی سی حال ہی ایسا
اجل بہی آکی رو جاتی ہی میری زندگانی پر

بجز خاک اور کچھہ بعد از فنا پایا نہ یارون نے
نشانِ قبر شاہد ہی ہماری بی نشانی پر

نہ کیونکر اُڑ چلی وہ رخت رنگین زیبِ تن کرکے
لگا تا ہی پر پریو کو لباسِ آسمانی پر

بس اب غم صبحِ فرقت کا نہین کچھہ وصل کی شب مین
پھڑک کر جان دی مرغِ سحر نی میری جانی پر

مری معشوق مین معنی خاصہ خالق کی عاشق کا
زبان کر جاتی لکنت کاش لفظِ لن ترانی پر

مجھی آغوش مین لیکر چھری کس لطف سی پھیری
فدا جانِ قبول ای جان تیری قدردانی پر

داغ سودا جو شگفتہ ہین تنِ زار پہ یار
حسن کی سحر سی ہین پھبتی گل خار پہ یار

دردِ سر ضعفِ بصر زخم جگر دین تر | یہہ مرض اور بڑہی عشق کی آزار پہ چار

دین دل جان و جگر سینی دیئی قاتل کو | میری احسان ہین اوس تس کی جفا کار پہ چار

صدقہ تیرا جو چوراہی مین جا کر کہا | ایک پر ایک گرِ لینی کو اور چار پہ چار

ہوی تسخیر قمر زہرہ عطارد مریخ | عاملو پہول ہہین یہہ سپرِ یار پہ چار

نگہہ گرم جو دو بار کرون کا دمِ ذبح | چہالی پڑ جائینگی قاتل تری تلوار پہ چار

آب و خاک آتش و باد النسی ہی عاشق کی بنا | غم قلق درد تعب ٹوٹ پڑی چار پہ چار

دیکہنی کو ترِی عشاق لڑی مرتی ہین | چار در پر تری اور روزنِ دیوار پہ چار

برچہیان دو نگہین تیغین ہین دونون ابرو | حربی قاتل ہین مرِی چہرۂ دلدار پہ چار

دل کو حسن شست سی ہی چشم و گلِ رخسار کا عشق | داغ لالی کی طرح ہین دل بیدار پہ چار

عشق بکتا ہی جو تیرا سرِ بازار ای حسن | آٹہہ پر آٹہہ گری پڑتی ہین اور چار پہ چار

ہو کی چوپان دل آیا ہی سرِ مژگان پر | مثل منصور یہان آج چڑہی دار پہ چار

جان کرتی ہین فدا آٹہہ پہر مین اپنی | چار گیسو یہ تمہاری گلِ رخسار پہ چار

ای قبول اوسکو سمجہہ یار جو ہو سخن تپنی

چار یاری جو ہو تو حرف ہین اوس یار پہ چار پر

گرا سر کٹ کی بھرِ شکر اپنا پای رہزن پر
مری گردن کا سارا بوجھہ گھا اپنی گردن پر

عنایت کب تری موقوف ہی شیخ و برہمن پر
برابر رحم ہی اے دوست تیرا دوست دشمن پر

حسینانِ جہان مجکو خدا سی جستجو لینگی
پڑینگی سوئے قاف آکی پریان میری مدفن پر

ہوا ہی نور و نا چہرہ کا یہ چیچک کے داغون سے
ستارے جڑ دیے اللہ نی خورشید روشن پر

مری زخمونکو ٹانکی رفو ہوگا دکچھہ اصلا
ہر اک موے تن اے چرخ اچ چشمک زن ہی سوزن پر

بہڑک کر جان دی ہمنی جہکا لیکن سر اوسکا
ہمارا خون ہی ساقی تری شیشی کی گردن پر

دکہاتی ہی عجب اپنی ریاضت جذب آخر کو
سر بت بتکدہ مین خم ہوا پائی برہمن پر

لبِ شیرین جانان تک گیا ہی جیب و زر می سے
بھلا کیونکر نہ مجکو رشک آئی موم روغن پر

تری کہنی سی تر دامن ہوا کیونکر مین اے واعظ
نماز آکر پڑھا کرتی ہین حوریں میری دامن پر

گرا کر کرچکا پامال یہ سر سی نہین ٹلتا
لگاؤن تازیانہ آہ کا گردونکی توسن پر

اگر جانون کہ ہاتہ آجائیگا سر رشتہ الفت کا
صفائی کی لیے سرکو جھکا دون پای دشمن پر

تمہاری سامنی آتی ہی خونریزان میری ہی دم تک نہین
بس اب توبہ کرو خنجر چڑھا دو میری مدفن پر

مری کم مائگی سی بنگیا دشمن محب میرا
ہوی پامال حیاسی برق گر کر اپنی خرمن پر

ہون گو فولاد پر اوس سنگدل سی بس نہین چلتا
ہمیشہ سنگ مقناطیس ہی غالب ہے آہن پر

مری آنکھونکی حلقی روزنونکی گرد رہتی ہین
تصدق پتلیان آنکھونکی ہین ذرات روزن پر

مری گردنکی خونکی دہارنی چاک اوسکو کر ڈالا
لہو خنجر کا ڈورا بنگیا قاتل کی دامن پر

ہمین اوس شمع رو کی گرمیان کیا یاد آتی ہین
جلادیتی ہی پروانونکی جسدم شمع روشن پر

غلط فہمی ہی مرجانی پہ و تاہی کسی کوئی
ہنسی گل کیون نہ ہو مجکو گمان یارونکی شیون پر

تری بوبجھی ہوی ہی مستی کا کپڑا جانتا ہون مین
ٹپکہ پڑجاتی ہی گلشن مین جسدم برگ سوسن پر

گل و نسرین سمٹ کر شرم سی بن جاتی ہین غنچی
نگاہ مست اوس گل کی جو پڑجاتی ہی گلشن پر

دریچی کو تری ای مہر مین برج حمل سمجھا
یقین خط شعاعی کا ہوا کہڑکی کی چلمن پر

قبول اس عشق کی دولت سراپا باغ مین ہون
شگفتہ ہین گل داغ جنون ساری مری تن پر

قدر موقوف سخن کی ہی سخندانون پر
ہوتی ہی موتیون کی آب سوا کانون پر

ہجر مین نالی جو سنتی ہین سخن میری
ہاتہہ رکہتی ہین مری نام سی وہ کانون پر

ہون بیخود رفتہ نہ گردش نہ مجھی آنکھون کی دکھا
کوئی جادو ہی بھلا کرتا ہی دیوانون پر

میکشو خوف کرو آج خفا ہی ساقی
شیشی جھکتی ہی نہین مُھر ہی پیمانون پر

ساری محفل کا کوئی دم مین نکلتا ہی دم
جان جا بن آکہ یہان بن گئی ہی جانون پر

نالی سنتی ہین موذن جو مری شام و سحر
ہاتہہ رکہتی ہین مری نام سی وہ کانون پر

جوہری لائی ہین دعوی سی گہر سنس دو تم
پہیر دو پانی ذرا موتیون کی دانون پر

دیکھتا ہی نہین اس حیلی سی مُجھہ وحشی کو
کہ نظر کرنا بہت منع ہی عریانون پر

نہ رسائی ہوئی گویا کیی ہم ابر کی شکل
ہای بجلی نہ گری در کی نگہبانون پر

درد و غم دل مین ہین کس طرح سی تا کہ پہنچون
پہونچی صدمہ نکہین ان مری مہمانون پر

تا کمر اُترا نہانیکو جو وہ دریا مین
مچھلیان دوڑ کی قربان ہوئین رانون پر

مثل انسان کوئی دیکھا نہین خوابیدہ شعور
خواب کل ہو گا خیال آج ہی افسانون پر

لو کہ ہی شمع ہی گل چار پہر کی مہمان
صبح تک دیکھیی کیا بنتی ہی پروانون پر

جوش گل ہی یہہ نوا باغ مین ہی بلبل کی
فصل امسال بہت سخت ہی دیوانون پر

قتل عشاق کیی تونی یہہ بیدردی سی
کہ چُھری پھیری نہ قصاب بہی حیوانون پر

عشق گیسو مین پہنواتی ہین زنجیر مجہے
بجلی گرتی ہین ان سلسلہ جنبانون پر

صبحدم باغ مین وہ گل تو چلا ہی لیکن
اوس ہین پڑ جائیگی فوراً چمنستانون پر

عکسِ دندان جو پڑا خندہ زنی مین ای گل
دربنی موتیا کی پہول تری کانون پر

بی مزہ ہی دہنِ زخم ہمارا کہ ہوی
مہر اوس کانِ ملاحت کی نمکدانون پر

ای جنون پاؤن بڑہی دامنِ صحرا کی طرف
دستِ عشاق پڑین ابتو گریبانون پر

مین پری اوسکو جو کہتا ہون تو دیتا ہی جواب
پر نکل آئین مری دشمنون کی شانون پر

ای پری کاتبِ اعمال تری عاشق مین
نقشِ تسخیر لکہا کرتی ہین وہ شانون پر

جرم تو سبی کا لکہی کون کہ دیکہا جو اوسی
غش ہوی کاتبِ اعمال مری شانون پر

زاہدا آج تو رندونکی کہی سی می پی
بند آنکہین ہین فرشتونکی تری شانون پر

محوِ حسن ایسی ملک ہین کہ گناہونکی عوض
وصفِ رخ اوسکا رقم کرنی لگی شانون پر

بجلیان تمکو جو پہنانی لگا آج قبول
بجلیان ٹوٹ پڑین دشمنونکی جانون پر

ہنستا ہی صید غفلتِ صیادِ گور پر
بچہتا ہی دام تربتِ بہرام گور پر

سچ ہی کہ مرغِ روح کا اُڑنا محال ہو
پرواز کی لیی جو نکالی نہ مور پر

ای شاہِ حسن تیغ کا پانی چرالیا
اچھہ حدِ شرع چاہیی خمون کی چور پر

تُکّل جو اپنی دستِ حنائی سی تو اُڑا ی
پروانہ خود پتنگ ہو چٹکی کی ڈور پر

زنجیر سونی کی تری سینی پہ دیکھہ لی
اب عقل ضعف پر ہی جنون اپنا زور پر

میکش کی طرح جھومتا ہی ساقیا پتنگ
لیا شیشہ شراب کا مانجھا ہی ڈور پر

جُھمسی جھڑ ائی لو دلِ پر داغ تا بڑھے
طاؤس آج اڑاو ذرا اپنی ڈور پر

بھرِ سنگار شصت لگائی جو بحرِ حسن
کانٹی بہائین مچھلیان قاتل کی ڈور پر

سر قطع ہو یہہ حکم ہی اوس شاہِ حسن کا
پروانہ لای شمع یہہ خود اپنی چور پر

اوس کا داغِ عشق جو بخشی اوسی ضیا
پروانہ شمعِ ماہِ فلک ہو چکور پر

کرتا ہی قصد کیا دل پر داغ ای پری
دیکھی تجھی تو کیون نہ پھلا ای یہہ مور پر

تنگِ شکر نثار دہن پر ہی ای پری
قربان نیشکر ہی تری پور پور پر

ہر بار تینی ہین جو ڈورا ہی تیغ کا
مانجھا دیا ہی ریت کا قاتل نی ڈور پر

ای غافلو دو رنگیی گلزار دیکھہ لو
گل ہنس رہی ہین بلبلِ نالان کی شور پر

پیوند خاک ہو گی سیون خاک کا دہن
تارِ کفن کا بخیہ ہو لبہاے گور پر

حکم اوسکا ہی گلی مین مری شور و شر نہ ہو
شر کر نہ پاسبان مری نالون کی شور پر

برسون تلک اوج بام صنم پاؤن ای قبول
اڑنیکو ہاتہہ آئین جو فرضا کرور پر

درین غزل الف نیامده

مر گئی ہمدم جو دلبر کی قدم پر توڑ کر
روی وہ عرصی تلک مُردی پہ خنجر توڑ کر

مطلبِ دل ز درستِ عشق سی ممکن نہین
محفلِ دلبر مین پہونچون کس طرح در توڑ کر

سنگ دلئیِ صنم کی عشق مین لذّت یہہ ہے
پوجتی ہین سنگِ در ہر بتکو بتگر توڑ کر

عشق مین دس بیس جیسی ملکِ عدم پہونچی نہین
لو ہکن سی سیکڑون ہی مر گئی سر توڑ کر

جب شکستہ ہو دلِ سنگین درِ مضمون ملے
لعل ہم سینی سی لیتی ہین یہہ پتہر توڑ کر

چشم تر مین کی جگہہ تو دیجیی دل کو شکست
لیجیی سیر تری سدِّ سکندر توڑ کر

شوقِ بوئی عنبرِ دشتِ ختن مین ہم ہین مست
سونگہتی ہین موی گیسوی معنبر توڑ کر

یہہ نہین ممکن کہ سر بر ہو سکی ہمسی رقیب
شک نہین ہی چاہین لینگی ہم تجہی سر توڑ کر

سیدہی کر کر تیر پلکون کی یہہ کہتی ہین وہ دیکھہ
عرش پر پہونچین گی یہہ سدِّ سکندر توڑ کر

پہینکی ہی می توڑ کر شیشہ جو ہمت ہو چلو
محتسب سے شیشہ بہر لین میکشو سر توڑ کر

گر دلِ مضطر کی کیفیت کرون مین مندرج
حرف جتنی ہون وہ نکلین جلدِ دفتر توڑ کر

دور ہم و برہم کرینگی صف کی صف پلکونکی تیر
دل تو یکسو نکلین گی یہہ قلبِ لشکر توڑ کر

عشق کی شعلونسی دل سینہ مین مضطر ہی بہت
کیون نہ نکلی یہہ سپندِ قلب مجمر توڑ کر

صحن گلشن مین پہرون تو دل کہلی غنچی کی شکل
فصل گل ہی چہوڑدی مجکو مِری بیج توڑ کر

سخت ہی عشقِ بتِ سنگین جگر مین گو نشت ٹوٹیت
رگ مِری چہدتی نہین نشتر نشتر توڑ کر

مرضئ حق تہی نہ ہو غم شبر و شبیر کو
اِس طرح پہر خوش نہ ہون جبریل گوہر توڑ کر

منعمو جیتی ہی جی نخوت کرو تم سر سی دور
دیکہو عبرت سے سرِ فغفور و قیصر توڑ کر

بس قبولِ خستہ تن محبوبون سی شکوہ نکر
روح تن سی لیتی ہین یہہ دلکو یکسر توڑ کر

مرضِ ہجر سی اتنا مجہی ای یار نہ توڑ
ای مسیحائی زمان خاطرِ بیمار نہ توڑ

پاسبان کہتا ہی اِس گل کی جو پہاندون دیوار
چہد کی رہجائیگا خارِ سرِ دیوار نہ توڑ

مجکو غش دیکھکی پہر جای نہ پہچانی یار
اسقدر بہی مجہی ای عشق کی آزار نہ توڑ

ہی جو منظور کہ اوس حق کا جلوہ دیکہی
دم بہر ای دیدۂ دل آنسوؤں کا تار نہ توڑ

خار و گل مین نظر آتا ہی اوسی کا جلوہ
دلِ احباب تو کیسو دلِ اغیار نہ توڑ

سخت جانی سی عجب رنج ہین کچھہ تیغ کا جرم
اور اکِ وار لگا لی اہی تلوار نہ توڑ

تو خریدار نہین ہی تو نہ ہو اور بہت
نرخ دل کا مری ظالم سرِ بازار نہ توڑ

یار استادہ ہی کسطور سی اٹہکر لیٹون
ضعف کہتا ہے کہ پرہیز ای بیمار نہ توڑ

تو جو قائل ہی خدا کا تو نہ کعبے کو گرا
دل کسی بندۂ اللہ کا زنہار نہ توڑ

شاد رہ کہہ گبر و مسلمان کو جو دانا ہی **قبول**
تارِ تسبیح تو یک سمت ہے زنار نہ توڑ

ردیف الزاے

محتسب اس لیی ہی دل کو مری جام عزیز
مجکو کہتا ہے بہت ساقی گلفام عزیز

چاہتی ہین جسی سچ ہی کہ وہ کرتا ہی گریز
بہاگتا اوتنا ہے کیا جسقدر آرام عزیز

نقشِ یاقوت کی صورت نہ جدا ہو یارب
اسقدر ہو لبِ جانان کو مرا نام عزیز

ساتھہ ہی حسنِ خداداد کی امدادِ خدا
کیون نہ یوسف کو کری دورِ ایام عزیز

گو ذقن مجھسی چھپایا ہے تو آنکھین ہی دکھا
سیب سے مجھکو سوا ہین تری بادام عزیز

کیون نہ ہو تجھسی مجھی عشق عزیزِ دلہا
نام اللہ کا ہی ای بتِ خود کام عزیز

اس سرا سی تجھی کس سمت کو جانا ہی قبول
سوچ کچھہ اپنی اس آغاز کا انجام عزیز

بیمار ترا کیون نہ کری تجھسی بھلا ساز
تو رشکِ اطبّا ہی ترا ساز دوا ساز

ہوتا نہ شب افروز کبھی نور جبین سے
مہ تجھسی نہ کرتا اگر ای مہر لقا ساز

تیری نگہہِ ناز جو اک روز پڑی ہے
بس طبع اوسی روز سی نرگس کی ہی نا ساز

ای مہر کبھی باتون مین یہ بھی کہا کر
تا خاکِ قدم ڈھونڈ کی لیجائین جلا ساز

یہہ حسن یہہ نور یہہ سجاوٹ یہہ ادائے
اُٹھو ہی سہی تری کیون نہ کری بادِ صبا ساز

ناساز ہوئی طبع اگر جورِ فلک سے
فوراً وہین صحت بہی ہوئی مجکو خدا ساز

بیمار محبّت کو ہی کونین کی صحت
عیسی ہین شفاخانۂ حیدر کی دوا ساز

دل غش مین ہی مطرب لب اور کان بھی ہین محو
آفت پی دل گانا ہی کانونکو بلا ساز

ہیکل بنی ہین آکی بدل سبعۂ سیّار
گلئون کی لیی لائی ہی پہون کا صبا ساز

وحشت ہی قبول اوسمین جکا پری بنی یادہ
پہر عاشقِ نالان سی ہو گیا اوسکو بہلا ساز

ردیف السّین

عیش و سرورِ خلق ہین رنج و محن کی پاس
محفل خوشی کی بہی ہی اسی انجمن کی پاس

رخسار صاف ہین لبِ رنگین کی متصل
دیکہو حلب کا شہر ہی شہرِ یمن کی پاس

ہوتا جو زورِ عشق تو کم زور ہوتی ہاتہ
تیشہ پہونچ نہ سکتا سرِ کوہکن کی پاس

خالِ سیہ ہی آنکہہ مین پُتلی کی متصل
نافی کی پاس مشک ہی نافہ ہرن کی پاس

نزدیک کوی یار کرایا ہی ضعف نی
دم چڑہ گیا ہمارا پہونچکر وطن کی پاس

ای عندلیب آتشِ گل سی بہڑک نجای
کیون آشیان بناتی ہی اپنا چمن کی پاس

یہہ چال ڈہال جانورونکو کہان نصیب
کبکِ دری نہ ٹہرا تمہاری چلن کی پاس

لاکہون قبائین چاک ہوئین پر کیا نہ رحم
بوئی وفا نہین مری گل پیرہن کی پاس

کس کام کی وہ لفظ جو معنی سی دور ہون
وہ کیا سخن جو پہونچی نہ اہلِ سخن کی پاس

آبِ بقا پہ خضر ہی کیا کام زاغ کا
جز سبزہ کوئی خال نہین ہی دہن کی پاس

اِک عیش مین ہا ہوی شیرین جو جان تہی
تہی خوب درد سر کی دوا کوہکن کی پاس

ربطِ سیاہ کار و سیہ کار ہو گیا
دل ہی ہمیشہ زلفِ شکن در شکن کی پاس

ایسا عدو لباس کا وحشت نی کر دیا
تارِ نگہ ترا ابھی نہ پہونچا بدن کی پاس

جانان کی ساتھہ دل مین قیبو نکا بھی ہی دہیان
مجلس اِک اور غمکی ہی اس انجمن کی پاس

مطلوب کا پتا نہ کسی سی مجھے ملا
اُٹہہ پہونچا شیخ پاس کبہی برہمن کی پاس

چشم و کمر کی یاد مین صحرا نورد ہون
اُٹہہ جیتی پاس گِرتا ہون گاہی اُن کی پاس

سیراب جو ہوا وہ لہو تہوک کر موا
پانی ہی تیغ کا ترِی چاہِ ذقن کی پاس

موذی ہمیشہ باغ جہان مین ہین بی ثمر
گو شاخ ہی مگر نہین پہل گرگدن کی پاس

عارض کی متّصل مسی آلودہ لب نہین
ہین پہول یاسمن کی گلِ نارون کی پاس

نادان نہین جو مین ترِی عارض سی دون مثال
خوشبو ہی پر یہہ رنگ کہان نسترن کی پاس

مدّاحیٔ حسین ع سی ہون گی گناہ دور
ہو گا قبول حشر کو شاہِ زمن کی پاس

مرغِ دل یون نالہ کش تہا کاٹی کہاتا ہی قفس
چہٹکی گلشن مین گیا تو یاد آتا ہی قفس

کُنجِ عزلت باعثِ جمعیّتِ خاطر ہوا
اب چمن سی بہی سوا مجکو خوش آتا ہی قفس

اُس خوشی سی صید کرتا ہی وہ گل گلزار مین
دام جی سی اور دل سی مجکو بہاتا ہی قفس

عشقِ مژگان مین تمہاری صید کی تسکین ہے
تیر ناوک چار جانب سی وہ کہاتا ہی قفس

تیر کہاتی کہاتی نالی بلبلِ دل کر اوٹہا
یاد اب اے سینۂ صد چاک آتا ہی قفس

بنتی ہین خوشبو مین ساری تیلیان موجِ نسیم
جب وہ گل ہاروسنی ای گلچین بساتا ہی قفس

وہ ہُمای حُسن جب ہوتا ہی نظرون سی نہان
گوشت میرا باز کی مانند کہاتا ہی قفس

گلشنِ دنیا مین خوش زمزمہ طائر ہون مین
ہر کوئی میری تصور مین بناتا ہی قفس

طائرِ جان چہٹ کی سوی گلشنِ جنت گیا
آپ اب زیرِ زمین پہنسی کہ جاتا ہی قفس

روح کی جسم مین آسایش وہی کرتا ہی تن
ناز اپنی طائرِ جان کی اوٹہاتا ہی قفس

طائرِ جان چہٹ گیا تن قبر مین پہونچا قبول
خاک پر رہنی کو اب وہ طفل لاتا ہی قفس

ردیف الشین

برسون ہی ہمنی کی ہی دلِ آرام کی تلاش
پایا اوسی تو ہی دلِ ناکام کی تلاش

بادِ صبا کی گہوڑی پر اُڑتی ہین چار سو
پہولونکو بہی ہی میری گلِ اندام کی تلاش

تیر انشان ڈہونڈتی پہرتی ہی سبکی آہ
سبکے زبان کو ہی تری نام کی تلاش

دنرات زلف و رُخ کی تصوّر مین ہم پہرے
ہر صبح جستجو رہی ہر شام کی تلاش

ناکام مین ہونگا ملا وہ تو کیا حصول
اُس کام کی ہی اوسنے خود کام کی تلاش

صیّاد مین اسیر ہون زلفِ سیاہ مین
میری لیی عبث ہی تجہی دام کی تلاش

ساقی کی چشم مست پہ جبسی پڑی ہی آنکہ
شیشی سی کچہ غرض نہ مجہی جام کی تلاش

لیا جانی قبر مین بہی میسّر ہوا نہ ہو
دنیا مین دل نی کی بہت آرام کی تلاش

سنبل و نہار اپنی عجب رنگ مین کٹی
عارض کی فکر زلفِ سیہ فام کی تلاش

جائینگی چشمِ یار سی خشکی دماغ کے
کیون ہی طبیب روغنِ بادام کی تلاش

آیا کہین نظر نہ وہ خورشید رو مجہی
کو مینی اوسکی صبح سی تا شام کی تلاش

مین ابتدای عشق مین ہون طالبِ وصال
آغاز ہی مین ہی مجہی انجام کی تلاش

دل ڈہونڈتا ہی گیسوی پیچان کو ای محبّ دل

طائر کو اپنی رہتی ہی اب دام کی تلاش

ردیف الصاد

عام سب بامِ فلک ہین اور تیرا بام خاص
بخت ہین بیدار اسکی ہی ترا آرام خاص

غمسی دم لینی کی ہی فرصت نہین دیتا فلک
کیا ہماری واسطی ہی گردشِ ایام خاص

لعل و گوہر کی عوض بوسی لب و دندان کی دو
فیض کرتی ہو تو میرا ہی یہی انعام خاص

خاص تو ہی سب حسینانِ زمانہ عام ہین
متفق استاکی او پر ہین ساری عام خاص

اپنا ساقی ساقیانِ دہر مین ہی منتخب
شیشو مین شیشہ ہی اک جامو مین اوس کا جام خاص

زلف پیچان مین اولجھکر پھر نکل سکتا نہین
طائرِ دل کی پہنسانیکو ہی یہ دام خاص

خاص و عام اب مست رہتے ہین نہین قاضی کا ڈر
دخترِ رز منتخب ہی ساقیِ گلفام خاص

دل پہنسا زلفِ دلاویزِ صنم مین اے قبول
جیسی ہی بے مثل طائر اوس طرح یہہ دام خاص

ردیف الضاد

دل منقبض جو ہو گل و ریحان سی کیا غرض
وہ گل نہ ہو تو سیرِ گلستان سی کیا غرض

وہ جامہ زیب جیب نہ بغل مین ہو ای جنون
دامن سی کیا آل گریبان سی کیا غرض

کیا کام پھر خدا سی لو نہین ہین جو سنگدل
دل مین نہ ہو جو درد تو درمان سی کیا غرض

روزِ وصال ہی مین تصدق کرونگا جان
پھر کیون ڈرون غمِ شبِ ہجران سی کیا غرض

ہنسنی کی ہی جگہہ مری آنسو نکلتی ہین
ہون مُردہ دل مجھی لبِ خندان سی کیا غرض

نظارہ زلف و رُو و خطِ یار کا جو ہو
پھر ہمکو سنبل و گلِ ریحان سی کیا غرض

مجکو بہشت کوچۂ جانان ہی ای جنون
پھر تو ہی کہہ کہ کوہ و بیابان سی کیا غرض

ہم ہین اسیرِ چاہِ زنخدانِ بحرِ حسن
ای خضر ہمکو چشمۂ حیوان سی کیا غرض

بی حکم اوسکی گھر مین رسائی نہ ہوئیگی
پھر ای قبول منتِ دربان سی کیا غرض

ہی چشمِ مستِ ساقیِ گلفام سی غرض
شیشی سی کام ہی نہ مجھی جام سی غرض

دیکھون تمہاری رُخ کو یہہ مطلب ہی صبح سے
گیسو دکھای دین یہہ فقط شام سی غرض

چھوڑا نہ ہمکو اور نہ باندھا رقیب کو
نکلی نہ کوئی زلفِ سیہ فام سی غرض

آنکھہ اپنی ہمسی پھیر لی اوس گل نی باغ مین
نرگس سی اب نہ کام نہ بادام سی غرض

صحرا سی پہر کی آئی تو اب کوچہ گرد ہین
عاشق کو تیری عرش وہی ہی جہان ہو تو

نکلی کبھی نہ گردشِ ایام سی غرض
مطلب نہ تیری گہر سی کچہہ بام سی غرض

جبسی دیا ہی دل تجھی ای بُت قبول کر
رکھی نہ ایکدم کبھی آرام سے غرض

ردیف الطاء

الم شوق کیا کرین مری دیوان کی احتیاط
لڑکون سی ہو سکی نہ گلستان کی احتیاط

ای تُرک ترکش ایسی حفاظت نہ کر سکی
کی جیسی دل نی تیر کی پیکان کی احتیاط

غنچی اسی طرح جو کہلین گی بہار مین
ناصح نہ ہوگی ہمسی گریبان کی احتیاط

سینی مین ضبط کرنی سی دل ہوگیا کباب
کبتک کرون مین نالہ و افغان کی احتیاط

بادِ خزان بہی آتی ہی کرنی دی مجکو سیر
کبتک یہہ باغبان چمنستان کی احتیاط

ای غم بہادی آنکہو سی اب دل کو کرکی خون
کرتا ہی کون خانۂ ویران کی احتیاط

مین پاؤن دیکہہ دیکہکی رکہتا ہون دشت مین
تلوون نی کی ہی خارِ بیابان کی احتیاط

عارض کی خط نی دی صفِ عُشّاق کو شکست
کی مورچون نی ملکِ سلیمان کی احتیاط

چاہِ ذقن کو سبزہ چھپاتا ہی ای قبول
کرتا ہی خضر چشمۂ حیوان کی احتیاط

مین اور پر فریفتہ ہون ای صنم غلط
تجہسی رقیب کہاتی ہین اگر قسم غلط

تیری سنی وہ پند و نصیحت جو ہو صحیح
ناصح مریضِ ہجر کا کیونکر ہو غم غلط

حرفِ دروغ چاک نہ کیونکر کری زبان
زلفون کو مشک لکھہ گیا اپنا قلم غلط

تجہسی امید وصل تہی آخر ہوا وصال
اب ہوگیا صحیح کہ سمجہی تہی ہم غلط

ای شاہِ حسن زیرِ نگین ہی تری جہان
رہتا ہی سکّہ اور کا دل پہ درم غلط

جیتی رہی کمر کو تری دیکہکر رقیب
مشہور ہی یہہ جادۂ ملکِ عدم غلط

سیر اسنی ایکدن نکیا اپنا حلقِ خشک
سمجہی تہی ابرِ تیغ کو ابرِ کرم غلط

دل مین مدام جلوہ بتون کا ہی ای قبول
زہّاد اسکو کہتی ہین بیت الحرم غلط

ردیف الظّاء

کیون نہ ہو تجہہ یارِ پُر فن کا لحاظ
ہمکو ہی ای دوست دشمن کا لحاظ

کس طرح جھانکون تجھی ہون با حیا
آنکھہ کو ہی چشمِ روزن کا لحاظ

چرخِ چارم سی نہ آگی بڑہ سکے
کیون کیا عیسی نی سوزن کا لحاظ

ہو خوشی تو یادِ غم بھی ہی ضرور
چاہیی ہی دوست دشمن کا لحاظ

طور کا شعلہ نہ چمکا اب کبھی
ہی یہہ تیری روی روشن کا لحاظ

خط نہین پڑتا ہی قاتل کو ہی رنج
تیغ کو ہی میری گردن کا لحاظ

سرمہ کرتا ایک ٹکر مین مگر
سر کو ہی سنگِ فلاخن کا لحاظ

جیتی جی سر کر نہ ای بت قدر کیے
ہی عبث اب سنگِ مدفن کا لحاظ

دشت مین حاضر ہون جان و مال سے
ہی یہہ مجھہ رہبر کو رہزن کا لحاظ

کیون نہ چھیدی نوکِ غم دل کو مدام
خار کب کرتا ہی دامن کا لحاظ

منہہ رقیبون کو نہ اب دکھلائیے
کچھہ تو کیجی اپنی جوبن کا لحاظ

وہ پری ڈر کر نہ آیا قبر پر
ہی مری تعویذ مدفن کا لحاظ

بس لپٹ اتنا نہ ای خاکِ قبول
کچھہ تو کر جانان کی توسن کا لحاظ

ردیف العین

تجھہ بیوفا کی عشق مین کیا ٹہری پای شمع
تا صبح تو ہنسا کری آنسو بہای شمع

محفل سی ہمتو دور رہون اور بار پای شمع
پہر کیون نہ اس فروغ سی ہمکو جلای شمع

دلسوز زندگی مین مرا کون تہا بہلا
جو بعد مرگ قبر پہ آکر جلای شمع

تا صبح تیری عشق مین جل کر فنا ہوی
کیا مستقل تہا راہ محبت مین پای شمع

محفل مین بیٹ کو پاپہنچا جب اوسکا چہرہ گیا
پہیکی ہوی ہی ساق کی آگی صفای شمع

ایسا جلایا عشق نی مجکو کہ بعد مرگ
نخل آگ کا اگا ہی لحد پر بجای شمع

ای گل ترا وہ نور ہی جسکا نہین ہی مثل
گل ہو جو تیری سامنی محفل مین آی شمع

عشاق تیری شبکو سب آتین کہتی ہین
پروانی ساری جمع ہین خالی ہی جای شمع

کس طور سر سی شعلۂ عشق اوسکا دور ہو
کس طرح روی یار کو دل سی بہلای شمع

پای زبان بہی اور حرکت بہی بان کو ہی
افسانہ کچہہ تو سوزش دل کا سنای شمع

دیکہی جو تجکو اتنا کہان نور آنکہہ مین
ایسا کہان سی رشتۂ نظارہ پای شمع

بیدل پڑی ہون پہرتا ہون پروین مین اوسکی گرد
پروانہ اس طرح نہ کبہی ہو فدای شمع

پروانہ کی کبھی مری جلنی کی شمع رو
پروانی کی لیی ہی سحر تک جگی ہی شمع

وہ گل جو آئی ناز سی خاکِ قبول پر
گل پہینکدی لحد سی اٹہا کر بجہا کی شمع

ردیف الغین

شام سی تا صبح جلتی ہین جو یہہ گہر گہر چراغ
نور کا چہرہ ہی کی پروانہ بنی ای شمع رو

مٹ گیا داغِ جگر گیسوی جانان دیکہہ کر
جب شبِ تاریک مین آتا ہی میری گہر وہ ماہ

تو نہ لایا پہول تربت پر مری وہ شمع رو
شمعِ رخ سی آنکہہ ملتی ہی ضیا حاصل ہوی

ہی فتیلہ عکسِ رخ سی ساقیا موجِ شراب
شبکو مین بجو یہہ سمجہا گہر مری آیا ہی وہ

لختِ دل ہین دو طرف مژگان کی اور جاری ہین اشک
ہی نمع نہ میری داغِ دل کا جانا ہر چراغ

آئی اُڑ کر روبرو تیری جو پائی پر چراغ
سامنی کالی کی روشن رہ سکی کیونکر چراغ

ٹوٹ کر آتی ہین وہ کہلاتی اوسی اختر چراغ
گل چڑہاتا ہی لحد پر صبح تک جلکر چراغ

بنتی ہتی تارِ نظر کی اور چشمِ تر چراغ
ہر حبابِ می ہی شعلہ اور ہر اک ساغر چراغ

ڈہونڈتا ہون ہر طرف خورشید کو لیکر چراغ
جلتی ہین اُس نہر کی دونون کنارون پر چراغ

ای داغِ دل کا آہِ سوزاں کی سبب سے ہی فروغ
کون کہتا ہی کہ گل کر دیتی ہی صرصر چراغ

جسکی آنکھوں کا ہوں کشتہ اوسی آکر قبر پر
روغنِ بادام سی روشن کیا بھر کر چراغ

داغِ غم ہی مشتعل دل مین مدام ای بیوفا
رہتا ہی اس گھر مین روشن رات بھر دن بھر چراغ

شبکو بھی راہِ عدم روشن ہی عاشق کی لیے
ہی تمہاری تیغِ درخشاں کا ہر اک جوہر چراغ

مےسے اشتعل سی روشن ہی کفِ ساقی مین آج
ہر خطِ ساغر فتیلہ ہی ہر اک ساغر چراغ

قبر مین مارِ سیاہِ زلف کا آیا جو دہیان
گل ہوی میری لحد کی دفعۃً بجھکر چراغ

جسم میرا جلنی لگتا ہی فتیلی کی طرح
ہاتھہ سی اپنی جلاتا ہون جو مین لاغر چراغ

ای صنم رخسارِ آتش رنگ کا کیا نور ہی
بنگیا ہی کان کی لو مین ہر اک گوہر چراغ

صبح آئینہ دکہا جاتا ہی اوسکو آفتاب
شبکو محفل مین جلاتا ہی مہِ انور چراغ

روتی روتی یادِ رخ مین دیکھتا ہون جب اوسی
صاف دکھلاتا ہی مجھہ سودائی کو نشتر چراغ

عشقِ عارض نی سراپا نور کر ڈالا مجھی
داغِ سودا سی ہر اک مجھہ زار کی تن پر چراغ

نور تیری کان کی لو کا جو مجھی آتا ہی یاد
رات کو کیا ہی جلاتا ہی مجھی جلکر چراغ

شبکو مضمون ڈھونڈتی رخ کا جو نکلی میری فکر
آگئی آگی ہو دکھانیکو مہِ انور چراغ

کیون ہو تاریکی کا غم مجکو تہِ خاک ای قبول
قبر مین ہوگا مری نورِ رُخِ حیدر چراغ

ردیف الفای

لو آئینی کی شکل ہی اپنا غبار صاف
ہم مر مٹی مگر نہ ہوا ہم سی یار صاف

غربت مین گو کوئی نہین جاروبکش مگر
کر جاتی ہی نسیم ہمارا مزار صاف

آمد جو یار کی مِری گھر کی طرف ہے آج
پلکون سی اپنی کرتا ہون مین رہگذار صاف

کب ہین یہہ ماہ و مہر مِری یار کو فلک
دو آئینی دکھاتا ہی لیل و نہار صاف

اوس سیمتن کی سینی کا اللہ ری فروغ
بس موتیونکا ہار ہی بیلی کا ہار صاف

آئینہ دل ہو نہین مگر ایسا ہون بدنصیب
دشمن تو کیا کبھی نہ ہوی دوستدار صاف

اوس مہوش نی ہاتھ مین جب لیلیا ستار
خطِ شعاع بنگیا ایک ایک تار صاف

دل اوسکا ہمسی شیشۂ ساعت کی شکل سی
ہونی نہ دیگا یہہ فلکِ پر غبار صاف

لغزش ہزار جا ہوی پائی نگاہ کو
کیا گال تونی پای ہین ای گلعذار صاف

اون گیسوونکی پیچ مین ای دل نہ آئیو
افعی کسی سی ہوتی نہین زینہار صاف

شعلہ مری جلانی کو حسن اوس کا بن گیا
مین نور سی ملعون تو وہ ہو جای نار صاف

خط چہری پر ہیگا نہ آنکہون کی سامہنی
آہو کرینگی سب یہہ ترا سبزہ زار صاف

تیغ نگاہِ یار کو تشبیہ کس سی دون
تلوار ایسی کونسی ہی آبدار صاف

دانتون تلک جب پہونچی تصدق کو ای صنم
دولی ہوی چمک کی دُرِ شاہوار صاف

کیونکر قبول نکلی کدورت جہان کی
مجہسی کبہی ہو گا غرض روزگار صاف

ردیف القاف

مسیح سی بہی حاصل ہوی دوای فراق
عجب بلا مین پہنسا ہی یہہ مبتلای فراق

الٰہی دل نہ کسیکا ہو آشنای فراق
بجز رقیب کسیکو نہ منہہ دکہای فراق

وصال یار میسر ہوا اور جای فراق
وہ ایسا آکی ملی منہہ نہ پہر دکہای فراق

ہوا ہی تو وصل کہ جاتی ہی جان بہی میری
دل و جگر کا لہو ہو چکا غذای فراق

تمام دن ہوا اوس مہروش سی وصل تو کیا
شبِ فراق لیی آتی ہی بلای فراق

سحر قریب ہی اور قصۂ ہجر کا ہی طویل
شبِ وصال مین پوچہو نہ ماجرای فراق

مجھی وصال سی ہی عشق دی یہہ میرا ہاتہ
فراق جای اوسی پاس جسکو بہائی فراق

شبِ وصال مین ہی چین سی سویا مین
سحر کی یاد مین لب پر رہا کہ ہای فراق

فراق پاس نہ پہٹکی بغیرِ وصلِ صنم
الٰہی وصلِ صنم سیکہہ لی وفای فراق

لہو بہایا ہی فرقت نی میری آنکہون سی
بغیر وصل کی دی کون خون بہای فراق

الٰہی ہجر کا مین درد سہہ نہین سکتا
ملین نہ مانی کی رنج والم سوای فراق

گمان صورِ سرافیل کا تقنیی ہو
سناؤن خلقِ خدا کو جو نالہای فراق

سکہا دیا ہجی سب گوشت کہا لیا میرا
اسی طرح سی ہوی کم نہ انتہای فراق

قبول ساحلِ وصلت پہ کون پہونچادی
غریق سیلِ فنا ہین سب آشنای فراق

ردیف الکاف

اٹھہ سکی دل سی ہی کوہِ غمِ جانان کبتک
متحمل غمِ سنگین کا ہو انسان کبتک

دستِ وحشت مین ہی میر اگریبان کبتک
ای جنون قطع کرون دشت کا دامان کبتک

دیکہیی وصل میسر ہو کہ ہو جای وصال
دل مین کہٹکی گا مری ہجر کا پیکان کبتک

دستِ وحشت مین تو ہر دم ہی زیادہ قوت
دیکھون تو سیتی ہین احباب گریبان کبتک

زمزمی کیون نہ کرون گل ہی ہی گلزار ہی ہے
رہی خاموش بھلا مرغِ خوش الحان کبتک

بس زیادہ نہ دکھا شکل اسی ای آئینہ رو
رہی آئینہ تری شکل کا حیران کبتک

دل مین جو کچھ کہ مری تہا وہ زبان تک پہونچا
عشق کا راز ہوئیوالی سی پنہان کبتک

روح ہوتی ہی رہا صدمۂ تاریکی سیے
مجہسی آباد رہی گوشۂ زندان کبتک

نہ وہ دکھلائیگا چہرہ نہ تہمین گی آنسو
دیکھیی رہتی ہین آنکھین مری گریان کبتک

دیکھون کبتک تری کوچی سی نکلتا ہی رقیب
دیکھون فردوس مین رہتا ہی شیطان کبتک

رخِ پرنور کسی شب تو دکھا دی آکر
داغ دیگا مجہی تو ای مہِ تابان کبتک

خواب آیا ادہر اسکو ادہر اندر ہون مین
در پہ ہشیار رہیگا ترا دربان کبتک

کسی دن آکی تو پامال کر ای شاہسوار
منتظر تیری رہی خاکِ شہیدان کبتک

کبتک ای راحتِ جان خشک مرا جسم ہے
تر رہی آنسوون سی گوشۂ دامان کبتک

ای فلک آج تو گہر مین وہ مری ہو مہمان
دل مین مہمان رہین حسرت و ارمان کبتک

کبہی زنجیر مین پہنتا ہون کبہی زندان مین
پیچ مین رکہیگی اب کاکلِ پیچان کبتک

سختیِ دہر کا رکہہ دہیان حریصِ نعمت
چسخ رہیگی گا دہن مین تری دندان کبتک

اپنی کوچی مین جگہہ مجکو بھی دی تہوڑ یسی
مین پریشان پہرن ای الفِ پریشان کبتک

کبتلک برق تبسم کا رہیگا مجہی دہیان
لہو رلوائینگی مجکو درِ دندان کبتک

تنکی چبنو ائنگی کبتک مجہی ای وحشتِ عشق
کہینچون تلوون سی بہلا خارِ بیابان کبتک

ابتو اس عشق کی منزل مین قدم مار اہی
دیکہون تو طی نہین ہوتا یہہ بیابان کبتک

اندنون دو غزلین کہتا ہون ہر روز قبول
جمع ہوتا ہی مگر دیکہیی دیوان کبتک

جو ظلم و ستم چاہو کرو شوق سی ہم تک
معشوق کی سب ناز ہین عاشق ہی کی دم تک

سمجہین سفرِ دور و دراز اسکو نہ سالک
اک جنبشِ زدن مین گئی ہم ملکِ عدم تک

تہوڑا ہی لکہون درد تو گہس جاتا ہی خامہ
پہونچی گا کبہی حال ہمارا نہ رقم تک

محنت مین ریاضت مین کٹی عمر مگر حیف
اللہ تلک کیا کبہی پہونچا نہ صنم تک

اللہ ری سیاہی کہ تہکی ڈہونڈہ کی ثناء
اوصاف تری الف کی پہونچی نہ قلم تک

ہم ضعف سی پہونچینگی نہ کوچی مین تمہارے
تم پہر خدا آؤ کسی روز تو ہم تک

گیا رتبہ مرا اور مرا طایرِ دل کیا
اوس بت نے تو چھوڑا نہ کوئی مرغ حرم تک

جو زہر کا خوگر ہو وہی اوسکی دوا ہے
مین زن ہون ای یار ترِے درد و الم تک

ہیہات کہ محروم چلے پاس سے تیرے
بوسہ تو کہان ہاتہہ بھی پہونچا نہ قدم تک

افسوس ہوا مین نہ ادہر کا نہ اودہر کا
کعبے سے پہر آیا ہے تو پہونچا نہ صنم تک

فرقت مین ترِی فاین کیونکر ہو دوا ہے
تاثیر دکہاتا نہین اب تو مجھے سم تک

تیرا کسی گلشن مین پتا پایا نہ ای گل
پہر آیا تجسس مین ترِے باغ ارم تک

اب کوئی گدا لے نہ اوسے کوڑیونکے مول
توقیر جو کچھہ جام کی تہی ہو گئی جم تک

تہی مجھپہ ہمیشہ نظرِ لطف و ترحم
افسوس قبول اب نہین کرتا وہ ستم تک

تو نہین دل مین تو پہر ہی دلِ ویران تاریک
کعبے کی شمع کی کیونکر نہ ہو جانان تاریک

نورِ الفت کہین پاتا نہین اب نام کو بہی
ہو گیا حیف دلِ گبر و مسلمان تاریک

آفتابِ رخِ روشن کی نہ ہو تو بچون
خفقان ہی مجھے اور گنبدِ گردان تاریک

شمع رخسار سے بخشنا اپنی شہیدونکو فروغ
ماہرو ہی بہت اب گورِ غریبان تاریک

برق کی طرح چمک جاتی ہی زنجیرِ سیاہ
تیری وحشی کا یہہ ہی خانۂ زندان تاریک

رات دن ہی جو تصور مین تری زلفِ سیاہ
نظر آتا ہی مجھی عالمِ امکان تاریک

دودِ پیچان سی سینہ جو بنا شعلۂ داغ
سخت یہہ مُلکِ عدم کا ہی بیابان تاریک

گیسوِ تار کی الفت نی رُلایا ایسا
مثلِ پُتلی کی ہوی دیدۂ گریان تاریک

دودِ آہِ دلِ عُشّاق یہہ لایا ہی بلا
اور بھی ہو گیئی وہ زلفِ پریشان تاریک

طالبِ آبِ بقا ہو کی نہ کھو نورِ فنا
ہی نہایت ہی رہِ چشمۂ حیوان تاریک

[illegible]
مخزنِ معنی روشن یہہ بلاشک ہی قبول
کس طرح سی ہو دلِ مردِ سخندان تاریک
[illegible]

زندگی مین مینی کب کی تھی تِری توسن سی لاگ
روندتا ہی کیون اسی کیون ہی مری مدفن سی لاگ

ای پری جیسی مُوا مجکو تری زندان سی اُنس
دشمنِ صحرا مُوا ہون ہی مجھی گلشن سی لاگ

اَیگی قاتل کہین قصہ یہہ فیصل ہو چکی
البتہ تیغ اوسکی رکھیگی مِری گردن سی لاگ

حُسن غارتگر کا دشمن خود فنا ہی ناصحا
پہونچی کب منزل پہ گر رہبر کو ہی رہزن سی لاگ

دشتِ الفت مین کہا ہی پاون جیسی ای خضر
ہو گئی ہی پنجۂ وحشت سی دامن سی لاگ

تیرِ مژگان سی جگر چھد جائیگا اپنا ضرور
اب لہو تہکوائیگی چشمِ بتِ پرفن سی لاگ

جاسی مژگان آنکہون پر کہتا ہون کانٹی دشت مین
دوست کیا مین تو کبہی کہتا نہین دشمن سی لاگ

سب لہو میرا پیا پر یہہ نکلتی ہی نہین
کیا ترِی تیرونکو ہی ای ترک میری تن سی لاگ

یہہ بہا کرتا ہی اور وہ بند رہتا ہی مدام
دیدۂ گریان کو ہی دیوار کی روزن سی لاگ

گریہ بی تاثیر ہی روتا گیا مین جسقدر
اور بہی بڑہتی گئی اوسکو مرِی شیون سی لاگ

کیون رقیبِ نرم دل مجہہ سخت جانکا ہی عدو
فتح کب ہو موم کی رکہتی اگر آہن سی لاگ

عشق اوس لفِ سیہ کا ہی دلِ پرداغ کو
ہم نہ مانین گی کہ ہی طاؤس کو ناگن سی لاگ

سختیان سہہ سہہ کی پتھر ہو گیا آخر قبول
میری دل کو کیون ہوئی ہی اوس بتِ پرفن سی لاگ

بھڑکی ہی دل مین عشقِ بتِ گلبدن سی آگ
نکلی نکیون ہر ایک سخن مین دہن سی آگ

اوس مہوش نی رقص مین جب کی ہین گرمیان
ہلنی مین پاینچونکی جھڑی ہی کرن سی آگ

برقِ نگاہِ یار نی گلشن جلا دیا
ملتی ہی اب ثمر کی عوض مین چمن سی آگ

اوس شعلہ رو کا عشق تہا ملکِ عدم مین بہی
ہمراہ اپنی لائی ہم اپنی وطن سی آگ

دوزخ کو ہول جاوے گی ای منکر و نکیر
نکلی گی عشق کی جو ہماری کفن سی آگ

بہتا ہی آہ مین کر کی کوئی عاشق ای صنم
سُرخی جو ہی نکلتی ہی چاہِ ذقن سی آگ

وہ سنگدل ہی جن نے نشانہ بہی ہون تو کیا
ہرگز نہ نکلی گی دلِ ناوک فگن سی آگ

خاکِ سیہ جلا کی کیا عشق زلف نے
ہمکو ملی ہی مشک کی بدلی ختن سی آگ

ہر سرو باغ سرو چراغان بنا دیا
بھڑکی جو عشق رُخ مین گلِ نارون سی آگ

یون ہی بسا جو آہ مین دل گرم ای پری
نکلی گی تیری زلف کی اک اک شکن سی آگ

دندان و لب کو تیری ملی کیون نہ ای صنم
دُرِّ عدن سی آب عقیقِ یمن سی آگ

نارِ سقر کا حشر مین کیا خوف ای قبول
تو سون رہی گی ذاکرِ شاہِ زمن سی آگ

وحشی ہی اندنون مین ترا ای نگار تنگ
دستِ جنون کشادہ ہی فصلِ گلِ بہار تنگ

ڈہونڈہا بہت ملا نہ وہ بوسی کی واسطی
مین تو وہین سی تنگ ہت ہوا جسی یار تنگ

سمٹی نہ مین گرم سی اس درجہ آبلی
تلوونمین میری ہو گئی جنگل کی خار تنگ

خوشبو مین کم ہین گلِ شاداب سی کبھی
غنچی سی ہی سوا وہین گلِ عذار تنگ

مجھسی وہ گل شگفتہ رہا جیتی جی مدام | گر زمانہ میری بعد اونسی ای غنچہ تنگ

امیدوار چشمِ عنایت ہین گاہ گاہ | مثلِ دہن نگاہ نکر ای نگار تنگ

عشقِ دہان تنگ سے وحشت ہی آگئی | صحرا مین پھر رہا ہون ہوا ہی دیار تنگ

دِن رات نالہ کش ہون جو فرقت کی آگ مین | اب ہین تری مریض سی اغیار و یار تنگ

گر زمانہ بعد مرگ دہن یاد ای قبول

دونو فشار ہوگا جو ہوگا مزار تنگ

ردیف اللام

ابرو کی یاد مین ہی ترا ناتوان ہلال | دکھلادی مجھکو عید کا ای جانِ جان ہلال

اللہ ری نور رہا تہہ مین لیتا ہی جب وہ ترک | بنتا ہی تیر خطِ شعاعی کمان ہلال

مے مجھکو دی کنارۂ جامِ شکستہ سے | ساقی صیام کا نہ سمجھیو عیان ہلال

ابرو تری نظر جو نہین آئی تین دِن | نکلا فلک پہ ہو کی بہت ناتوان ہلال

اوس مہوش کی عشق نی بخشی ہی یہہ صفا | ہی بدر دِل کی جا عوضِ استخوان ہلال

قربان سب ہین ابروِ خمدار یار پہ | محراب طاق نیمچہ خنجر کمان ہلال

عارض کا دل مین دہیان ہی ابرو پہ ہی نگاہ — کیا سحر ہے کہ بدر نہان ہی عیان ہلال
دل مین خلش ہی ناخنِ جانان کی یاد سی — دیکہا ہی جبسی عید کا ای آسمان ہلال
سوگند لو جو دیکہا ہو ابرو کی عشق مین — آزردہ مجہسی کیون ہو کہان مین کہان ہلال
گہوڑا ترا فلک ہی تو پنجہ ہر ایک مہر — پہر کیون نہ ہو رکاب مین تیری روان ہلال
ای ماہ تو اشارۂ ابرو سی گر دکہای — ہو جای زخم کہا کی وہین خونچکان ہلال
جب کہینچتا ہون اوس مہِ کامل کی یاد مین — بنتا ہی میری آہ رسا کا دہوان ہلال
چڑہنیکو تیری قصرِ معلّے پہ ہی ضرور — اسواسطی لگائی ہی یہہ نردبان ہلال
بن جای بدر عارضِ تابان کی عکس سی — ای چرخ پیر دیکہی جو وہ نوجوان ہلال
چہرہ ہی خال و ابرو و عارض سی رشکِ چرخ — وو مہر اک سہیل ہی اور دو یہان ہلال
دیکہین منجمِ ابرو و عارض تو یون کہین — پاتا ہی آفتاب سی بالا مکان ہلال
ای ماہ تجہسی بوسۂ ابرو طلب کرے — پائی اگر کلام کی خاطر زبان ہلال
ہمسر رکاب توسنِ جانان کا مین ہی ہون — یہہ وہم ہی نہ کیجیو ای بدگمان ہلال
تشبیہ تیری عارض و ابرو کو کس سی دون — بی اعتبار بدر ہی اور بی نشان ہلال

عاشق بلالِ خالِ رخِ سرخ کا رہا
کیونکر نہ پائی باغِ جنان مین مکان بلال

لکھی ہین وصفِ ناخنِ جانان قبول نی
ہر مصرعِ غزل نہ سمجھہ ہی عیان ہلال

خالی کبھی نہ جائیگا ہر بار کا خیال
کھینچی گا دار پر قدِ دلدار کا خیال

آتا نہین وہ اب تو عیادت کی بہی لیی
بس ہو چکا مسیح کو بیمار کا خیال

گلشن مین گل کی پاس نہ ہون خار کس طرح
ہی دل مین ساتھہ یار کی اغیار کا خیال

چھوٹی ہم اوسکی یاد مین اسلام و کفر سی
تسبیح کا ہی دہیان نہ زنار کا خیال

اب خواب مین بہی شب نظر آتی نہین ہمی
خورشید بنگیا تری رخسار کا خیال

دلبر کو دہیان اب مری دل کا ذرا نہین
خواب اوسکو ہوگیا دلِ بیدار کا خیال

ہو مجھہ ضعیف کا اوسی کیا دہیان ای قبول
ہوتا نہین ہی گل کو کبھی خار کا خیال

ردیف المیم

ہوش مین آئی تو اک روز ضرور آئین گی ہم
پائی ہین داغ جو تم سی وہ کہا جائینگی ہم

داغ دل گو کہ نشانی ہی مگر سینی پر
پہلا اوس گل کا جو پائینگی تو گل کہائینگی ہم

خواب مین بوسہ لیا ہی حجر الاسود کا
شرم سی سامنی اوس بت کی نہ اب جائینگی ہم

وہ جو آجائیگا تو ہوش نہین رہنی کے
آپ گم ہونگی کسی دن جو اوسی پائینگی ہم

ای فلک ہم بہی بلانوش ہین گر تو ہی سخی
جسقدر غم ہمین کہلوائیگا تو کہائینگی ہم

غنچی کہلتی ہین تو کہتی ہین باوازِ حزین
ای صبا حیف ابہی پہول ابہی مرجہائینگی ہم

نہین ملنی کی رقیبون سی مگر اسکی سوا
جو کہوگی ہمین ای جان بجا لائینگی ہم

عطر ملوائیگا غیرون سی یقین ہی اسکو
ہاتہہ مل کر تری آگی سی چلی آئینگی ہم

دیکہتی ہی جہی محفل مین پکار اوہ صنم
پاس تو آکی جو بیٹہیگا تو اوٹہہ جائینگی ہم

ہوگا حسن اوسکا سوا عشق جلائیگا ہمین
شعلی بہڑکین گی اودہر داغ ادہر کہائینگی ہم

دلِ نالان جہی سینی سی یہہ دیتا ہی صدا
نالہ روکوگی اگر تم تو نکل آئینگی ہم

ہین وہ افتادہ کہ کوچی سی نہ اٹہینگی تری
صورتِ نقشِ قدم دیکہو مٹ جائینگی ہم

یار نی اور کی کوچی مین اگر دیکہہ لیا
شق زمین ہوگی قبول اور سما جائینگی ہم

بہلا ای باغبان ایسی کہان شان گل و شبنم
فدا روی عرق آلود پر جان گل و شبنم

رخ اوسکا مہر ہر قطرہ پسینی کا ستارہ ہے
نہ لی ای باغبان دونون نہ بہتان گل و شبنم

نظر آتی ہی دونونکیطرف یہہ اوڑ کی جاتی ہین
لٹی ہی خورشید روی یار جانان گل و شبنم

نہین ہتا کسی کا حسن دو دن باغ عالم مین
یہہ رنگ نور کوئی دم ہی مہمان گل و شبنم

مرض دونونکا اوسکو ہی پریشانی کا دکہہ اسکو
لب و دندان دکہاوی ہی یہہ دہان گل و شبنم

زر اسمین ہی صفای گوہر پر نور اسمین ہے
ازل کی باغبان نی بہر دی خوان گل و شبنم

زبان رخ گل ہی نور مین شبنم در دندان
دہن گویا ترا ای جان ہی کان گل و شبنم

خط گلچین کا اسکو صبحدم خورشید کا اوسکو
بھلا پہر وصل مین کیا نکلین ارمان گل و شبنم

نچہاور زر کیا اسنی تصدق در کیی اوسنی
ہوا امیر انگلخندان جو مہمان گل و شبنم

ترے روی عرق آلود کی الفت مین ہین محبوس
نہین صحن گلستان ہی یہہ زندان گل و شبنم

چہپا معشوق کو بلبل اڑالی دوست کو اوی مہر
نہ نکہی آگی گلچین جسم عریان گل و شبنم

نہ رنگت گلمین ہی اب اور نہ شبنم مین چمک وہ گل
لب و دندان دکہا کر لیگیا جان گل و شبنم

خزان مین نالہ کش ہین بلبلین خورشید سر عریان
چمن مین جمع ہین سب فاتحہ خوان گل و شبنم

ورق برگ و رگ گل سطرین ہین اسی مصحف عارض / ہی تیری یاد مین بستان بستان گل و شبنم

زبان سیراب وس سی آنکھہ ہی سیر اسکی جلوی سی / نہ کیون ہو بلبل شیدا ثناخوان گل و شبنم

بہار عارض و دندان جانان مجکو دکہلائی / جہانکی باغ مین مجھپر ہی احسان گل و شبنم

نہ کچھہ گلچین کا خطرہ ہو نہ ہو خورشید کی دہشت / جو ہون بلبل کی مشت پر نگہبان گل و شبنم

ہنسا جو ایکدم وہ شام سی تا صبح روتا ہی / سنین سب گوش عبرت سی یہ فرمان گل و شبنم

سخن مین پہول جہڑتی ہین ہنسی مین جلوئہ دندان / دہن غنچہ ہی جانان پر یہ ہی کان گل و شبنم

پڑی ہین داغ دل مین آبلی فرقت کی آتش سی / تری قیدی کا خو و سینہ ہی زندان گل و شبنم

ترقی آتشین داغون کی اور اشکونکی ہر دم ہی / خلیل و نوح دیکہین آکی طوفان گل و شبنم

نگہبان سی حسینونکو غرض کچھہ ہی نہ کچھہ گہر سی / نہ در دیکھا کبھی ہمنی نہ دربان گل و شبنم

نہ کیونکر رو کی پہر تا صبحدم مین سیر گلشن سی / نظر آیا مجھی حال پریشان گل و شبنم

نہ کیون نالی کری بلبل کہ ہو وہ دور پہلو سی / مقام رشک ہی افسوس دامان گل و شبنم

قبول آئی خزان خورشید بہی مشرق سی آتا ہی
نہ ہو اس بی ثباتی پر ثناخوان گل و شبنم

دہن سخن سی ہویدا ہی پر نہین معلوم
کمر یہ دال ہی پٹکا مگر نہین معلوم

چہپای شرم سی تعیٔ داغ ہم جو سینہ دکہاتین
ہمارا داغ بجہی ای قمر نہین معلوم

عجب طلسم دکہایا ہی ناوک افگن نے
نشانِ تیر عیان ہی جگر نہین معلوم

سُنی ہی اوسکی زبان سی کبہی دشنام
دہن کی ہمکو خبر ہی کمر نہین معلوم

اکیلا چہوڑ کی اس خاکدانِ وحشت مین
کدہر چلی گئی سب ہمسفر نہین معلوم

کمر کہلی تو نہ آیا نظر دہن ہمکو
دہن دکہائی دیا تو کمر نہین معلوم

بدن تمام مرا خشک ہے اور آنکہین تر
جہان کا ہمی کچہہ خشک و تر نہین معلوم

یہہ ہجر یار مین بیہوش ہو رہا ہون مین
کدہر گیا ہی مرا نامہ بر نہین معلوم

شبِ فراق مین عارض کا بندہ گیا ہی خیال
سحر نمود ہی ہی اور سحر نہین معلوم

کہانکی دانت دہن ہی نظر نہین آتا
کہر تو کیا ہی ہمی دُرج گہر نہین معلوم

نہ انتہا کبہی پاؤنگا عشق جانان کی
وہ مُبتدا ہی یہہ جسکی خبر نہین معلوم

ہماری گُل کا مگر مشتری ہر اک گل ہے
گرہ مین باندہا ہی کیون سب نے زر نہین معلوم

ہوا ہی گل مین نہائی چمن سی بوئی وفا
کدہر کو اوڑ گئی بلبل کی پر نہین معلوم

بہشت بہی ہی مُہیّا ہی کوی جانان بہی
ملا بدن کو گلِ زخم اور خبر نہ ہوی

الہٰ ہر کو روح کریگی سفر نہین معلوم
جدا بدن سی ہوا سر مگر نہین معلوم

بہیگا آنکہہ سی پانی نہ سونکہہ دامنِ یار
قبول کیا تجہی گل کا اثر نہین معلوم

بہولین اُسی کبہی نہ گوارا کرین گی ہم
تعریف پر بگڑ گئی ابتو یی گلے لگو
فصلِ بہار آتی ہی حجِ بنِ جنون سی لئیے
دانتون کی یاد مین نہ ہمین گی ہماری اشک
جل ہُن کی خاک ہونگی جہنم بہی عطا
ہمسی اگر رقیب کو مارا نہ جائیگا
صیّاد دیجلا ہمین گلشن سی ای گلُو
طاقت نہین ہی آہ کی بستر سی او ٹہہ بہ تکے
کانٹو نیہ جستجو مین بہرین گی برہنہ پا

مر کر بہی یار یار پکارا کرین گی ہم
پہر ذکر حُسن بہی نہ تمہارا کرین گی ہم
دی گا خدا لباس تو پارا کرین گی ہم
بحرین سی کبہی نہ کنارا کرین گی ہم
گرآہ کا بلند شرارا کرین گی ہم
نعری تمہاری سامنی مارا کرین گی ہم
اب مثلِ بو گُزر نہ دوبارا کرین گی ہم
ابتو عصا نہین کہ سہارا کرین گی ہم
یوسف کو قافلون مین پکارا کرین گی ہم

کوچہ ترا

تو چھ ترا نہ چھوٹیگا گر خاک بھی ہوے
صرصر کی ساتھہ ساتھہ گذارا کرین گی ہم

پوچھی گا حشر مین جو خدا چاہتا ہی کیا
آنکھون سی تیری سمت اشارا کرین گی ہم

ای جان وحشت اور بھی ہو گی فنا کی بعد
سر کو لحد کی تختون سی مارا کرین گی ہم

آئی ہی اوس حسین کی اگر کوچ روح کا
آنکھون مین دم رہا تو نظارا کرین گی ہم

دل ہی نکال ڈالین گی پہلو کو چیر کر
اب اپنی دردِ دل کا یہہ چارا کرین گی ہم

قطعہ

پریان کرینگی حسن مین گر تجھسی ہمسرے
ای رشک حور یہہ نہ گوارا کرین گی ہم

شیشی مین روز ایک پری کو اُتار کر
شیشہ پری کا تجھہ پہ اُتارا کرین گی ہم

پہونچا تہا ہاتھہ سینۂ جانان تک ای قبول
اب ہاتھہ اپنی سینی پہ مارا کرین گی ہم

نازسی تو جو چلا گر گئی ای یار قدم
میری قدمون کی ہوئی ہائی نغرِ رفتار قدم

حسن کی رعب سے بڑہتی نہین نہار قدم
ہاتھہ اُٹھاتی ہین تری کوچی سی ناچار قدم

مین شناور ہون جمانا نہین دشوار قدم
ہاتھہ جس بحر پہ ڈالا ہی ہوا پار قدم

مجھسی کیا آگی بڑہا ئی ترا رہوار قدم
میری بھی باو کی گھوڑی پہ ہین اسوار قدم

بعد مرنی کی گڑی یا نہ گڑی جسم اپنا
گاڑی ہین تری کوچی مین ہم ای یار قدم

لیون کہین پاؤن زمین پرہ محبوب مین وہ
پر پہ رکہتی ہون فرشتون کی جو زوّار قدم

اُس طرح دزدِ حنا آکی قدمبوس ہوا
چور سی شاہ سی رہتی تہی خبردار قدم

آمد و شد جو رقیبونکی ہین گہر مین تری
نظر آتی ہین یہہ کسکی پسِ دیوار قدم

رہنما ہوئینگی غیرونکو تری کوچی کی
گاڑین کیا میل کی مانند ہم ای یار قدم

ہو گیا ایک نفس مین سفرِ ہستی سی طی
یون کہتا ہی کہ ہی ملکِ عدم چار قدم

اپنی ٹہوکر سی کسی روز مجہی آکی جگا
میری حق مین ہین تری طالعِ بیدار قدم

عشق مین پاؤن دیا بیڑیان پہنائین ہمین
دلِ دیوانہ سی ہین اس لیی بیزار قدم

سر کی بہل دوڑ پڑین فرش کرون آنکہون کا
تو اگر آئی تو سر آنکہون پر ای یار قدم

جب زمین پر وہ چلا نقش ہوی گل بوٹی
خاک پر صاف بنا دیتی ہین گلزار قدم

ہم سیاہی سی جو گہبرا کی تڑپ کر نکلی
ہو گئی زلف کی پہندون مین گرفتار قدم

گرد کو پہونچین نہ عشاق اگر سر ٹیکین
چلی سرپٹ سی بہی افزون تر از رہوار قدم

ہو کی شل کوی حسینان مین گرا مین آخر
لوچی ہر گز نہ کہٹی ہو گئی بیکار قدم

پاؤن دہو دہو کی پیتین میری مسیحا کی اگر
ندر کہین غیرِ فلک خاک پہ بیمار قدم

شاخ کو گل کی بتاتی ہین لچکنا پہونچی
کبک وطاؤس کو سکہلاتی ہین رفتار قدم

زاہد آیا ہی کعبی سی تو میخانی چل
ہاتہہ مُغ چومیگا لیگا تِری خمار قدم

ہوی پامال وہین عقلِ عقول عشرہ
شش جہت مین جو چلا ناز سی وہ جبار قدم

ای قبول اسکی ردیف اور حکمتی جائی
روکنا ہاتہہ کہین پائی جو بیکار قدم

تیری عاشق کا فلک سے ہی کہین پار قدم
باہر اس دائرہ سی کہتا ہی پرکار قدم

وادی عشق مین اوٹہتی نہین زنہار قدم
ہی تقاضای دل اس راہ مین تو مار قدم

خد مین صبر کیون جلوۂ رفتار جلای
صاف میری لیی ہین برق دم ای یار قدم

تو وہی جنبش کہ ہاتہہ آنا ترا مشکل ہے
نقدِ دل دیکی اگر پاؤن تو چہولون یار قدم

سنگہ پیر یکو مری کردی زیرِ دست افشار
یا رسولِ مدنی دل پہ رکہہ اکبار قدم

چلن اولٹی مری بدراہ کی ہین ای حسن اللہ
کاٹنا ہاتہہ جو ہو جائین گنہگار قدم

ای جنون ساتہہ سرِ سنگ کا تہا بستی مین
آئی جنگل مین تو اب ڈہونڈتی ہین خار قدم

وہ صنم قبر پر آیا نہ کبھی وای نصیب
ہائی تعویذ کی بھولی رہی رفتار قدم

ہاتھ سے سیکڑون عشاق کی سر توڑیگا
جب نکالیگا پر پیچ ترا رہوار قدم

سادہ رو عشق مین تیری ہون جب مین دشت نورد
آشنا خار سی ہوتی نہین زنہار قدم

اوسی مقتل مین جو دو چار بلای عاشق
سر بکف سب سی ہمین آگی چلی چار قدم

دست بردار درِ یار سی ہو جائین اگر
تو ہین زنجیر کی بی شبہہ سزاوار قدم

دوش پر مثل خمِ می سوی مسجد لی چل
واعظا نشہ کی باعث سے ہین بیکار قدم

بن حسن نظر آتی ہی ہر ہر ملت
آگی لیتی ہین ترِی کافر و دیندار قدم

سر بھی کٹ جائی تو بی دیکھی نہین ٹلنی کی
آگی رکھین گی ترِی طالبِ دیدار قدم

دل پہ ڈر نقش ہی ہلکی تہو بنی مٹاتی ہین نشان
تیری کوچی مین اگر رکھتی ہین اغیار قدم

مشکِ جانان نی دکھایا جمہی صحرای ختن
الفتِ گل لی کیی کانٹون سی افگار قدم

باوقار اپنی جگہہ سی نہین جنبش کرتی
ٹک بھی جائین تو اوٹھاتی نہین کہسار قدم

پاؤن سر پر جو رکھو زینت و عزت ہو مری
مین یہہ سمجھون کہ ہوی طرۂ دستار قدم

بدر شرمندہ ہوا پنجۂ خورشید پھرا
تو نی ای جان عجب پائی پر انوار قدم

نہ وہ پائینگی گلی اور نہ یہہ دامن تیرا
ہاتہہ منظور ہین اب مجکو نہ درکار قدم

پیروا ونکا جو ہو سالک رہ عرفان ہاتہہ آئی
عینکِ حق طلبی کہتی ہین ابرار قدم

کس طرح نکلین بھلا کوچی سی عاشق ای گل
بہول جائین جو اوٹہائین تری بیمار قدم

بہاگنا افعیِ گیسو سی بہت مشکل ہے
میری دو پاؤن ہزار اسکی ہین ای یار قدم

گل مضمون یہہ کہلین تختۂ قرطاس پہ آج
کلکِ گل بار نکی لی بلبلِ گلزار قدم

الفتِ سوزنِ مژگان مین یہانتک دوڑی
سو کہہ کر ہو گئی ای جانِ جہان تار قدم

فاین وحشت نوردی مین ہوا کانٹون سی
آبلی پہوٹ گئی ہو گئی ہموار قدم

لذتِ زخم اوڑا لائیگی کوچی مین مدام
لاکہہ بار آؤنگا کاٹو گی جو اک بار قدم

خونِ دل پینی مین تقلید ہی پیکان کو مری
ہنسنی مین تری لیا کرتا ہی سوفار قدم

گہر نہ آیا جو مری ہاتہہ یہہ حیلہ آیا
کہ تقدم مین بہم کرتی ہین تکرار قدم

لی اڑا ساتہہ وہ پڑتی ہی یہہ ہون صیدِ ضعیف
تیرِ ناوک سی بہی مین بڑہ کی گرا چار قدم

آبلی پہوٹتی جاتی ہین مری صحرا مین
دُرِ دندان کی محبت مین ہین دربار قدم

اپنی کوچی سی اٹہاتی ہو تو کیونکر جاؤن
ناتوانی سی ہی مین پیچہی ہٹون چار قدم

صبح گیا ہوی قبول اپنی سیہ خالی مین
تیرگی سی نہ اوٹہائیگی شب تار قدم

جان بلب مین ہون غذا سی کیا کام
اب دوا پائی دوا سی کیا کام

انگلیان صاف یہہ بس چہریان ہین
غیر خون انکو حنا سی کیا کام

بیوفائی سی جہی کیا مطلب
آپ کو مہر و وفا سی کیا کام

ہوگا پہانسی سی مرا کام تمام
نکلی گا زلف رسا سی کیا کام

تلخی مرگ بہی کیا شیرین ہے
تلخ ہی میرا دوا سی کیا کام

گر گئی صف کی صف ای جان قضا
اب تہین تیغ ادا سی کیا کام

جب کہا مینی کہ مین مرتا ہون
بولی وہ میری بلا سی کیا کام

غنچہ دل نہ کہلیگا ہرگز
ہجر مین مجکو صبا سی کیا کام

آنکہون مین نور تری حسن سی ہی
ہجر مین انکو ضیا سی کیا کام

جو کدورت سی نہ خالی ہون کبہی
اونکو ارباب صفا سی کیا کام

واسطی وصل کی خاطر نہ سنی
ہی وہ بت اوسکو خدا سی کیا کام

وہ شہِ حُسن نہ پوچھیگا ہمی
بادشاہون کو گدا سی کیا کام

تنگی پہرتی ہین ترا سودا ہے
عشق مین ننگ وحیا سی کیا کام

جسکو ہو دردِ محبّت اوسکو
مرگ سی کام شفا سی کیا کام

تشنۂ جامِ فنا خضر سبہی ہین
نکلا پہر آبِ بقا سی کیا کام

بخت ناہی جو نہ ہو مدِّ نظر
پہر تمہین میرے خطا سی کیا کام

جو مقدّر ہی ملیگا وہ قبول
پہر تجہی حرص وہوا سی کیا کام

ردیف النون

خوش کیون نہ ہو اپنا دل رنجور بغل مین
ہی ہاتہہ مین ساغر بُتِ مغرور بغل مین

اِک نالہ جو کہینچون تو جہان ہو تہہ و بالا
دل کب ہی سرافیل کا ہی صور بغل مین

جنّت مین بہی جاؤن تو نہ بہولون تجہی ایجان
منہہ پہیرلون آ بیٹہی اگر حور بغل مین

ساقی مئی گلرنگ سی بہر کر مجہی دی چُپک
اب رکہہ نہ بہت ساغرِ بلّور بغل مین

کس شوق مین گاتا ہوا آتا ہی مغنّی
ہی ساغرِ می ہاتہہ مین طنبور بغل مین

واعظ نظر آتا ہی نظر اوسکی نہ لگ جاے
مین شیشۂ می کرتا ہون مستور بغل مین

جب سے کہ مری ساتھی دلدار مرا ہی
دل آٹھ پہر رہتا ہی مسرور بغل مین

لب چہرہ روشن کی ہی پہلو مین تری یون
خورشید نی لی ہی شب دیجور بغل مین

مجکو نہ دیا جام رقیبون کو پلایا
ساقی نی کیا شیشۂ دل چور بغل مین

دلبر اگر آیا تو یہ جائیگا اوسی پاس
ٹھہری گا نہ اکدم دل رنجور بغل مین

عاشق جو ترا خلد مین پہونچی پس مردن
غلمان رکھین آنکھونپر اور حور بغل مین

اس ذوق شہادت مین پڑا پہرتا ہون قاتل
رکھتی ہون کفن دوشپہ کافور بغل مین

مین شیشۂ می دور جو کرتا ہون بغل سی
تو اوسکی عوض پڑتا ہی ناسور بغل مین

میری جگر و دل کو بھی تسکین ہو یارب
اک حور ہو آغوش مین اک حور بغل مین

گر یون ہی رہا دہیان اسی شعلہ رخون کا
رہجائیگا جل کر دل محرور بغل مین

آزاد بنا عشق قد یار مین جب سی
مین رکہتا ہون شاخ شجر طور بغل مین

پریون کا قبول اوس سی کرون ملک سنجر
ہو اوس شہ خوبان کا جو منشور بغل مین

تیغ

تیغِ ابرو سی ہوا سر قلم آسانی مین
کاٹ جو اسمین ہی کب وہ ہی خم اسانی مین

دیکھتی دیکھتی خط اوسکا ہوئی الفتِ زلف
دل گرفتار ہوا اور پریشانی مین

داغ ہر روز بڑہی جسم پہ جبہہ وحشی کی
خوب پیوند لگی جامۂ عریانی مین

ابروِ یار کا اک روز یہہ گوشتہ ہوگا
کلکِ قدرت نی یہہ لکہا مری پیشانی مین

قصہ خوان یار کو رغبت ہے اگر انِ روزون
داستان میری بلا دفترِ طولانی مین

پاس ہی داغِ محبت تو وہ نالان کیون ہے
گل ہی جو دلِ بلبلِ بستانی مین

ہوئی بالفرض تری لب کے برابر اسکی
ایسی نرمی تو نہین لعلِ بدخشانی مین

گوشت اب دل مین رہا ہی نہ جگر مین ہی لہو
یار آتا ہی عجب بی سر و سامانی مین

ای پری ہی یہہ تری تارِ نظر کی تاثیر
رشتۂ نور ہی تسبیحِ سلیمانی مین

اوج شاہو نکا تو کیا خاک ہے بعدِ فنا
پر ہما کی ہوئی مصروف مگس رانی مین

ہون وہ گم گشتۂ رہِ عشق مین تیری ای بت
خضر مہان مین نظرِ غول بیابانی مین

رونی مین آئی جو اوس کانِ ملاحت کی یاد
نمکِ شور ملا آنسوؤن کی پانی مین

عاشقو جلتی ہو شاید ہو شہادت حاصل
عیدِ قربان ہی وہ مصروف ہے قربانی مین

تو لی زای بحر لطافت کبہی منہہ دیکہا تہا — آئینہ غرق ہی اب تک اوسی حیرانی مین

طائر رنگ تری ہاتہہ سی اُڑتا ہی نہین — ہی اگر دزد حنا صرف نگہبانی مین

خوف حق سی نہ بہی دانۂ اشک آہ قبول
حیف ہی عمر بسر ہو گئی نادانی مین

تمہاری شکوی سی اپنی زبان دراز نہین — غریب کش نہین تم و زبان دراز نہین

بلند طبع ہون مین خلق ناتوان بین ہے — فلک عدو ہی کہ طبع زمانہ ساز نہین

وہ بت نہین جو نہین سنگ سی بہی سخت سوا — وہ دل نہین ہی کہ جو موم سی گداز نہین

کبہی تو پہونچونگا مین چہری تک ہی کاکل سے — شب فراق سی زلف سیہ دراز نہین

کبہی نشیب بام پر اوسنی طلب کیا مجہکو — نشیب ہے مری تقدیر مین فراز نہین

بہلا بچی تری پنجی سی کس طرح اے ترک — کہ یہہ مرا دل بی بال و پر ہی باز نہین

کئی فلک نی ہنرمند و بی ہنر یکسان — درّ و خذف مین اُسکو امتیاز نہین

ہمہی عجب ہے کہ کیون ہوگیا ہی دل ٹکڑی — ابہی تو ابروِ سفاک تیغ باز نہین

چہپایا دل سی ہی حال اوسکی عشق کا ہمنی — کسی کی جان لی غماز یہہ وہ راز نہین

قبول کیجئی اوسی اور جان نذر نہ دی
تمہاری ناز سی ایسا اسی نیاز نہین

منہہ نہ دکہلای گرفتا ہون مین
بیوفا خاک تجکو چاہون مین

زلف کی پیچ مین پہنسا ہون مین
خون سی مشکل سی رہا ہون مین

ہون جو یکتا بلا نصیبی مین
عاشقِ گیسوِ دوتا ہون مین

دل صدا دیتا ہی نہ توڑو تم
ای بتو خانۂ خدا ہون مین

سب سی پہلی مجہی کو قتل کرو
کہ شہیدون کا پیشوا ہون مین

پیس ڈالونگا اسکو گردش سی
دانۂ گردون ہی آسیا ہون مین

زلف کا عاشقون سی ہی یہہ کلام
قہر ہون سحر ہون بلا ہون مین

یار آیا تو روٹہہ بیٹہا مین
ہی شبِ وصل پر جدا ہون مین

مجہسی ہر سمت تیری شہرت ہی
بوی گل تو ہی او صبا ہون مین

واعظا خوف اب سقر کا نہین
شعلہ رویون سی یہہ جلا ہون مین

غم کی ہی مجہہ مریض سی تسکین
اب تو خود درد کی دوا ہون مین

قصد ہی شمع رخ سی جل جاؤن
شکل پروانی کی فدا ہون مین

ناز و انداز و عشوہ و غمزہ
ان بلاؤن مبتلا ہون مین

مین تو ہون جسم تو ہی روح روان
بی وفا تو ہی با وفا ہون مین

حسن تجکو ملا ہی عشق مجھے
شاہ خوبان ہی تو گدا ہون مین

تجکو پاتا ہون جان کا دشمن
دوستی تجھسی کیا بنا ہون مین

کیون نہ ہر بحر مین روان دل ہو
اپنی کشتی کا ناخدا ہون مین

تھک کی بیٹھا ہون تری کوچی مین
کو بکو دربدر پھرا ہون مین

ناز گر گرمی قضا چاہے
نازکی ساتھہ ہی ادا ہون مین

میری تربت کو سرخ پوش کرو
کشتۂ سرخی حنا ہون مین

مجھسی الفت بس اب کرو نہ قبول
تم بہت اچھی ہو برا ہون مین

اپنی شہری سی مجکو کام نہین
یہہ نشان ہی مرا کہ نام نہین

شیشہ مفتی کی سر سے توڑون گا
محتسب تجھسی کچھہ کلام نہین

نرگس انکھون کی کب نہین لونڈی — سرو قامت کا کب غلام نہین
نظرِ بد جرام اسپر ہے — واعظا شربتِ مَی حرام نہین
نہ مٹا آبِ اشک سی نہ مٹا — داغِ سودای عشق خام نہین
انتہا اوج شعر کے نہ ملے — یہہ وہ زینہ ہے جس کا بام نہین
تیری قامت نہین قیامت ہے — آمدِ حشر ہی خرام نہین
موم دل ہو تو دل کا درد سنو — سنگدل ہو تو کچھہ کلام نہین
ایسا سوکھا ہون آتشِ غم سی — آنسوؤن مین بہی نم کا نام نہین
بات کی بات مین گئی شبِ وصل — صبحِ فرقت وہ ہی کہ شام نہین
دردِ دل کروٹین بدلتا ہے — ایک پہلو مجھی قیام نہین
جان لینا اگر ہی خو تیری — جی چہپانا ہمارا کام نہین
ہون وہ مجنون کہ جان کر بیہوش — مجھسی مجنون بہی ہم کلام نہین
چادرِ گل کہان غریب ہون مین — خار کا بہی لحد پہ نام نہین
وہان نکیرین تنگ کرتی ہین — قبر ہے یہ جنین کا مقام نہین

لب نہین دو ہلال دونون بہوین
گال کب دو مہِ تمام نہین

یادِ جم کرنے کے روئو بادہ کشو
چشم عبرت ہی می کا جام نہین

جو ترِی زلف و رخ کی ہین ہمسایَ
صبح دنیا مین ہین تو شام نہین

خامشی تیری مرگِ عاشق ہے
زندگی ہی ترا کلام نہین

پہنس گیا کیون ہمارا طائرِ دل
زلفِ محبوب ہی یہہ دام نہین

پڑہہ بدل کر ردیف اور غزل
خامشی کا قبول کام نہین

لطف سی کر لیا غلام ہمین
قہر سے کر دیا تمام ہمین

واعظا جب سے کی ہی توبہ مے
زندگی ہو گئے حرام ہمین

قطعہ

لبس کا ڈر دور دورِ ساقی ہے
مست رکہتے ہی می مدام ہمین

لڑکھڑائین تو ہاتہہ پہیلا کر
محتسب سے کہین کہ تہام ہمین

بلبلون کی صدا ہی ای گل رو
صحنِ گلشن ہی تیرا دام ہمین

ہوگئی ہم خوشی سی شادی مرگ
آیا جب وصل کا پیام ہمین

یہہ اشارہ ہی ماہِ کامل کا | اوسکے رُخ نی کیا تمام ہمین
رہگئی خونِ دل ہی ہم پی کر | نہ دیا تونے ایک جام ہمین
حالِ دل پوچھتی ہو نزع کی وقت | اب کہان طاقتِ کلام ہمین
خاص تیغِ نگہہ سے کہنچے اوسکے | نظر آتا ہی قتلِ عام ہمین
ہمصفیرو خبر نہ لے ابتک | خوب چہوڑا میانِ دام ہمین
نہ خفا ہو پہڑکنی پہ صیّاد | ہی قفس مین یہہ پہلی شام ہمین
دل تو قامت دکہا کی پیس چکے | کیون دکہاتی ہو اب خرام ہمین
چشمِ جانان پہ ہم ہوی مفتون | کر لیا وحشیون نی رام ہمین
بزمِ ساقی مین بیٹہنا نہ ملا | رہی گردش مثالِ جام ہمین
قبرِ مجنون پہ فاتحہ پڑہ دی | جب ملا نجد کا مقام ہمین
جو ہُوا خضرِ راہِ چشمۂ حُسن | پہیر لایا وہ تشنہ کام ہمین
سرو اور ہم ہتی دونون قد کی اسیر | گیا آزاد اوسی غلام ہمین
ہو مبارک رقیب وصل تجھے | ہجر سی نی کر دیا تمام ہمین

مہدی دین سی عرض کریہ قبول
شکل دکھلاؤ یا امام ہمین

دل خاک مین ملا ہوس وصل یار مین ۔ دل مین وہان غبار یہان دل غبار مین
ہر سرو گرم ہی چمن روزگار مین ۔ سردی خیار مین ہوئی گرمی چنار مین
مجھسا سیاہ بخت نہین روزگار مین ۔ تارے چھپی ہے سیاہ شبہای تار مین
اُٹھتی ہین لوگ مشک سؤ ہی کس شمار مین ۔ تا تار زلف یار کی ہی تار تار مین
سب عضو گھل گئی ہین مری ہجر یار مین ۔ اک دل ہی ایک داغ رہا ہی شمار مین
مضمون غم عیان ہی یہہ صوت ہزار مین ۔ پرزی اُڑی گلون کی گریبان بہار مین
جلکر ہین برق خندۂ دندان نما سی خاک ۔ دُر چمکین کس طرح نہ ہماری غبار مین
لاغر وہ ہون کہ چشم ملائک سی ہون نہان ۔ منکر نکیر ڈہونڈہ رہی ہین مزار مین
رویا تو ہنسکی یار نی دانتونکی عکس سی ۔ موتی پرو دیے مری اشکون کی تار مین
خود ہی شگفتہ لالۂ خودرو کی طرح سے ۔ کچھ آرزو نہین جگر داغدار مین
پہلو سی دل ہی دور ہی دلبر ہی دور ہے ۔ دہر اقلق ہوا مجھی کنج مزار مین

ملتی ہین شراب تو امید زیست ہی
انگور بند ہی نہ زخم دلِ بادہ خوار مین

تسکین کی لیئی ہی یہہ خطِ سپید صبح
اشکون کا تار رکہتا ہون شبہای تار مین

گرمی سی عشق کی نہ چہٹا بعد مرگ بہی
دل آگ سا چمکتا ہی میری غبار مین

مستی کی تہمت اوسپہ ہی کہتا ہون صاف صاف
خطِ سیہ کا عکس ہی دندان یار مین

ہوتی ہی عشق خاک اڑا لیگئی ہوا
ہو جای جذبِ آب عناصر بہی نار مین

مارِ سیہ کی دانتونکا دہوکا ہمین ہوا
موتی نظر جو آئی سرِ زلفِ یار مین

دل کی صدا یہہ کوچۂ جانان مین ہی بلند
صورت دکہا غریب ہین تیری دیار مین

داغِ جنون جگر مین مری ہین بجای جان
تسکین کی جا ہی برق دلِ بیقرار مین

ہی گردِ آہِ گرم مری پیچ مین وہ بت
کیا سحر ہی کہ سنگ نہان ہی شرار مین

پی لین شراب ہم تو کرین وعظ پر عمل
کچہہ اختیار ہی نہین رہتا خمار مین

خون جگر ہی میکسر رخِ زرد پر روان
کیا ہی موافقت ہی خزان و بہار مین

جوہر ہی اور تمغہ سپاہی کا مفلسی
پیسا مری کمر مین نہ کوڑی کنار مین

اوس شعلہ رو کی یاد جو ہین سرد مہریان
جاڑا چڑہا ہی کانپ رہا ہون بخار مین

دنراتِ تیغِ ابروِ قاتل کی یاد ہی — امیدِ قطع ہی دلِ امیدوار مین

ای گل نیازِ دامنِ صحرا مین اپنی پاؤن — ہاتہون کی نذر ہی یہہ گریبان بہار مین

وحشت مین سینہ چاک کیا ہمنی یا قبا — نکلا رگون کی طرح لہو تار تار مین

اوس سر کا اسیر ہی روتا ہی متصل — زنجیر کی روش کا ہی غل آبشار مین

فرقت کی یاد مین کبہی نکلی جو آہِ سرد — ٹہنڈی ہوا ہی جل گئی بوس و کنار مین

ہی اک سیاہ ہی شبِ فرقت سو وہ مہیب — پیراہنِ کعن ہی شبہا کے تار مین

کیونکر نہ چٹکی آہ کی شعلی بلند ہین — بجلی عوض شرر کی ہی سنگِ مزار مین

خود ہی تڑپ تڑپ کی پہونچ جاتی قاصدا — نامہ لکہون جو یار کو مین اضطرار مین

دیتا ہی گالیان مجہی بوسی کی نام پر — مین خود سبک ہوا طلبِ بار بار مین

تنگی کا نسرِ طائرِ گردون بہی تیر سی — مصروف اب وہ صید فگن ہی شکار مین

پلکون کی صف سی آنکہہ لڑائی مین کام لو — مجکو اسیر فوج کری کارزار مین

ہشیار ای مین سگِ جانان کا حق یہہ ہی — سرمہ نہ استخوان مری کیجو غبار مین

شاہو لسنی خبر ندامت و ذلت نہین حصول — نخوت بہری ہوی ہی سرِ تاجدار مین

سیراب ہو کی مُلکِ بقا مین گئی شہید
آبحیاتِ تہا یہ ہی خنجر کی دہار مین

عاشق ہون مین تقی سی مجکو ہی اِرتقا
اوس گل سی عشق رکہتا ہون کہ ہیں ہزار مین

انسان کری نہ شکوۂ دردِ دل اگر کوئی
راحت ہی رنج مصلحتِ کردگار مین

موذی ہو یارِ غار تو اوسکا شرف نہین
تہا سانپ بہی قریب پیمبر کی غار مین

حیرت سی عشق کی مجہی دُہوکا صبا کا ہی
میرا ہی شہسوار ہی میری غبار مین

مین رو رہا ہون اوس گلِ تر کو جو کر کی یاد
خندان گلِ جنون ہین بدن پر بہار مین

تعمیرِ مقتلِ شہدا کی تو قاتلا
خونِ قبول صرف ہو نقش و نگار مین

خنجرِ صنم کی سزاوار ہہی ہین
ہمسی زیادہ کوئی گنہگار ہہی ہین

ناصح جو اس ترکِ محبت نہ آئیگی
دیوانہ مین نہین ہون تو ہشیار ہہی ہین

منہہ ہہی دکہائی آئی جبتک تہی تابِ وصل
اب وصل کیا کہ طاقتِ دیدار ہہی ہین

لیا جلد پہنچا لیبی گریبان کی خبر
ای جامہ زیب اب تو کوئی تار ہہی ہین

مقتل مین ڈہونڈہ کی مین ہو گیا ہلاک
کرتا نہین وہ قتل تو انکار ہہی نہین

ہنس ہنس کی تیر کھاتا ہون او ترک بیوفا
پر حیف خندہ زن لبِ سوفار بھی نہین

مہتاب ہالہ دار سیاہی ہی آنکھ مین
مجھسی زیادہ کوئی سیہ کار بھی نہین

وارستہ ہون کشاکشِ اسلام و کفر سی
تسبیح اگر نہین ہی تو زنار بھی نہین

انکار وصل کر کہ نہ امید پر جیون
مشکل مگر یہہ ہی کہ تجھی انکار بھی نہین

دل ہی ولای دوست سی معمور اسقدر
گنجائشِ عداوتِ اغیار بھی نہین

وہ گل ملا نہ مجکو سو جاتا ہون ای نسیم
تیری چمن مین اب خلشِ خار بھی نہین

ہمکو تنای نقطۂ موہوم یار مین
انکار اگر نہین ہی تو اقرار بھی نہین

لب کثرتِ سوال سی تہک تہک کی مل گئی
اب بوسہ دو نہ دو مجھی درکار بھی نہین

بادِ خزان نی سبکو اڑایا ہی ای **قبول**
گل اک طرف چمن مین کوئی خار بھی نہین

دو اجن پاس ہی اپنی وہی نخچور کرتی ہین
بتِ چینی ہمارا کاسۂ سر چور کرتی ہین

سوا ہین تیز تیر و نسی سخن ابھای شیرین کی
مرا دل شہد سی وہ خانۂ زنبور کرتی ہین

تری لب سی کی دید مین دن ہو چلا آخر
سحر سی آج ہم سیرِ شبِ دیجور کرتی ہین